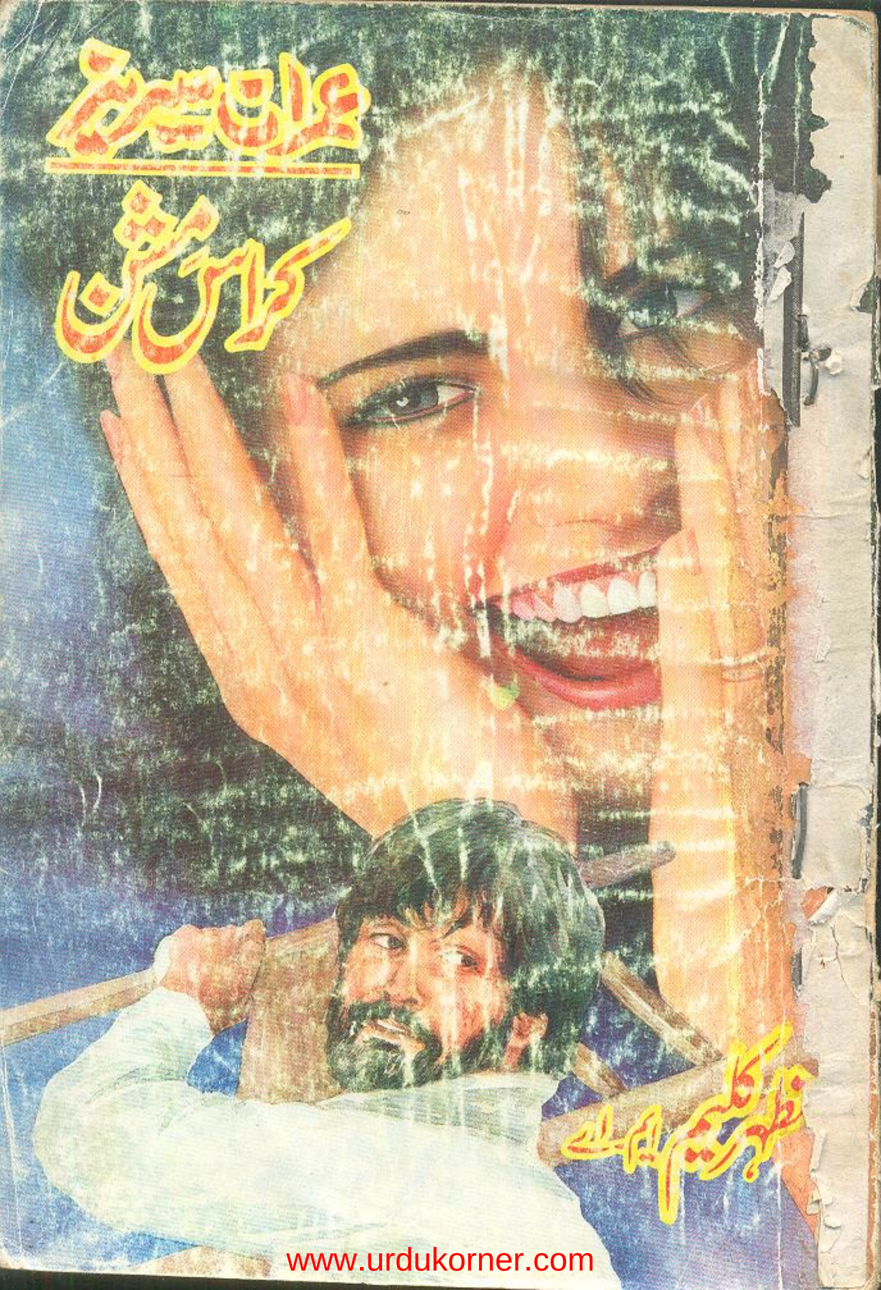
عمران سیریز
کراس مشن
مظہر کلیم ایم اے
www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز

45

کراس مشن

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، واقعات، کردار اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ------ اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
پرنٹر ------- محمد یونس
طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت -------- -/[redacted] روپے

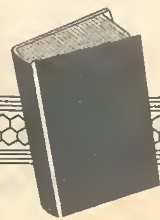

چند باتیں

محترم قارئین! سلام مسنون ...... ایک ایسا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے جسے بجا طور پر عمران سیریز میں ایک منفرد ناول کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ عمران سیریز پڑھنے والے لاکھوں قارئین جہاں عمران کے کردار کے پرستار ہیں وہاں ان کی یہ خواہش بھی رہی ہے کہ کبھی کوئی ایسا مشن بھی سامنے آئے جس میں عمران کو حقیقتاً شکست کا مزہ چکھنا پڑے لیکن عمران اپنی بے پناہ ذہانت کی وجہ سے اپنی واضح شکست کو بھی کامیابی میں تبدیل کر دینے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوا ہے کہ جسے عمران کی شکست سمجھا جا رہا تھا وہ در حقیقت عمران کی فتح تھی۔ اس طرح آج تک کوئی ایسا مشن سامنے نہ آیا تھا جس میں عمران کو حقیقتاً واضح شکست کا سامنا کرنا پڑتا۔ لیکن "کراس مشن" کی صورت میں آخر کار ایک مشن ایسا بھی عمران کے سامنے آیا کہ عمران تو فتح کے ڈنکے بجاتا ہوا واپس آیا لیکن جب ان ڈنکوں کے شور میں حقیقت کھلی تب عمران کو پتہ چلا کہ جسے وہ اپنی فتح سمجھ رہا تھا وہ فتح نہیں واضح شکست تھی اس ناول میں عمران کے ساتھ ہی بلیک زیرو نے بھی فتح کے لئے سرتوڑ کوشش کی۔ اور وہ بھی آخر کار فتح کے شادیانے بجاتا واپس لوٹا اور ایک لمحہ ایسا بھی آیا کہ جب بلیک زیرو اور عمران دونوں اپنی اپنی جگہ اپنی فتح اور دوسرے کی شکست پر اصرار کر رہے تھے لیکن فتح ان دونوں کے مقدر میں نہ تھی۔ اور اس بار "کراس

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

مشن" میں کامیابی کس کا مقدر ٹھہری۔ توصیف کی...... جی ہاں اپ لینڈ کا توصیف بلیک زیرو اور عمران دونوں کو بیک وقت شکست دینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس لحاظ سے اس ناول کو عمران سیریز میں ایک نیا تجربہ کہا جا سکتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ قارئین اس نئے تجربے سے نہ صرف لطف اندوز ہونگے بلکہ اسے پسند بھی کریں گے اور یہ ناول کہانی اور سچوئشن کے لحاظ سے ہی نیا تجربہ نہیں بلکہ اس ناول کی کتابت میں بھی ایک نیا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ قارئین کو ہمیشہ یہی شکایت رہی ہے کہ ناول انہیں ہر ماہ خاصی تاخیر سے ملتے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ کتابت تھی کاتب حضرات میرے اور پبلشر صاحبان کے لاکھ چاہنے کے باوجود ناول کی کتابت میں تاخیر کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس بار یوسف برادرز کے روح رواں جناب محمد اشرف قریشی اور محمد یوسف قریشی صاحبان نے کتابت کی حد تک جدید دور میں قدم رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور وہ فیصلہ یہ ہے کہ اب عمران سیریز کی کتابت کاتب حضرات سے کرانے کی بجائے کمپیوٹر کے ذریعے کرائی جائے کمپیوٹرائزڈ کتابت عمران سیریز میں واقعی ایک نیا اور معیاری تجربہ ہے۔ اس تجربے کا آغاز اس ناول کی چند باتوں سے ہی کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ چند باتوں کے یہ صفحات کاتب کی بجائے کمپیوٹرائزڈ کتابت پر مبنی ہیں مجھے یقین ہے کہ قارئین کو یہ تجربہ بھی ہر لحاظ سے پسند آئے گا اور انشاء اللہ جلد ہی قارئین کو تمام ناول کمپیوٹرائزڈ کتابت میں ہی پڑھنے کو ملیں گے۔ اس سے نہ صرف کتابت کی خوبصورتی اور معیار میں اضافہ ہو جائے گا۔ بلکہ قارئین کو ناول بھی بروقت ملتے رہا کریں گے۔ چنانچہ یہ اعزاز "کراس مشن" کو ہی حاصل ہو رہا ہے کہ اس میں بیک وقت دو تجربے سامنے آ رہے ہیں کہانی کے لحاظ سے بھی اور کتابت میں بھی، مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے قارئین کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ ان دونوں تجربوں کی نسبت آپ کی آراء کا انتظار رہے گا۔ آخر میں ایک قاری کا خط بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ ایک خط ہزاروں قارئین کے خطوط کی نمائندگی کرتا ہے۔

پشاور سے محمد اسلم خان بابر لکھتے ہیں...... "آپ کا نیا ناول "بلڈی گیم" بے حد اچھوتے اور جدید دور کے انتہائی بھیانک مسئلے پر لکھا گیا ایک ایسا ناول ہے جس نے حقیقی معنوں میں ہمیں یہ احساس دلایا ہے کہ اوزون گیس کی تہہ میں ہو جانے والے سوراخ سے پوری دنیا کس بھیانک ترین خطرے سے دوچار ہو چکی ہے۔ اور یہ سوراخ کیوں ہوا ہے اور اس کی اصل وجوہات کیا ہیں آپ نے اس خالصتاً سنجیدہ سائنسی موضوع کو جس دلکش۔ واضح اور خوبصورت انداز میں ایک جاسوسی ناول کا روپ دیا ہے یہ سب آپ کی بے پناہ اور خداداد تخلیقی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ نے جاسوسی ادب کو جو اعلیٰ معیار دیا ہے یہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ ایسے ناول کسی بھی ادب کا سرمایہ افتخار ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسے ہی اچھوتے اور جدید موضوعات پر ناول لکھتے رہیں گے۔"

محترم محمد اسلم خان بابر صاحب...... خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میری ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ جاسوسی ادب کا دائرہ صرف چند مخصوص موضوعات تک ہی محدود نہ رکھا جائے بلکہ جدید دور کے وہ موضوعات جنہیں جاسوسی ادب کے دائرے سے باہر سمجھا جاتا

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہے بھی جاسوسی ادب کے دائرے میں شامل کر کے اس کو وسعت اور ہمہ گیری دی جائے اور مجھے بے حد مسرت ہے کہ میرے قارئین نے اس جدید موضوع پر مبنی اس ناول کو میری توقع سے کہیں بڑھ کر پسند کیا ہے بے شمار قارئین نے اپنے خطوط میں آپ کی طرح ہی فرمائش کی ہے کہ ایسے موضوعات پر مزید ناول بھی لکھے جائیں ۔ میں آپ کا اور اپنے تمام قارئین کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اپنی پسندیدگی سے میرا حوصلہ بڑھایا ہے ۔ انشاء اللہ آئندہ بھی میری یہی کوشش رہے گی کہ میں آپ کے لئے نت نئے موضوعات پر مبنی ایسے ناول تحریر کروں جو نہ صرف آپ کے اعلیٰ معیار پر پورے اتریں بلکہ جو اردو جاسوسی ادب کا بھی سرمایہ افتخار ثابت ہوں ۔

اب اجازت دیں

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

توصیف نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اُتر کر وہ کسی انگلش دھن میں سیٹی بجاتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اس کا نیا ملازم رستم تیزی سے ایک سائیڈ سے بالکل اس طرح برآمد ہوا جیسے کوئی جن اچانک نمودار ہوتا ہے ۔

”وہ ۔۔۔ وہ ۔۔۔ آ گئی ہیں ۔۔۔ وہ بے حد غصے میں ہیں“ ۔۔۔ رستم نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

”وہ آ گئی ہیں ۔۔۔ وہ بے حد غصے میں ہیں ۔۔۔ ارے کون آ گئی ہیں اور کون غصے میں ہیں ۔۔۔ تم اچھے رستم ہو کہ صرف غصہ دیکھ کر ہی کانپ رہے ہو“ ۔۔۔ توصیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

”وہ ۔۔۔ وہ ۔۔۔ شالا بی بی“ ۔۔۔ رستم نے اُسی طرح گھبراہٹ بھرے لہجے میں جواب دیا ۔

”شالا بی بی ۔۔۔ واہ کیا خوبصورت نام ہے ۔ ایک ایسی بی بی جو شال

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

پہنے ہوئے ہو۔ ویسے تمھیں شاید پورا نام بھول گیا ہوگا۔ دو شالا بی بی ہو گا" ____ توصیف نے ہنستے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ ظاہر ہے اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ جسے رستم شالا کہہ رہا ہے۔ وہ شہلا ہو گی اور چونکہ وہ اُسے کوٹھی میں نہ ملا ہوگا اس لیے یقیناً اُسے غصّے میں بھی ہونا چاہیئے۔ ویسے بھی شہلا کی کار پورچ میں وہ دیکھ چکا تھا۔

"راجہ جی کے باغ میں دو شالا اوڑھے کھڑی تھی" ____ توصیف نے ڈرائینگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے بچّوں کی مشہور پہیلی کے ایک فقرے کو اونچی آواز میں گنگنانا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"ہوں تو تم راجہ جی کے باغ میں گئے تھے۔ کون کھڑی تھی وہاں دو شالا اوڑھے" ____ توصیف کے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی سامنے صوفے پر بیٹھی شہلا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بوجھو تو جانیں" ____ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور اطمینان سے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اچھا اب یہ بھی میں ہی بوجھوں ____ میں پوچھتی ہوں تم راجہ جی کے باغ میں گئے ہی کیوں تھے۔ بولو کیوں گئے تھے" ____ شہلا کا غصّہ عروج پر آ گیا تھا۔

"اگر میں وہاں نہ جاتا تو وہ بیچاری دو شالا اوڑھے کھڑے کھڑے سوکھ جاتی" ____ توصیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو تم اس شالا دو شالا کی خاطر گئے تھے ____ ٹھیک ہے جاؤ۔ جتنی بار جی چاہے جاؤ۔ میری جانے جوتی۔ دس ہزار بار جاؤ" ____ شہلا نے پھنکارتے ہوئے کہا اور تیزی سے اُٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی۔

"ارے ارے اب وہاں جانا فضول ہے۔ اب تو وہ شالا دو شالا یہاں کوٹھی میں پہنچ گئی ہے" ____ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ____ کیا کہہ رہے ہو۔ یہاں کوٹھی میں ____ اوہ تو بات اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہاں ہے وہ۔ میں اُسے اتنی جوتیاں ماروں گی کہ زندہ زمین میں دفن ہو جائے گی۔ کہاں ہے ____ بولو ____ کہاں ہے وہ" ____ شہلا نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصّے سے آگ بھبھوکا ہو رہا تھا آنکھوں سے جیسے شعلے نکل رہے تھے۔

"سوچ لو اگر تم اُسے جُوتے نہ مار سکیں تو" ____ توصیف نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"کیوں نہ مار سکوں گی مجھے چیلنج کر رہے ہو مجھے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ تمھاری کھوپڑی بھی گنجی کر سکتی ہوں سمجھے ____ نکالو اُسے باہر۔ کہاں چھپا رکھا ہے" ____ شہلا کا پارہ واقعی غصّے کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ گیا تھا۔

"رستم ارے بھائی رستم زماں بلکہ رستم دوراں صاحب" ____ توصیف نے چیخ کر ملازم کو بلاتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب" ____ رستم نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ شالا کہاں ہے جس کی خبر تم نے مجھے دی تھی" ____ توصیف نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"ہونہہ تو یہ تمہاری بدمعاشی ہے۔ تم نے چھپا رکھا ہے اُسے۔ مجھے کیوں نہیں بتایا تھا۔ بول کہاں ہے وہ"۔۔۔ شہلا رستم پر اُلٹ پڑی۔

"مم ۔۔۔ تم ۔۔۔ میں بے قصور ہوں جناب۔ میں تو ملازم ہوں جناب"۔۔۔ رستم شہلا کا غصّہ دیکھ کر اور زیادہ گھبرا گیا۔

"بے قصور تم جیسے بدمعاشوں کو میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ تم بے قصور ہو"۔۔۔ شہلا نے پیر سے سینڈل اُتارتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اس غریب کو کیوں مارنے لگی ہو۔ میں نے اسے اس لیے تو ملازم نہیں رکھا کہ تم اسے جوتے مار کر اخبار میں اعلان کرا دو کہ تم اتنی بہادر ہو کہ رستم کو بھی جوتے مار سکتی ہو۔ رستم بتاؤ وہ شالا بی بی کہاں ہے"۔۔۔ توصیف نے جلدی سے آگے بڑھ کر کہا۔

"یہ ۔۔۔ یہ ۔۔۔ ششش شش شالا بی بی تو ہیں"۔۔۔ رستم نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں شہلا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ ۔۔۔ تم ان کا کہہ رہے تھے ۔۔۔ کمال ہے۔ سارا خواب ہی چکنا چور کر دیا۔ میں نے سوچا تھا کہ جس قدر خوبصورت نام ہے اس قدر خوبصورت اور حسین بی بی بھی ہو گی۔ لاحول ولاقوۃ"۔۔۔ توصیف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے رستم کے اس جواب سے واقعی بیحد مایوسی ہوئی ہو۔

"کیا ۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کون شالا"۔۔۔ شہلا اس عجیب و غریب سچویشن پر واقعی بوکھلا سی گئی تھی۔

"جاؤ رستم تم جا کر اچھی سی کافی بنا لاؤ۔ سارا موڈ ہی غارت کر دیا۔ میں جب کوٹھی میں داخل ہوا تو اس رستم نے مجھے بتایا کہ شالا بی بی اندر

بیٹھی ہے۔ اب مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ شہلا کو شالا کہہ رہا ہے۔ میں سمجھا کوئی دو شالہ اوڑھے حسین بی بی بیٹھی ہو گی راجہ اندر جی کے باغ۔ مم میرا مطلب ہے میری کوٹھی کے باغ میں"۔۔۔ توصیف نے اُسی طرح مایوسانہ لہجے میں کہا اور دھڑام سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اوہ یہ بات ہے ۔۔۔ بیچارے کی زبان ہی ایسی ہے۔ شہلا کہہ نہیں سکتا۔ مگر تم کیا کہہ رہے تھے۔ ہونہہ تو تم مجھے بدصورت کہہ رہے ہو۔ یہی بات ہے ناں"۔۔۔ شہلا نے یکلخت انتہائی غصّے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے تم تو خواہ مخواہ غصّہ کر رہی ہو۔ میں نے تمھیں کب بدصورت کہا ہے۔ کیا بات ہے آج اور کچھ کھانے کو نہیں ملا۔ اگر ایسی ہی بات تھی تو فریج پھلوں سے بھرا ہوا تھا۔ غصّے کی بجائے سیب کھا لیتے۔ اس سے بھی گالوں پر سُرخی آجاتی ہے"۔۔۔ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے نہیں کہا کہ شالا کوئی خوبصورت اور حسین بی بی ہو گی۔ اس کا مطلب ہے کہ میں خوبصورت نہیں ہوں۔ یہی مطلب ہے ناں تمھارا"۔۔۔ شہلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لاحول ولاقوۃ ۔۔۔ ایک تو تمھاری سمجھ نہیں آتی۔ تم لفظوں کو اپنے ہی معنی دے دیتی ہو۔ میں تمھارے متعلق تھوڑا کہہ رہا تھا۔ میں تو بی بی کے متعلق کہہ رہا تھا"۔۔۔ توصیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو میں اور کیا ہوں۔ رستم مجھے بی بی نہ کہے گا تو اور کیا کہے گا"۔۔۔ شہلا نے اُسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"ارے کمال ہے۔ اس کا مطلب ہے تم آج تک اپنی عمر بھی مجھ سے چھپاتی رہی ہو۔ میں سمجھا تم مس شہلا ہو۔ مگر تم تو بی بی ہو۔ یعنی مم مم میرا مطلب بی بی تو کسی بزرگ خاتون کو ہی کہا جاتا ہے۔ میں تو رستم کو احمق سمجھتا تھا مگر وہ تو مجھ سے بھی تیز نکلا۔ ایک لمحے میں اس نے تمھیں پہچان لیا" ـــــ توصیف نے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر شہلا کو دیکھنا شروع کر دیا جیسے واقعی اس کی صحیح عمر کا اندازہ لگا رہا ہو اور شہلا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم سے تو چھوٹی ہوں۔ اگر میں تمھارے کہنے کے مطابق بی بی ہوں تو تم پھر بابا ہوئے" ـــــ شہلا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ اب بحال ہو چکا تھا۔

"چلو مان لیا تم بی بی ہو۔ تم نے تو چیلنج کیا تھا کہ تم شالا بی بی کو جوتے مار کر زندہ دفن کر دو گی۔ بلاؤں رستم کو۔ وہ ٹائر سول چپل پہنتا ہے" ـــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور شہلا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ میرے متعلق کہہ رہا تھا۔ بہرحال چھوڑو پہلے یہ بتاؤ کہ تم گئے کہاں تھے۔ پتہ ہے میں ایک گھنٹے سے یہاں بیٹھی سوکھ رہی ہوں" ـــــ شہلا نے کہا۔

"بتایا تو ہے راجہ جی کے باغ میں گیا تھا" ـــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں ـــــ یہ تمھیں باغ میں اکیلے جانے کی جرأت کیسے ہوئی میں مر گئی تھی کیا" ـــــ شہلا نے ایک بار پھر ناک سے شوں شوں آوازیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اکیلا تھوڑی گیا تھا" ـــــ توصیف نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ھیں ـــــ تو پھر کون گیا تھا تمھارے ساتھ" ـــــ شہلا نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے کا پھر رنگ بدلنے لگا تھا۔

"تمھاری یادیں" ـــــ توصیف نے جواب دیا اور شہلا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سچ بتاؤ کہاں گئے تھے۔ دیکھو مجھے جھوٹ سے نفرت ہے۔ سمجھے" ـــــ شہلا نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں کوئی راجہ جی کا باغ ہے بھی سہی" ـــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں نہیں ہے ـــــ سنٹرل گارڈن کو تمام لوگ راجہ جی کا باغ کہتے ہیں۔ کیوں" ـــــ شہلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں سمجھا کہ شاید کوئی نیا باغ بن گیا ہے۔ وہ تو پرانا سا باغ ہے۔ ہزار بار دیکھا ہوا ہے" ـــــ توصیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی وہاں گئے تھے" ـــــ شہلا نے پوچھا۔

"ارے نہیں تمھارے بغیر بھلا باغ میں جانے کا کیا فائدہ۔ اچھی بھلی بہار خزاں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ میں تو مقابلہ حسن دیکھنے گیا تھا" ـــــ توصیف نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور شہلا کا توصیف کے پہلے فقرے سے گلنار ہوتا ہوا رنگ ایک بار پھر تبدیل ہونے لگا۔

"مقابلہ حسن ـــــ ہونہہ تو تم اب یہ خرافات بھی دیکھنے لگ گئے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تمھارا کردار خراب ہوتا جا رہا ہے" ـــــ شہلا نے انتہائی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

غصیلے لہجے میں کہا۔

"لاحول ولاقوۃ۔ کیسی باتیں کر رہی ہو۔ کردار کا مقابلہ حسن سے کیا تعلق۔ مقابلہ حسن تو مقابلہ حسن ہی ہوتا ہے" ——— توصیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوتا ہے وہاں۔ نیم عریاں لڑکیاں ہی ہوتی ہیں ناں وہاں۔ یہی دیکھنے گئے تھے" ——— شہلا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لڑکیاں اور نیم عریاں ——— لاحول ولاقوۃ۔ یہ آخر آج تمھیں ہو کیا گیا ہے۔ میرا خیال ہے تمھیں ہرمل کی دھونی دینی پڑے گی۔ آنٹی ٹھیک کہتی ہیں کہ جوان جہان لڑکیوں پہ سایہ پڑتے دیر نہیں لگتی" ——— توصیف نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ٹالو مت ——— بولو کیوں گئے تھے وہ خرافات دیکھنے۔ بولو" ——— شہلا کو اور زیادہ غصہ آنے لگا تھا۔

"ارے خود ہی تو کہتی ہو کہ تمھیں مصوّری پسند ہے۔ اب خود ہی اسے خرافات کہہ رہی ہو۔ میرا خیال ہے رستم کو بھیج ہی دوں ہرمل لینے کے لیے ساتھ سرخ مرچیں بھی لے آئے۔ کوئی طاقتور سایہ لگتا ہے" ——— توصیف نے کہا۔

"مصوّری۔ مگر تم تو مقابلہ حسن کہہ رہے تھے" ——— شہلا نے حیران ہو کر کہا۔

"تو کیا مصوّری میں حسن نہیں ہوتا۔ قدرت کا حسن تصویروں میں بھرا نہیں ہوتا۔ میں تو وہاں بڑے شوق سے گیا تھا کہ تم وہاں ہی ملو گی لیکن وہاں تمھیں نہ پا کر سارا موڈ ہی غارت ہو گیا اور میں مصوّری کا یہ مقابلہ دیکھے بغیر ہی آ گیا۔ کہاں تھیں تم۔ صبح فون کیا تو پتہ چلا کہ کوٹھی سے غائب ہو" ———

توصیف نے کہا تو شہلا نے اس طرح اطمینان بھرا سانس لیا جیسے اس کے سر سے ہزاروں ٹن کا بوجھ اُتر گیا ہو۔ کیونکہ اُسے بھی معلوم تھا کہ آج کل دارالحکومت کی آرٹ گیلری میں کسی آرٹ کونسل کی طرف سے مصوّری کا مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ وہ یہاں آئی بھی اس لیے تھی کہ توصیف کو ساتھ لے کر وہاں جائے گی۔

"کب کیا تھا فون" ——— شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک گھنٹہ ہو گیا ہو گا۔ کیوں" ——— توصیف نے جواب دیا۔

"اوہ ایک گھنٹہ تو مجھے یہاں ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ میں یہاں آنے کے لیے نکلی تو تم نے فون کیا ہو گا۔ میرا انتظار تو کرتے" ——— شہلا نے کہا۔

"یہی انتظار تو ختم ہونے میں نہیں آ رہا" ——— توصیف نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا اور شہلا کا چہرہ ایک بار پھر گلنار ہو گیا۔

"تم خود ہی موسم بہار کی شرط لگا دیتے ہو۔ ممی کہہ رہی تھیں کہ توصیف ایسے نہیں مانے گا۔ اسے زبردستی دولہا بنانا پڑے گا" ——— شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ غضب نہ کرنا۔ کہتے ہیں زبردستی کا نکاح تو نکاح ہی نہیں ہوتا۔ آنٹی بھی کمال کرتی ہیں" ——— توصیف نے کہا اور شہلا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اُسی لمحے رستم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے کافی کا سامان درمیانی میز پر لگانا شروع کر دیا۔

"صاحب۔ یہ خط دے گیا تھا ایک لڑکا۔ کہتا تھا کہ صاحب کو دے دینا" سامان لگانے کے بعد رستم نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جیب سے اس نے ایک لفافہ نکال کر توصیف کی طرف بڑھا دیا۔

"خط ——— اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ" ——— توصیف نے چونک کر کہا اور

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

پھر رستم کے ہاتھ سے خط لے لیا۔

"کس کا خط ہے" ___ شہلا نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر شکوک کی پرچھائیاں منڈلانے لگی تھیں۔

"پتہ نہیں" ___ توصیف نے کہا اور لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا لفافہ سادہ تھا۔ اس پر کوئی تحریر نہ تھی۔ اس نے لفافہ کھولا اور اس کے اندر موجود کاغذ باہر کھینچ کر اُسے کھولا اور پڑھنے لگا۔

"کس کا خط ہے" ___ شہلا نے ایک بار پھر پوچھا۔

"میرے ایک دوست کا ہے" ___ توصیف نے جواب دیا اور شہلا مطمئن ہو کر کافی بنانے میں مصروف ہو گئی۔ لیکن توصیف کے چہرے پر سنجیدگی کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔ خط میں صرف دو لائنیں لکھی ہوئی تھیں۔

"مسٹر توصیف میں سخت مشکل میں ہوں۔ پلیز آرام باغ ہوٹل کے ویٹر لالو کے ذریعے مجھ سے رابطہ کرو ___ ڈی اے"۔

اور توصیف چند لمحے حیرت سے خط کو دیکھتا رہا پھر اس نے اُسے تہ کر کے لفافے میں ڈالا اور لفافہ جیب میں رکھ لیا۔

"کیا ہوا تم پریشان نظر آ رہے ہو" ___ شہلا نے کافی کی پیالی اس کے سامنے رکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

"ایک دوست نے لکھا ہے کہ وہ مشکل میں ہے۔ اب میں اُسے کیا بتاؤں کہ میں اس سے زیادہ مشکل میں ہوں" ___ توصیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب تم کس مشکل میں ہو۔ مجھے کیوں نہیں بتایا" ___ شہلا اور زیادہ چونک پڑی۔

"اب مشکل کو کیسے بتایا جائے کہ مشکل کیا ہے" ___ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کھل کر بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو" ___ شہلا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا دوست ہے۔ اس کی منگیتر بے حد غصیلی اور نک چڑھی ہے۔ غصہ تو اس کی ناک پر دھرا رہتا ہے۔ لیکن ہے بڑی حسین اور خوبصورت۔ یہ میں نہیں کہہ رہا یہ میرے دوست کا خیال ہے" ___ توصیف نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر اس میں مشکل کی کیا بات ہوئی" ___ شہلا نے حیران ہو کر کہا۔

"مشکل کی بات تو ہے۔ اب کون اس قدر غصیلی اور نک چڑھی منگیتر سے شادی کرے۔ اس نے مجھ سے اس کا حل پوچھا ہے۔ اب تم بتاؤ میں اُسے کیا جواب دوں۔ میں تو خود۔ مم ___ مم میرا مطلب ہے۔ میں اس کی منگیتر کا غصہ کیسے دُور کر سکتا ہوں" ___ توصیف نے بات کرتے کرتے بات بدل دی کیونکہ شہلا کا چہرہ پھر بدلنے لگا تھا۔

"تو نہ کرے اس سے شادی۔ منگنی ہی ہوئی ہے کوئی نکاح تو نہیں ہو گیا" ___ شہلا نے کہا۔

"خدا تمہارا بھلا کرے۔ واہ کس قدر آسان اور سادہ سا حل ہے۔ واہ اسے کہتے ہیں ذہانت۔ میں خواہ مخواہ موسم بہار کی شرط لگا رہا ہوں" ___ توصیف نے کہا اور شہلا بُری طرح چونک پڑی۔

"کیا ___ کیا مطلب ___ یہ تمہارے دوست کی منگیتر میں تمہارا کہاں سے ذکر آ گیا" ___ شہلا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"دوستوں کے حالات ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ آخر دوستی کسی قدر مشترک کی وجہ سے ہی ہوتی ہے"۔۔۔ توصیف نے کہا۔

"ہونہہ تو تم مجھے غصیلی اور نک چڑھی سمجھتے ہو۔ اس لیے شادی کو ٹالتے چلے آ رہے ہو کیوں۔ یہی مطلب ہے ناں تمہارا"۔۔۔ شہلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا حسن تو اسی کو کہتے ہیں غصیلی اور نک چڑھی لڑکی پتہ ہے باغیرت اور باکردار ہوتی ہے۔ سارے ماہرین نفسیات نسواں اس پر متفق ہیں۔ اور اصل حسن تو غیرت اور باکرداری ہی ہوتا ہے۔ ہوتا ہے ناں"۔۔۔ توصیف نے کہا۔

"ہاں بالکل ہوتا ہے۔ جس میں غیرت نہیں اس میں ایمان نہیں"۔۔۔ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا غصہ واقعی دُور ہو چکا تھا۔

"اس لیے مجھے تو فخر ہے کہ شالا بی بی غصیلی اور نک چڑھی ہے"۔۔۔ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے نیا نام کیوں رکھ لیا۔ شہلا نہیں کہہ سکتے۔ خبردار جو اگر آئندہ مجھے بی بی کہا"۔۔۔ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو بے بی کہہ دیا کروں گا۔ لیکن پھر نجانے کتنے موسم بہار گزارنے پڑیں گے"۔۔۔ توصیف نے کہا اور شہلا اس بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم سے خدا سمجھے ایسی باتیں نجانے کہاں سے سوچ لیتے ہو۔ بہرحال میں تمہیں بتانے آئی تھی کہ میں کل ممی کے پاس جا رہی ہوں۔ ان کی طبیعت خراب ہے اور تم نے میرے ساتھ جانا ہے۔ سمجھے"۔۔۔ شہلا نے کہا۔

"ارے کیا ہوا آنٹی کو"۔۔۔ توصیف نے چونک کر پوچھا۔ وہ حقیقتاً آنٹی

کی بیماری کا سُن کر پریشان ہو گیا تھا۔

"ارے ارے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ نزلہ زکام ہے۔ ہلکی سی حرارت بھی ہے"۔۔۔ شہلا نے اسے اس قدر پریشان ہوتا دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔ ٹھیک ہے کل چلیں گے۔ ویسے بھی کافی دن ہو گئے ہیں آنٹی سے ملے ہوئے"۔۔۔ توصیف نے کہا اور شہلا مسکرا دی۔

"شام کا کیا پروگرام ہے"۔۔۔ شہلا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کمال ہے۔ اس قدر سعادت مندی کہ مجھ سے ہی پروگرام پوچھنا شروع کر دیا۔ جب تم موجود ہو تو ہم کیا اور ہمارا پروگرام کیا۔ ہمارا کام تو آنکھیں بند کر کے لاٹھی پکڑنا ہے۔ اور بس"۔۔۔ توصیف نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"بس بس زیادہ فرمانبردار بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے ایسے مرد ہرگز پسند نہیں ہیں جو عورتوں کے پیچھے دُم ہلاتے پھریں"۔۔۔ شہلا نے کافی کا آخری گھونٹ لے کر پیالی رکھتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"دُم۔۔۔ تو کیا مردوں کی دُم بھی ہوتی ہے۔ پھر تو۔۔۔۔۔" توصیف نے بوکھلا کر کہا۔ اور شہلا کھلکھلا کر ہنستی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے کہاں جا رہی ہو۔ ارے بیٹھو تو سہی۔ ایک تو مصیبت ہے کہ تم ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتی ہو"۔۔۔ توصیف نے کہا۔

"شام کو چھ بجے تیار رہنا۔ ایک ہوٹل میں شاندار فنکشن ہے۔ میں نے سیٹیں بک کرا لی ہیں اور میں نے ابھی اس فنکشن کی تیاری کرنی ہے خدا حافظ

www.urdukorner.com

شہلا نے دروازے پر رک کر مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

توصیف مسکرا دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر وہ اُسے روکنے کی بات نہ کرتا تو شہلا دروازے سے ہی مڑ آتی۔ حالانکہ اس کے ذہن میں وہ خط موجود تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ شہلا جائے تو وہ اس سلسلے میں پوچھ گچھ کرے کیونکہ وہ تو کسی ڈی۔ اے کو نہ جانتا تھا۔

"رستم ــــ رستم" ــــ توصیف نے کچھ دیر بعد رستم کو آوازیں دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب" ــــ رستم نے کسی جن کی طرح دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تمھاری شالا بی بی چلی گئیں" توصیف نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیا بُلا لاؤں انھیں۔ ابھی دُور نہ گئی ہوں گی" ــــ رستم نے چونک کر کہا۔

"پیدل گئی ہیں کیا" ــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں کار پر گئی ہیں" ــــ رستم نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور توصیف اس کی سادہ لوحی پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹیلیفون اُٹھا لاؤ میں خود اُسے بُلا لوں گا۔ تم خواہ مخواہ تکلیف کرتے پھرو گے" ــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور رستم سر ہلاتا ہوا واپس مڑا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ وائرلیس فون پیس اٹھا لایا۔

توصیف نے اس کے ہاتھ سے فون لیا اور پھر انکوائری سے اس نے آرام باغ ہوٹل کے نمبر پوچھے اور وہ نمبر پریس کر دیئے۔

"آرام باغ ہوٹل" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک

نسوانی آواز سُنائی دی۔

"آپ کے ہوٹل میں ایک ویٹر ہے لالو ــــ کیا اس سے فون پر بات ہو سکتی ہے" ــــ توصیف نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں معلوم کرتی ہوں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز دوبارہ سُنائی دی۔

"ہیلو سر ــــ لالو آج کل چھٹی پر ہے۔ آپ اس سے اس کی رہائش گاہ پر ملاقات کر سکتے ہیں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیں اور اگر وہاں فون ہو تو فون نمبر بھی بتا دیں" ــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ آرام باغ کالونی میں ہے۔ آپ وہاں سے معلوم کر سکتے ہیں باقی فون تو وہاں نہیں ہے" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور توصیف نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب ظاہر ہے اس لالو سے ملے بغیر یہ مسئلہ حل نہ ہو سکتا تھا کہ یہ ڈی۔ اے کون ہے اور کس مشکل میں پھنسا ہوا ہے۔ اور کیوں اس نے یہ رقعہ توصیف کے نام بھیجا ہے۔ رستم سے اس لڑکے کے بارے میں کچھ پوچھنا فضول تھا جو یہ رقعہ لایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رستم سادہ لوح آدمی ہے۔ اُسے تو شاید اس لڑکے کے چہرے کے خدوخال تک بھی یاد نہ ہوں گے۔ یہی سوچتا ہوا توصیف اُٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کوٹھی سے نکل کر آرام باغ ہوٹل کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ کالونی وسیع و عریض ہوٹل کے عقب میں واقع تھی اور ہوٹل میں کام کرنے والے ملازمین کے لیے ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے رہائشی کالونی بنائی گئی تھی۔ یہ کالونی بھی ہوٹل کی

SCANNED BY JAMSHED

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

طرح خاصی وسیع تھی۔ اور اس میں کوٹھیوں کے علاوہ کوارٹر نما رہائش گاہیں بھی تھیں۔ توصیف کو معلوم تھا کہ ویٹر کو لازماً کوارٹر ہی الاٹ کیا گیا ہوگا۔ اس لیے وہ کار سیدھی ان کوارٹرز والے ایریا کی طرف ہی لے گیا۔

"لالو ویٹر کا کوارٹر کون سا ہے جناب"۔۔۔ توصیف نے ایک گزرتے ہوئے آدمی کے قریب کار روک کر پوچھا۔

"لالو۔۔۔ سیدھے چلے جائیں پھر بائیں طرف مڑ جائیں۔ اس کا کوارٹر آجائے گا۔ کوارٹر نمبر ایک سو بارہ ہے اس کا۔ میرا ہمسایہ ہے"۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور توصیف نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد وہ کوارٹر نمبر ایک سو بارہ کے سامنے موجود تھا۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اُتر کر کوارٹر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک میلا سا پردہ لٹک رہا تھا۔

"لالو صاحب"۔۔۔ توصیف نے قریب جاکر زور سے آواز دیتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد پردہ ہٹا کر ایک بارہ تیرہ سالہ لڑکا باہر آگیا۔

"لالو تمھارے والد ہیں"۔۔۔ توصیف نے کہا۔ اور لڑکے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان سے ملنا تھا۔ میرا نام توصیف ہے"۔۔۔ توصیف نے جواب دیا اور لڑکا پہلے کی طرح بغیر کچھ بولے سر ہلاتا ہوا پردے کے پیچھے غائب ہوگیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پر موجود بیٹھک کا دروازہ کھلا اور وہی لڑکا دروازے میں نظر آیا۔

"آجائیے جناب"۔۔۔ لڑکے نے کہا اور توصیف تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"شکر ہے تم بولے تو سہی، میں سمجھا تھا کہ تم بول ہی نہیں سکتے"۔۔۔ توصیف نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور لڑکا ہنس پڑا۔

توصیف بیٹھک میں داخل ہوا۔ اور پھر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عام سادہ سی بیٹھک تھی۔ جس میں چند کرسیاں اور ایک میز رکھی ہوئی تھی۔ لڑکا اندرونی دروازے سے واپس اندر جا چکا تھا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازے پر موجود پردہ ہٹا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"میرا نام لالو ہے جناب"۔۔۔ آنے والے نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے توصیف کہتے ہیں"۔۔۔ توصیف نے اُٹھ کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے وہی لڑکا اندر داخل ہوا اور اس نے مشروب کی ایک بوتل توصیف کے سامنے رکھ دی۔

"اس تکلف کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ یہ تو میرا فرض تھا"۔۔۔ لالو نے جواب دیا۔

"یہ ڈی۔ اے صاحب کون ہیں"۔۔۔ توصیف نے بوتل اُٹھاتے ہوئے کہا اور لالو ڈی۔ اے کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تو آپ ڈی۔ اے صاحب کے لیے تشریف لائے ہیں"۔۔۔ لالو نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ ایک لڑکا میری کوٹھی پر یہ رقعہ دے کر گیا ہے۔ مگر میں تو ڈی۔ اے کو جانتا ہی نہیں"۔۔۔ توصیف نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جیب سے وہ لفافہ نکال کر لالو کی طرف بڑھا دیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"میں سمجھ گیا جناب۔ میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں۔ ایک ہفتہ پہلے میری ڈیوٹی چوتھی منزل پر تھی کہ میں نے اس منزل کے ایک کمرے سے ہلکی سی چیخ کی آواز سنی۔ میں دوڑتا ہوا اس کمرے میں گیا۔ دروازہ ذرا سا کھلا ہوا تھا۔ میں دروازہ کھول کر اندر گیا تو میں نے ایک غیر ملکی کو وہاں قالین پر بُری طرح تڑپتے ہوئے دیکھا۔ ان کی گردن میں ایک ایسا تیر لگا ہوا تھا جس کے آخر میں سُرخ رنگ کے پَر تھے۔ میرے سامنے انہوں نے وہ تیر کھینچ لیا اور گردن سے خون بہنے لگا۔ عقبی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ میں نے جب ڈاکٹر کو بلانے کے لیے فون کا رسیور اُٹھانا چاہا تو انہوں نے منع کر دیا اور کہا کہ ان کا تعلق ایک سرکاری تنظیم سے ہے۔ اور وہ یہاں ایک سرکاری کام سے آئے ہیں ان کے دشمن بے شمار ہیں۔ اگر میں ان کا علاج کسی پرائیویٹ ڈاکٹر سے کرا دوں اور انہیں کسی ایسی جگہ کچھ دنوں کے لیے چھپا دوں کہ جب تک وہ پوری طرح صحت یاب نہ ہو جائیں ان کا پتہ کسی کو نہ چل سکے تو وہ مجھے بھاری انعام دیں گے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جیب سے بٹوہ نکال کر اس میں ـــ موجود بھاری مالیت کی ایک گڈی نکال کر مجھے دے دی۔ ہوٹلوں میں ایسے کام ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اس لیے میں انہیں وہاں سے نکال کر لے آیا اور میں نے انہیں ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ وہ اب تک وہیں داخل ہیں لیکن ان کی حالت روز بروز بگڑتی چلی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر کے مطابق اس تیر کی نوک پر کوئی انتہائی تیز زہر لگا ہوا تھا۔ اور اگر وہ فوری ہسپتال نہ پہنچ جاتے تو ان کی موت اُسی روز ہی واقع ہو جاتی، لیکن اس کے باوجود ہسپتال تک پہنچتے پہنچتے زہر پورے جسم میں پھیل چکا ہے۔ بہرحال کل انہوں نے مجھے ایک رقعہ دیا۔ اور ساتھ ہی آپ کی کوٹھی کا نمبر اور پتہ بھی بتا دیا کہ میں یہ رقعہ وہاں پہنچا دوں۔ میں چونکہ براہ راست سامنے نہ آنا چاہتا تھا اس لیے میں نے وہاں سے گزرنے والے ایک لڑکے کو دس روپے دے کر رقعہ دینے اندر بھیج دیا اور خود واپس چلا گیا۔ اب بھی میں اُسی ہسپتال سے آیا ہوں۔ آپ کے آنے سے چند منٹ پہلے" ـــ لالو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کا پورا نام کیا ہے" ـــ توصیف نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"ڈاکٹر آرسن ـــ اور یہی نام ہوٹل کے کاغذات میں بھی درج ہے۔ ایکریمین ہیں اور کاغذات کے مطابق سیّاح ہیں"۔

"تو تم نے ان کی تیمارداری کے لیے ہوٹل سے چھٹی لے رکھی ہے" ـــ توصیف نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ روزانہ مجھے اس تیمارداری کے عوض بھاری رقم دیتے ہیں ان کیلئے تازہ پھل۔ غذا وغیرہ لے جاتا ہوں۔ ویسے ہسپتال کے اخراجات بھی وہ خود ہی ادا کر رہے ہیں" ـــ لالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ آؤ میرے ساتھ میں ڈاکٹر صاحب سے فوری ملنا چاہتا ہوں" ـــ توصیف نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ اور لالو بھی سر ہلاتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور تھوڑی دیر بعد توصیف کار میں اُسے بٹھائے شہر کے ایک کمرشل علاقے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ لالو کے مطابق یہ پرائیویٹ ہسپتال اسی علاقے میں واقع تھا۔

اور تھوڑی دیر بعد توصیف لالو کے ساتھ ڈاکٹر آرسن کے کمرے میں تھا۔ ڈاکٹر آرسن کی حالت واقعی خاصی خراب نظر آ رہی تھی لیکن بہرحال وہ ہوش میں تھا اور بول سکتا تھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"تم جاؤ۔ میں ابھی ڈاکٹر صاحب کے پاس رکوں گا"۔۔۔ توصیف نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر لالو کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ اور لالو سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ڈاکٹر آرسن آپ کا رقعہ مجھے ملا تھا۔ میرا نام توصیف ہے"۔۔۔ توصیف نے لالو کے باہر جانے کے بعد ڈاکٹر آرسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں آپ کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ آپ کی بے حد مہربانی کہ آپ نے میرا رقعہ ملنے پر مجھ سے ملاقات کر لی۔ آپ کا پتہ مجھے پاکیشیا کے علی عمران نے دیا تھا کہ اگر ضرورت پڑے تو میں آپ سے ان کے نام کا حوالہ دے کر رابطہ کر سکتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ اب مجھے اس کی ضرورت پڑ چکی ہے"۔۔۔ ڈاکٹر آرسن نے رک رک کر بات کرتے ہوئے کہا اور توصیف عمران کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"عمران صاحب سے آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی"۔۔۔ توصیف نے پوچھا۔

"ایکریمیا میں ہی اتفاق سے ملاقات ہو گئی تھی، وہ میرے پرانے واقف ہیں۔ میرا تعلق ایکریمیا کی ایک تنظیم بلیو لائن سے ہے۔ میں نے لالو سے تو کہہ دیا تھا کہ یہ سرکاری تنظیم ہے لیکن دراصل یہ تنظیم اقوامِ متحدہ کے تحت کام کرتی ہے اور اس کا مقصد منشیات کے خلاف بین الاقوامی طور پر کام کرنا ہے۔ میرا تعلق اس تنظیم سے بطور ریسرچ آفیسر ہے۔ میں مختلف ایشیائی ملکوں میں جا کر وہاں کی زیرِ زمین دنیا کے افراد سے مل کر اور انہیں بھاری رقومات دے کر اس بات کا کھوج لگاتا ہوں کہ اس ملک میں منشیات کی پیداوار اور سپلائی میں کون کون سے گروہ متعلق ہیں۔ ان کی کیا کیا حدیں ہیں، بنیادی

معلومات حاصل کرنے کے بعد میں ہیڈ کوارٹر کو تفصیلات مہیا کر دیتا ہوں اور ہیڈ کوارٹر اسی ملک کی انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس یا ایسی ہی کسی بڑی ایجنسی کو وہ معلومات مہیا کر دیتا ہے اور اس طرح اس ملک میں ان گروہوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں ہمارے ہیڈ کوارٹر کو مسلسل یہ اطلاعات مل رہی تھیں کہ آپ کا ملک منشیات کا گڑھ بن چکا ہے۔ چنانچہ میں یہاں آنے کے لیے تیار ہو ہی رہا تھا کہ عمران سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے جب ان سے ذکر کیا تو انہوں نے آپ کا نام کوٹھی کا نمبر اور پتے کے ساتھ ساتھ فون نمبر بھی بتا دیا۔ لیکن یہاں آکر میں اپنے طور پر کام کرتا رہا۔ لیکن مجھے کوئی خاص معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔ صرف ایک گروپ کا پتہ چلا جو بین الاقوامی پیمانے پر منشیات میں ملوث تھا۔ اس گروپ کا نام بلیک روز بتایا جاتا ہے اور سنا ہے کہ کوئی عورت اس کی سربراہ ہے۔ بس اس سے زیادہ تفصیل معلوم نہ ہو سکی، لیکن ظاہر ہے میں نے اس کا کھوج لگانا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں کسی خاص آدمی کا کھوج لگاتا۔ شاید انہیں میرے متعلق معلومات مل گئیں۔ ایک ہفتہ پہلے میں اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ اچانک سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک تیر اس کھلی کھڑکی سے اڑتا ہوا میری گردن میں آلگا۔ اور اس کے بعد یقیناً لالو آپ کو سب کچھ بتا چکا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کو یقین ہو چکا ہو گا کہ میں اب تک مر چکا ہوں گا یا ہو سکتا ہے کہ وہ میرے کمرے کی نگرانی کر رہے ہوں۔ لالو کو بھی میں نے اس لیے ہوٹل جانے سے منع کر دیا تھا کہ کہیں وہ اس کے ذریعے میرا کھوج نہ لگا لیں، لیکن اب میری حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر میں کچھ اور عرصہ یہاں رہا تو میں یقیناً ہلاک

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہو جاؤں گا۔ میں نے آپ کو تکلیف اس لیے دی ہے کہ آپ کسی طرح میرے یہاں سے ہیڈ کوارٹر ایکریمیا جانے کا بندوبست کرا دیں۔ اخراجات کی فکر نہ کریں۔ لیکن کسی طرح میں اس گروپ سے بچ کر یہاں سے نکل جاؤں آپ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہو گا"۔۔۔ ڈاکٹر آرسن نے رُک رُک کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر آرسن آپ بے فکر رہیں میں آج ہی بندوبست کرتا ہوں۔ آپ کی حالت واقعی ٹھیک نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ آپ آج کی فلائٹ سے ہی یہاں سے چلے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔۔۔ توصیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کسی طرح، مجھے تفصیل بتا دیں تاکہ میری تسلی ہو جائے کیونکہ یہ گروپ انتہائی خطرناک ہے"۔۔۔ ڈاکٹر آرسن نے کہا۔

"میں آپ کو خاموشی سے یہاں سے ایک خفیہ کوٹھی میں لے جاؤں گا۔ وہاں آپ کا میک اپ کروں گا۔ آپ کے نئے کاغذات بھی ایک گھنٹے میں تیار ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ کو گریٹ لینڈ والی فلائٹ میں سوار کرا دوں گا۔ اس طرح کسی کو بھی شک نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ ان کاغذات اور میک اپ کی وجہ سے آپ ایکریمین نہیں بلکہ گریٹ لینڈ کے باشندے ہوں گے"۔۔۔ توصیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر آرسن کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

"آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ مجھ سے رقم لے لیں اور پلیز فوری بندوبست کریں"۔۔۔ ڈاکٹر آرسن نے کہا۔

"رقم کی فکر نہ کریں۔ آپ نے جن صاحب کا حوالہ دیا ہے۔ اس کے

بعد آپ کی مدد میرا فرض بن جاتا ہے۔ میں ابھی ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں"۔ توصیف نے اُٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر آرسن کچھ کہتا وہ مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے کار کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے روکی اور پھر کار سے اُتر کر وہ سائیڈ ستون پر لگے ہوئے کال بیل کے بٹن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل بجائی اور پھر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے جسم پر سلیقے کا لباس تھا لیکن چہرے پر انتہائی معصومیت بھرے تاثرات موجود تھے۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان لڑکی باہر آ گئی۔ اس کے جسم پر نیم عریاں سا لباس تھا اور چہرے پر بے تحاشا میک اپ اس بری طرح تھوپا ہوا نظر آ رہا تھا کہ نہ چاہنے کے باوجود عمران کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات اُبھر آئے۔

"بیگم رضا سے کہو علی عمران سفیدی والا آیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"علی عمران سفیدی والا۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ اس لڑکی نے حیران ہو کر عمران کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"آج سے پہلے میں کوٹھیوں میں سفیدی کرتا تھا، لیکن آج مجھے احساس ہو گیا ہے کہ کوٹھی سے زیادہ تو کوٹھی کے رہنے والوں کو سفیدی کرانے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ کوٹھی میں تو سال میں ایک بار سفیدی ہوتی ہو گی لیکن کوٹھی میں رہنے والوں کو شاید روزانہ تو کیا بلکہ دن میں دو تین بار سفیدی کرانی پڑتی ہو گی۔ اس طرح وسیع و عریض دھندے کا سکوپ بن سکتا ہے"۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور لڑکی چند لمحے تو حیرت سے علی عمران کو اور پھر اس کی شاندار سپورٹس کار کو دیکھتی رہی پھر تیزی سے مڑ کر پھاٹک کے اندر غائب ہو گئی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور اطمینان سے ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک بڑی سی جدید ماڈل کی کار موجود تھی اور وہاں گیٹ پر آنے والی لڑکی کی طرح مختلف لڑکیاں اِدھر اُدھر آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں اور ان سب کے لباس تقریباً نیم عریاں اور چہروں پر میک اپ تھوپا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ عمران جیسے ہی کار سے اُترا برآمدے میں موجود ایک لڑکی تیزی سے آگے بڑھی۔

"آپ کا نام علی عمران ہے"۔۔۔ اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"علی عمران سفیدی والا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آئیے۔ بیگم صاحبہ آپ کی منتظر ہیں"۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ ظاہر ہے عمران نے اس کے پیچھے ہی جانا تھا اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہو رہا تھا، کمرے کو سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا اور اس میں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

انتہائی قیمتی اور شاندار فرنیچر موجود تھا۔ عمران ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ جبکہ اُسے لے آنے والی لڑکی واپس چلی گئی تھی۔ اس کمرے کی ڈیکوریشن اس انداز میں کی گئی تھی کہ یہاں بیٹھنے والے پر بیگم رضا کی امارت کا رعب اچھی طرح قائم ہو جائے۔ بیگم رضا خان رضا کی بیوہ تھیں اور خان رضا سر سلطان کے دُور کے رشتہ دار لگتے تھے۔ اور سر سلطان نے عمران کو اپنی کوٹھی پر بُلا کر اس سے درخواست کی تھی کہ وہ جا کر بیگم رضا سے ملے، کیونکہ بیگم رضا نے ان سے فون پر بات کی تھی کہ انہیں اپنے کسی دشمن سے جان کا خطرہ ہے اور ان پر کئی بار قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں، لیکن وہ اپنی عزت کی خاطر پولیس کو اطلاع نہیں دے سکتیں۔ اس لیے سر سلطان کوئی ایسا انتظام کریں کہ جس سے ان کے دشمن ان کا پیچھا چھوڑ جائیں۔ پہلے تو سر سلطان انہیں ٹالتے رہے لیکن پھر انہوں نے دفتر میں آنا جانا شروع کر دیا تو سر سلطان مجبور ہو گئے اور انہوں نے عمران کو بُلا کر اس کی منت کی کہ کسی طرح اس عورت سے ان کی جان چھڑائی جائے۔ عمران نے ان کو واقعی پریشان دیکھ کر بیگم رضا سے ملنے کا وعدہ کر لیا۔ اور سر سلطان کی ساری پریشانی دُور ہو گئی۔ انہوں نے عمران کے سامنے ہی بیگم رضا کو فون کر کے کہہ دیا کہ وہ علی عمران کو ان کے پاس بھیج رہے ہیں وہ ان کا مسئلہ حل کر دے گا۔ اس طرح عمران اب ان کی کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ تو یہ سوچ کر آیا تھا کہ سر سلطان کی دُور کی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے بیگم رضا انتہائی معزز خاتون ہوں گی لیکن پھاٹک سے نکلنے والی لڑکی کا لباس اور اس کے چہرے پر موجود میک اَپ اور پھر کوٹھی کے اندر گھومتی پھرتی لڑکیوں اور سب سے زیادہ اس سٹنگ روم کی ڈیکوریشن کا

انداز دیکھ کر اُسے یقیناً بے حد ذہنی کوفت ہو رہی تھی، لیکن ظاہر ہے وہ اب آ گیا تھا تو اس بیگم رضا سے ملے بغیر واپس جانا فضول تھا۔ چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ اور عمران اُسے دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا کیونکہ عمر کے اور اپنے رکھ رکھاؤ کے لحاظ سے وہ بیگم رضا ہی لگتی تھیں، لیکن بیگم رضا نے جس انداز کا لباس پہنا ہوا تھا اور جس طرح اس کے چہرے پر میک اَپ تھا۔ اُسے دیکھ کر عمران کا جی چاہا کہ وہ فوراً ہی یہاں سے بھاگ جائے۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ سر سلطان کی دُور کی رشتہ دار عورت اس ٹائپ کی بھی ہو سکتی ہے۔

"بیٹھو مسٹر"۔۔۔۔ اس عورت نے انتہائی نخوت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور اس طرح سامنے صوفے پر بیٹھ گئی جیسے عمران کی خاطر یہاں تک آ کر اس نے عمران تو کیا اس کی آئندہ سات نسلوں پر احسان کر دیا ہو۔

"بیگم رضا سر سلطان نے آپ سے بات کی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن اس نے تو کہا تھا کہ وہ انتہائی ذمہ دار آدمی کو بھیج رہا ہے لیکن تم تو مجھے شکل سے ہی مسخرے لگتے ہو"۔۔۔۔ بیگم رضا نے بڑے تحقیرانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ سر سلطان کے بارے میں بھی ایسے بات کر رہی تھی کہ جیسے سر سلطان اس کی کوٹھی کے مالی رہے ہوں۔

"لیکن سر سلطان نے تو مجھے کہا تھا کہ آپ مسخروں کو پسند کرتی ہیں۔ اس لیے مجھے پورا یقین تھا کہ میں بر دکھاوے میں کامیاب ہو جاؤں گا"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"برد کھاوے کیا مطلب"—— بیگم رضا نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے میک اَپ سے لتھڑے ہوئے چہرے پر حیرت کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"جس طرح خان رضا کسی زمانے میں برد کھاوے میں کامیاب ہوئے ہوں گے"—— عمران نے اُسی طرح سجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ نان سنس۔ احمق۔ تمہیں جرأت کیسے ہوئی ایسی بات کرنے کی"—— بیگم رضا تو ہتھے سے ہی اُکھڑ گئیں۔ اور بُری طرح چیخنے لگیں۔

"بالکل بالکل سر سلطان نے مجھے بتا دیا تھا کہ اگر آپ غصے میں آجائیں تو میں سمجھوں کہ میں برد کھاوے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ لیکن اپنی ایک شرط میں پہلے بتا دوں کہ آپ کو نکاح سے پہلے اپنی تمام جائیداد میرے نام کرانی ہو گی اور ایک بھاری مالیت کا بیمہ بھی کرانا ہو گا۔ تاکہ نکاح کے فوراً بعد اگر آپ وفات پا جائیں تو کم از کم مجھے آپ کی جائیداد تو مل جائے"—— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ یو فول۔ میں تمھیں گولی مار دوں گی۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گی"—— بیگم رضا کی حالت واقعی پاگلوں جیسی ہو گئی۔ اور وہ اُٹھ کر دروازے کی طرف مڑ رہی تھی۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ ورنہ"—— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور بیگم رضا اس کی غراہٹ بھری آواز سُنتے ہی تیزی سے مڑی تھیں کہ دوسرے لمحے ان کا غصے سے سرخ پڑا ہوا چہرہ تیزی سے زرد پڑتا گیا کیونکہ عمران کے ہاتھ میں موجود بھاری ریوالور کی خوفناک نالی کا رُخ ان کی طرف تھا۔

"میرا نشانہ خطا نہیں جاتا۔ خاموشی سے بیٹھ جاؤ"—— عمران نے اس طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور بیگم رضا کا جسم بُری طرح کانپنے لگ گیا۔ وہ واقعی بے حد خوفزدہ ہو گئی تھیں۔

"تت۔ تت تم کون ہو۔ تم"—— بیگم رضا کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔

"میں کہہ رہا ہوں صوفے پر بیٹھ جاؤ"—— عمران کی غراہٹ اور زیادہ بڑھ گئی اور بیگم رضا ایک دھماکے سے واپس صوفے پر بیٹھ گئیں۔

"خدا کے واسطے مجھے مت مارو۔ مم مم میں تمہیں منہ مانگی رقم دے دیتی ہوں۔ اتنی رقم تمہیں شیر خان نے بھی نہ دی ہو گی۔ مجھے مت مارو۔ پلیز تمہیں تمھارے خدا کا واسطہ مجھ پر رحم کرو"—— بیگم رضا نے بُری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی ساری اکڑ فوں ریوالور کو دیکھتے ہی اس طرح غائب ہو گئی تھی کہ جیسے ملمع اتر جانے کے بعد اصل رنگ سامنے آجاتا ہے۔

"اگر تم اتنی ہی خوفزدہ تھیں تو تم نے اپنی حفاظت کے لیے یہاں باڈی گارڈ کیوں نہیں رکھے تھے"—— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں بیگم رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم مم۔ میں یہاں نہیں رہتی۔ صرف تمہاری وجہ سے یہاں آئی تھی۔ میں تو خفیہ مقام پر رہتی تھی۔ مجھے سر سلطان نے کہا تھا کہ تم آج میرے پاس آؤ گے۔ مم۔ نم۔ مگر"—— بیگم رضا نے رُک رُک کر اور خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ لڑکیاں کون ہیں اور یہاں کیوں رہتی ہیں"—— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"خان رضا کا خاندانی رواج ہے کہ ان کے گھر میں مرد ملازم نہیں رکھے جاتے۔ اس لیے میں نے بھی لڑکیاں ملازم رکھی ہوئی ہیں تاکہ ان کی روح کو تکلیف نہ پہنچے"۔۔۔ بیگم رضا نے جواب دیا۔

"یہ شیر خان کون ہے اور اس کی تم سے کیا دشمنی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم۔ تم شیر خان کے آدمی نہیں ہو کیا"۔۔۔ بیگم رضا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے سر سلطان نے بھیجا ہے، لیکن تم نے جس تحقیرانہ انداز میں سر سلطان کے بارے میں بات کی ہے۔ اس کا نتیجہ تو یہی نکلنا چاہیئے تھا کہ اب تک تمہارے جسم میں کم از کم دس گولیاں اُتر چکی ہوتیں۔ لیکن میں اس لیے لحاظ کر گیا ہوں کہ سر سلطان نے تمہیں دُور کی رشتہ دار بتایا ہے اور سُن لو کہ اب اگر تمہارے مُنہ سے سر سلطان کے بارے میں گھٹیا الفاظ نکلے تو الفاظ ختم ہونے سے پہلے میں ٹریگر دبا دوں گا۔ میں نے اب تک لاکھوں نہیں تو ہزاروں قتل تو ضرور کیے ہوں گے۔ ان میں اگر ایک کا اور اضافہ ہو جائے گا تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن سر سلطان میرے محسن ہیں اور میں اپنے محسنوں کے خلاف کوئی گھٹیا لفظ سُننے کا عادی نہیں ہوں"۔۔۔ عمران نے اُسی طرح انتہائی سنجیدہ اور سرد لہجے میں کہا۔

"تت تت تم قاتل ہو"۔۔۔ بیگم رضا اور زیادہ خوفزدہ ہو گئیں۔

"میری بات چھوڑو۔ اور مجھے بتاؤ کہ یہ شیر خان کون ہے اور اس کی تم سے کیا دشمنی ہے اور اس نے کیا کہا ہے کہ تم نے سر سلطان سے مدد مانگی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ وہ یہاں آیا تھا تو کسی اور موڈ میں تھا

لیکن یہاں رہنے والی لڑکیوں کو دیکھ کر اور بیگم رضا کے انداز اور گفتگو نے واقعی اس کا موڈ سخت خراب کر دیا تھا۔

"مم مم۔ میں معافی چاہتی ہوں۔ سر سلطان بے حد معزز آدمی ہیں۔ انہوں نے مہربانی کی ہے کہ تمہیں یہاں بھیجا ہے۔ مگر یہ یہ خوفناک ریوالور تم جیب میں رکھ لو میری تو اسے دیکھ کر ہی جان نکلی جا رہی ہے"۔۔۔ بیگم رضا نے اُسی طرح خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں رکھ لیا۔

"مم۔ مم میں تمہارے لیے کیا منگواؤں۔ میرے پاس ہر قسم کی شراب موجود ہے"۔۔۔ بیگم رضا نے ریوالور عمران کے ہاتھ میں نہ دیکھ کر قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران اس کی بات سُن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تم شراب پیتی ہو"۔۔۔ عمران کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔

"ہاں کیوں۔ میرے پاس شراب پینے کا باقاعدہ لائسنس موجود ہے مجھے ڈاکٹر نے نسخے میں لکھ کر دیا ہوا ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا میں شراب نہیں پی سکتی۔ میری وسیع جائیداد ہے۔ میری آمدنی لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں میں ہے۔ میں کیوں نہیں شراب پی سکتی"۔۔۔ بیگم رضا آہستہ آہستہ پھر پہلے والی جون میں آتی جا رہی تھیں۔

"تم یہ شراب وغیرہ رہنے دو۔ اور مجھے پوری تفصیل بتاؤ اور یہ بھی سُن لو کہ میں اپنی بات دوہرانے کا بھی عادی نہیں ہوں اور میرے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے کہ میں تمہاری فضول باتیں سُنتا رہوں"۔۔۔ عمران کا لہجہ اب پہلے سے بھی زیادہ سرد پڑ گیا تھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"شیر زمان ریاست نیلم نگر کا سب سے بڑا رئیس ہے۔ اپنے گھر میں ہی رہتا ہے۔ رئیس ہونے کے ساتھ ساتھ وہاں کا مشہور بدمعاش اور غنڈہ بھی ہے۔ نیلم نگر کا ہر شخص اس کا نام سنتے ہی خوف سے کانپنے لگتا ہے خان رضا کی بھی نیلم نگر میں وسیع جائیداد ہے جس کی میں اب مالک ہوں اور شیر زمان چاہتا ہے کہ یا تو میں یہ ساری جائیداد اس کے ہاتھ بیچ دوں یا پھر اس سے شادی کر لوں۔ اور اس کی باندی بن کر اس کے پاس رہوں لیکن میں نے اس کی یہ دونوں باتیں ماننے سے انکار کر دیا۔ میں دراصل نیلم نگر کی ہی رہنے والی ہوں۔ میرا باپ خان رضا کا سائیس تھا۔ خان رضا بھی بے حد عیاش آدمی تھا اور اسی عیاشی کی غرض سے اس نے شادی نہ کی تھی۔ میں جوان تھی۔ پھر خان رضا نے مجھے زبردستی اٹھوا لیا اور اپنے گھر میں رکھ لیا لیکن میرا باپ شیر خان کے باپ احمد خان کے پاس فریاد لیکر پہنچ گیا۔ احمد خان نیلم نگر کا سب سے بڑا سردار تھا اور وہ بے حد نیک اور اچھا آدمی تھا۔ اُسے جب معلوم ہوا کہ خان رضا نے مجھے زبردستی اپنے گھر میں ڈال لیا ہے تو اس نے خان رضا کو اپنے آدمیوں کی مدد سے زبردستی اپنے ڈیرے پر اٹھوا لیا اور خان رضا کو مجبور کر دیا کہ وہ مجھ سے شادی کرے ورنہ وہ خان رضا کو ہلاک کر دے گا۔ خان رضا اس سے ڈرتا تھا۔ اس لیے خان رضا نے مجبوراً احمد خان کے ڈیرے پر ہی شادی کر لی۔ اور احمد خان نے خان رضا کو دھمکی بھی دی کہ اگر اُسے یہ شکایت ملی کہ اس نے میرے ساتھ کوئی غلط سلوک کیا ہے تو وہ اس پر کُتّے چھڑوا دے گا۔ لیکن خان رضا ظاہر ہے صرف مجھ پر اکتفا نہ کر سکتا تھا۔ اس نے مجھے نظر انداز کر دیا اور دوبارہ عیاشی شروع کر دی۔ مجھے بھی غصہ

آ گیا اور میں نے جا کر احمد خان کو رو رو کر شکایت کر دی۔ احمد خان اپنے آدمیوں کے ساتھ خان رضا کے ڈیرے پر آیا تو وہاں واقعی عورتیں موجود تھیں۔ احمد خان نے اپنے آدمیوں کے ذریعے خان کو اس قدر پٹوایا کہ وہ شدید زخمی ہو گیا اور پھر دو تین روز تک سسک سسک کر مر گیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کی ساری جائیداد مجھے مل گئی۔ سردار احمد خان نے خود حکام کو کہہ کر خان رضا کی ساری جائیداد میرے نام چڑھوا دی پھر جب تک سردار احمد خان زندہ رہا میں سکون سے رہی لیکن سردار احمد خان کے مرنے کے بعد اس کا اکلوتا بیٹا شیر خان سردار بنا تو وہ اپنے باپ کے بالکل اُلٹ تھا۔ وہ خان رضا سے بھی زیادہ عیاش تھا۔ اس نے پہلے تو مجھے شادی کی پیش کش کی، لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ صرف میری جائیداد ہتھیانے کے لیے شادی کر رہا ہے۔ وہ شادی کے بعد جب ساری جائیداد پر قبضہ کر لے گا تو مجھے مروا دے گا۔ اور کوئی اُسے پُوچھنے والا نہ ہو گا"۔۔۔۔۔ بیگم رضا نے جواب دیا۔

"تو اَب اس کا کیا حل ہے تمہاری نظروں میں"۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ کھینچتے ہوئے کہا۔

"تم اس شیطان کو قتل کر دو۔ جتنا معاوضہ تمہیں چاہیئے میں دے دیتی ہوں اگر تم نے ہزاروں قتل کیے ہیں تو تمہیں ایک اور قتل کرنے سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ تم زبان سے بولو ایک لاکھ، دو لاکھ، پانچ لاکھ، دس لاکھ، جتنی رقم تم کہو میں تمہیں دے دیتی ہوں"۔۔۔۔۔ بیگم رضا نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پہلے میں شیطان کا جائزہ لے لوں پھر تم سے بات ہو گی"۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے اُٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار بیگم رضا کی کوٹھی سے نکل کر تیزی سے سر سلطان کی کوٹھی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اُسے یقیناً سر سلطان پر غصہ آ رہا تھا کہ انہوں نے اُسے اس تھرڈ کلاس عورت کے پاس بھیج دیا تھا۔

"کیا بات ہے بیٹے خیریت ہے۔ تمہارا چہرہ کیسے ہو رہا ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے عمران کو دیکھتے ہی حیران ہو کر کہا۔

"مجھے اپنے آپ پر غصہ آ رہا ہے کہ اگر میں ہزاروں افراد کو قتل کر سکتا تھا تو ایک گولی اپنے سر میں کیوں نہیں مار سکا"۔۔۔۔ عمران نے واقعی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہوا۔ میں نے تمہیں پہلے کبھی اس موڈ میں نہیں دیکھا"۔۔۔۔ سر سلطان عمران کے انداز اور بات سے حقیقتاً بیحد پریشان ہو گئے تھے۔

اور عمران نے اُنہیں بیگم رضا کے پاس جانے، وہاں کے حالات اور بیگم رضا کی باتیں سب تفصیل سے سنا دیں۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری بیٹے واقعی میں نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے مجھے دراصل اندازہ ہی نہ تھا کہ وہ عورت اس قسم کی ہو گی"۔۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے کہا تھا کہ وہ آپ کے دفتر میں آنے لگ گئی تھی۔ اس کے باوجود آپ اس کی نیچر کو نہیں پڑھ سکے تھے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سر سلطان کو اس طرح شرمندہ دیکھ کر اب اُسے اپنے آپ پر

افسوس ہو رہا تھا کہ آخر اس نے سر سلطان کے سامنے اس قدر جھلاہٹ کا مظاہرہ کیوں کیا تھا۔ اس میں سر سلطان کا کیا قصور تھا کہ اگر بیگم رضا کا وہ سٹینڈرڈ نہ تھا جس کی توقع عمران کو تھی۔

"اس نے فون پر دھمکی دی تھی کہ وہ دفتر آ جائے گی اور آ کر بیٹھ جائے گی۔ جس پر میں گھبرا گیا تھا۔ کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے دفتر میں کس قدر نازک اور پیچیدہ معاملات نمٹانے پڑتے ہیں۔ میں کوئی غیر ضروری ڈسٹربنس ایک لمحے کیلئے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ بہر حال اب میں اس سے خود ہی نمٹ لوں گا۔ تم فکر نہ کرو"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"کیسے نمٹیں گے۔ کیا شادی کا پیغام بھیجیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔

"لاحول ولاقوۃ۔۔۔۔ کیا اس کا اثر تم پر بھی ہو گیا ہے کہ تم نے اب اس طرح کی گھٹیا باتیں کرنی شروع کر دی ہیں"۔۔۔۔ سر سلطان کا چہرہ واقعی غصے سے سُرخ پڑ گیا تھا۔

"آخر اس میں حرج ہی کیا ہے سر۔ بے پناہ جائیداد کی مالک ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد عیش کریں گے آپ"۔۔۔۔ عمران نے ڈھیٹ بنتے ہوئے کہا۔

"تو تم اب مجھ سے اس طرح انتقام لینا چاہتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ لو۔ جب میں نے ایک غلطی کی ہے تو اس کی سزا بھی مجھے بھگتنی ہو گی"۔۔۔۔ سر سلطان نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان اب واقعی ذہنی طور پر جھلاہٹ کے عروج پر پہنچ گئے ہیں۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ بس آپ مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ یہ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

بیگم رضا آپ کی دُور سے رشتہ دار کیسے لگتی ہے۔ آپ کا نیلم نگر سے کیا تعلق ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے ننھیال نیلم نگر کے تھے۔ اور خان رضا سے دُور کی رشتہ داری تھی۔۔۔ بس۔۔۔ اس عورت کی تو میں نے آج تک شکل ہی نہیں دیکھی"۔۔۔۔ سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

"او۔کے۔ آپ آرام کریں میں ٹائیگر کو نیلم نگر بھیج دوں گا تاکہ اصل حالات معلوم کر آئے۔ اگر واقعی وہ شیر خان قصوروار ہے تو پھر اُسے اتنی سزا تو بہر حال ملنی ہی چاہیئے کہ وہ کسی دوسرے کو ناجائز طور پر تنگ نہ کرے"۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری اپنی مرضی ہے کہ تم اس بارے میں کچھ کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ بہر حال میری طرف سے اب کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر اس بیگم رضا نے دوبارہ مجھے فون کیا تو میں پولیس کو رپورٹ کر دوں گا۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور عمران مُسکراتا ہوا اُس کی کوٹھی سے نکلا اور واپس اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ گیا، لیکن اس سے پہلے کہ وہ فلیٹ کی طرف جانے والی سڑک پر مڑتا۔ اس نے ٹائیگر کی کار سامنے سے آتی ہوئی دیکھی تو اس نے کھڑکی سے ہاتھ باہر نکال کر اُسے اشارہ کیا اور پھر کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر نے بھی کار اس کی سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اُتر کر عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز

میں عمران کو سلام کیا۔

"کہاں سے آ رہے ہو۔۔۔ ادھر سائیڈ سیٹ پر آ جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر گھوم کر سائیڈ سیٹ کی طرف آیا اور پھر دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"میں ایک دوست سے ملنے گیا تھا۔ اب واپس اپنے ہوٹل جا رہا تھا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کبھی نیلم نگر گئے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نیلم نگر نہیں۔۔۔ گیا تو نہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو اب جاؤ۔ اور وہاں کے سردار شیر خان کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر کے آؤ کہ اس کا کردار کیا ہے۔ اس کی سرگرمیاں کیا ہیں۔ تھوڑا سا بیک گراؤنڈ میں تمہیں بتا دیتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تم نے وہاں کس انداز کی انکوائری کرنی ہے۔ یہاں ایک بیگم رضا رہتی ہے ایک جاگیردار خان رضا کی بیوہ ہے۔ وہ سر سلطان کی دُور کی رشتہ دار ہے۔ اس نے سر سلطان سے شکایت کی ہے کہ نیلم نگر کا شیر خان اس سے زبردستی اس کی جائیداد خریدنا چاہتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے دھمکی دی ہے کہ اگر بیگم رضا نے اُسے جائیداد فروخت نہ کی تو وہ اُسے قتل کرا دے گا"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بیگم رضا وہی ہیں جو مسلم ٹاؤن میں رہتی ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم اُسے کیسے جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

www.urdukorner.com

"زیرِ زمین دنیا کا کون فرد ہو گا جناب جو اُسے نہ جانتا ہو۔ اور یہ بھی بتادوں کہ اب مجھے نیلم نگر جانے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ جس شیر خان کا آپ ذکر کر رہے ہیں وہ یہیں دارالحکومت میں رہتا ہے۔ جائیداد البتہ اس کی نیلم نگر میں ہے۔ اور یہ بتادوں کہ بیگم رضا اور شیر خان دونوں منشیات کے دھندے میں ملوث ہیں" ـــــ ٹائیگر نے کہا تو عمران حیران رہ گیا۔

"بیگم رضا منشیات کے دھندے میں۔ وہ تو انتہائی ڈرپوک عورت ہے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی ٹائیگر کی بات سن کر حیران رہ گیا تھا۔

"بیگم رضا۔ خوبصورت لڑکیوں کے ذریعے منشیات بیرونِ ملک سپلائی کرتی ہے۔ اس کے ائیرپورٹ اور وہاں کے اعلیٰ حکام سے بہت گہرے تعلقات ہیں۔ اور ان تعلقات کی وجہ بھی وہ خوبصورت لڑکیاں ہی ہیں۔ اس لیے زیرِ زمین دنیا میں اس کے گروہ کو بٹر فلائی گروپ کہا جاتا ہے۔ اور شیر خان بھی منشیات سپلائی کرتا ہے، لیکن اس کا کاروبار زیادہ تر ایب لینڈ سے ہے۔ اور نیلم نگر منشیات کی پیداوار کا گڑھ سمجھا جاتا ہے" ـــــ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ لیکن تم نے آج تک مجھے ان منشیات سپلائی کرنے والے گروہوں کے بارے میں کوئی رپورٹ ہی نہیں دی تھی" ـــــ عمران نے کہا۔

"آپ نے ایک بار کہا تھا کہ پاکیشیا سے باہر جانے والی منشیات کی رپورٹنگ نہ کیا کروں۔ صرف ان تنظیموں کے متعلق رپورٹ دیا کروں

SCANNED BY JAMSHED

جو منشیات باہر سے پاکیشیا سپلائی کرتے ہیں" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باہر کے ملکوں کے لوگ بھی انسان ہوتے ہیں۔ میرا مطلب صرف اتنا تھا کہ بڑے گروہوں کی رپورٹ دیا کرو چھوٹے موٹے گروپوں سے نمٹنے کیلئے تو یہاں اور بھی بے شمار ایجنسیاں موجود ہیں" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں بھی کوئی بڑے گروپ نہیں ہیں۔ اس جیسے تو نجانے اور کتنے گروپ ہوں گے۔ منشیات کی سپلائی تو آج کل سب سے منافع بخش دھندے کی صورت اختیار کر گیا ہے" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ شیر خان کہاں رہتا ہے۔ اس سے ابھی ملاقات ہو سکتی ہے" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ـــــ رہائش کا تو مجھے علم نہیں۔ کیونکہ کبھی معلوم کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ البتہ وہ ریٹا بو کلب کا مستقل ممبر ہے۔ اور اس وقت یقیناً وہیں ہو گا" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ریٹا بو کلب ـــــ یہ کہاں ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"سالم روڈ پر نیا بنا ہے۔ اعلیٰ طبقے کا کلب سمجھا جاتا ہے" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــ چلو وہاں" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دروازہ کھول کر نیچے اُترا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس وقت تک رُکا رہا جب تک ٹائیگر نے اپنی کار آگے نہ بڑھا دی، اور پھر عمران نے کار اسکے پیچھے لگائی اور دونوں کاریں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے ساتھ رکھی ہوئی آرام کرسی پر بیٹھا ہوا ایک لمبا تڑنگا ایکریمین بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا اور وہ اُسے پڑھنے میں مصروف تھا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اس نے رسالہ تہہ کر کے میز پر رکھا۔ اور پھر ہاتھ بڑھا کر ریسیور اُٹھا لیا۔

"یس فرانڈس بول رہا ہوں"—— نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"راجرک بول رہا ہوں فرانڈس"—— دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم راجرک —— خیریت —— کیسے فون کیا"—— فرانڈس نے چونک کر کہا۔

"ایک کام ہے تمہارے لیے میرے پاس۔ اگر کرو تو"—— راجرک نے کہا۔

"ضرور کروں گا —— اگر میرے بس کا ہوا تو"—— فرانڈس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"فیس معیار کی ملے گی۔ البتہ کام بڑا نہیں ہے۔ معمولی سا ہے۔ صرف ایک آدمی کو قتل کرنا ہے۔ اور بس —— تمہارا انتخاب اس لیے کیا ہے کہ تم کام انتہائی برق رفتاری سے کرتے ہو"—— راجرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آج کل فارغ ہوں۔ بولو کیا فیس دو گے اور کسے فنش کرنا ہے"—— فرانڈس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فیس تم جو مانگو وہ مل جائے گی۔ لیکن کام شام سے پہلے پہلے مکمل ہو جانا چاہیئے —— ایک آدمی ہے —— رابرٹ جونی —— وہ اقوام متحدہ کے کسی دفتر میں کوئی آفیسر ہے۔ اس کی رہائش گاہ تھرٹی فور ففتھ ایونیو پر ہے۔ اکیلا رہتا ہے۔ اس نے ایک آدمی ڈاکٹر آرسن سے سنٹرل ہسپتال میں آج ہی ملاقات کی ہے۔ اور اس سے چند کاغذات حاصل کیے ہیں۔ ہمارے آدمی دیر سے پہنچے تھے۔ وہ کاغذات لے کر پہلے نکل گیا تھا۔ ڈاکٹر آرسن سے ہی اس کا پتہ معلوم ہوا ہے۔ لیکن وہ فلیٹ بند ہے۔ اور ہم نے وہ کاغذات آج شام سے پہلے پہلے اس سے ہر حال حاصل کرنے ہیں۔ اور اس کا خاتمہ بھی کرنا ہے —— بس یہ کام ہے"۔ راجرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اُسے میں تلاش بھی کروں۔ اس سے کاغذات بھی لوں اور اُسے فنش بھی کر دوں۔ اور یہ سارا کام شام سے پہلے مکمل بھی ہو جائے"—— فرانڈس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں ـــــ اور اس بات کے پیشِ نظر تو تمہارا انتخاب کیا گیا ہے ورنہ تم جانتے تو ہو کہ یہ میرے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے" ـــــ راجرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کے کاغذات ہیں ـــــ کوئی تفصیل" ـــــ فرانڈس نے پوچھا۔

"ایک ڈائری ہے۔ نیلے رنگ کی جلد والی۔ بس اتنا ہی معلوم ہے"۔ راجرک نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ وغیرہ تو بتاؤ" ـــــ فرانڈس نے پوچھا۔ اور جواب میں راجرک نے حلیہ بتا دیا۔

"او۔کے ـــــ دس لاکھ ڈالر ہوں گے اس کام کے۔ ڈائری تمہیں رات کو مل جائے گی" ـــــ فرانڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ ڈائری میرے کلب آکر مجھے ہی دینا۔ رقم کہو تو تمہاری رہائش گاہ پر بھجوا دی جائے۔ چاہو تو تمہارے بنک اکاؤنٹ میں جمع کرا دی جائے" ـــــ راجرک نے کہا۔

"بنک اکاؤنٹ میں جمع کرا دینا" ـــــ فرانڈس نے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے او۔کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔

فرانڈس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں جونی بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

"فرانڈس بول رہا ہوں جونی" ـــــ فرانڈس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ اسی طرح سپاٹ تھا۔

"ایک حلیہ بتا رہا ہوں۔ اسے نوٹ کر لو" ـــــ فرانڈس نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے وہ حلیہ بتا دیا جو راجرک نے اسے بتایا تھا۔

"یس" ـــــ جونی نے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کا پتہ بھی نوٹ کر لو ـــــ تھرٹی فور ففتھ ایونیو۔ نام ہے ـــــ رابرٹ جونز ـــــ اقوامِ متحدہ کے کسی دفتر میں آفیسر ہے۔ میں نے اسے شام سے پہلے پہلے ہر صورت میں فنش کرنا ہے ـــــ سمجھ گئے" ـــــ فرانڈس نے کہا۔

"ہو جائے گا کام" ـــــ جونی نے کہا اور فرانڈس نے او۔کے کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا کیونکہ وہ جونی اور اس کے گروپ کے ساتھیوں سے واقف تھا۔ وہ بھوسے کے ڈھیر سے سوئی اور انسانوں کے جنگل میں کسی بھی آدمی کو تلاش کر لینے کا ماہر تھا۔ اس کے پاس اس قدر بڑی تنظیم تھی کہ وہ ایسے کام بعض اوقات اس قدر جلدی سرانجام دے لیا کر لیا تھا کہ فرانڈس کو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ آدمی جونی کے ساتھ ہی بیٹھا رہتا ہو۔ فرانڈس کے ساتھ اس کی فیس طے تھی۔ ایک لاکھ ڈالر ـــــ اور جونی کو معلوم تھا کہ جیسے ہی اس نے آدمی کو تلاش کر لیا ایک لاکھ ڈالر خود بخود اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جائیں گے۔ فرانڈس نے دوبارہ رسالہ اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ رسالے میں تحریر کم اور نیم عریاں عورتوں کی تصویریں زیادہ تھیں۔ اور فرانڈس بڑی دلچسپی اور باریک بینی سے ایک ایک تصویر کو اس طرح دیکھ رہا

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

تھا جیسے اس نے ان میں سے اپنے لیے رشتے کا انتخاب کرنا ہو۔ ابھی وہ رسالہ دیکھنے میں محو تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور فرانڈس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ فرانڈس بول رہا ہوں" ــــ فرانڈس نے کہا۔

"جونی بول رہا ہوں ــــ کام ہو گیا ہے ــــ رابرٹ جونی اس وقت ففتھ ایونیو کے فلیٹ نمبر ون زیرو ون میں موجود ہے" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مگر اس کا فلیٹ تو تھرڈ فور تھا" ــــ فرانڈس نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں ــــ لیکن وہ کسی وجہ سے ون زیرو ون میں چھپا ہوا ہے" ــــ جونی نے جواب دیا۔

"گڈ شو جونی تم واقعی کمال کے آدمی ہو۔ کس طرح معلوم کر لیا تم نے" ــــ فرانڈس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اور دوسری طرف سے جونی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"کوئی لمبا چکر نہیں چلا۔ اس بلڈنگ کے چوکیدار کو رقم دی گئی۔ اس نے بتا دیا ــــ بس" ــــ دوسری طرف سے جونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ــــ شکریہ" ــــ فرانڈس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد جب وہ باہر نکلا تو اس کا چہرہ اور لباس بدل چکا تھا۔ وہ تیز تیز قدم بڑھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار ففتھ ایونیو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ففتھ ایونیو رہائشی فلیٹس پر مشتمل ایک چار منزلہ عمارت تھی۔ اور خاصی

مشہور تھی۔ عمارت میں پہنچ کر فرانڈس نے کار پارکنگ میں روکی۔ اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لفٹ میں داخل ہونے سے قبل اس نے سائیڈ پر لگے ہوئے فلیٹس نمبروں کی تفصیل چیک کی تو فلیٹ نمبر ون زیرو ون دوسری منزل پر تھا ــــ وہ لفٹ میں داخل ہوا اور اس نے دوسری منزل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ دوسری منزل پر پہنچ چکا تھا۔ ون زیرو ون فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ اور اس کے باہر موجود نیم پلیٹ بھی خالی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ فلیٹ خالی ہے۔ فرانڈس نے جیب سے ایک باریک سی تار نکالی اور دروازے کے لاک کے سوراخ میں ڈال کر اس نے اسے آہستہ سے گھمانا شروع کر دیا۔ اس وقت منزل پر آمدورفت نہ تھی کیونکہ یہاں اکیلے لوگ رہتے تھے اور ظاہر ہے وہ دفتروں میں گئے ہوئے ہوں گے۔ فرانڈس نے دستک اس لیے نہ دی تھی کہ اسے معلوم تھا کہ رابرٹ جونی چونکہ چھپا ہوا ہے۔ اس لیے ظاہر ہے اس نے باوجود دستک کے دروازہ نہیں کھولنا اور یہی تاثر دینا ہے کہ اندر کوئی موجود نہیں ہے ــــ کیونکہ باہر نیم پلیٹ بھی خالی تھی۔ اس لیے فرانڈس نے تار کی مدد سے لاک کھولنے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ فرانڈس ایسے کاموں میں ماہر تھا۔ اس لیے اس نے آہستہ سے دو تین بار تار گھمائی تو ہلکی سی کھٹک کی آواز سنائی دی۔ اور فرانڈس نے مسکراتے ہوئے تار باہر نکالی اور پھر ادھر ادھر دیکھ کر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر ایک ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے ہینڈل کو دبا کر اس نے تیزی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

پڑا۔ کیونکہ کمرہ خالی تھا۔ اس نے تیزی سے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر دبے قدموں آگے بڑھتا گیا۔ اُسی لمحے اُسے سائیڈ پر موجود باتھ روم کے دروازے کی نچلی درز سے روشنی نکلتی دکھائی دی اور اندر سے پانی گرنے کی ہلکی سی آواز بھی سُنائی دے رہی تھی۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ اطمینان سے باتھ روم کی سائیڈ پر ایک کٹاؤ میں اس طرح کھڑا ہو گیا کہ باتھ روم سے نکلنے والے کی اس پر فوری نظر نہ پڑ سکتی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد باتھ روم کا دروازہ کھُلا اور بھاری قدموں کی آواز اسی کٹاؤ کی طرف آتی سُنائی دی۔ فرانڈس دیوار کے ساتھ چپک سا گیا چند لمحوں بعد ایک بھاری جسم اور درمیانے قد کا آدمی اس کے سامنے سے گزرنے لگا۔ اس نے مڑ کر بھی اس طرف نہ دیکھا تھا جس طرف فرانڈس کھڑا تھا۔ شاید اس کے تصوّر میں بھی نہ تھا کہ بند فلیٹ کے اندر بھی کوئی آسکتا ہے۔ وہ آدمی جیسے ہی آگے بڑھا۔ فرانڈس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بھاری ریوالور کو نال سے پکڑا۔ اور دوسرے لمحے آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے ریوالور کا دستہ آگے جاتے ہوئے اس آدمی کے سر پر مار دیا۔ وہ آدمی چیخ مار کر اُچھل کر منہ کے بل نیچے گرا اور پھر تیزی سے اُٹھنے ہی لگا تھا کہ فرانڈس نے لات چلائی اور اس کے بوٹ کی ٹو اس آدمی کی کنپٹی پر پڑی اور اس بار وہ بے حس وحرکت ہو گیا۔ فرانڈس نے ایک طویل سانس لے کر ریوالور کو جیب میں ڈالا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اُسے سیدھا کیا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات اُبھر آئے کیونکہ حُلیے کے مطابق وہ واقعی رابرٹ جونی ہی تھا۔ اس نے اس کی نبض دیکھی۔ لیکن نبض کی رفتار بتا رہی تھی کہ اگر اُسے ہوش

نہ دلایا جائے تو خود بخود اُسے دو تین گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آسکتا چنانچہ وہ اطمینان سے واپس مڑا اور اس نے سب سے پہلے بیرونی دروازے کو اندر سے لاک کیا۔ اور پھر اس نے فلیٹ میں کوئی رسّی تلاش کرنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ سٹور سے رسّی کا ایک بنڈل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے رابرٹ جونی کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر اس کے ہاتھ اور پیر رسّی سے باندھ کر باقی رسّی سے اس نے اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ اس کی طرف سے اطمینان ہو جانے کے بعد فرانڈس نے پہلے اس کے لباس کی تلاشی لی۔ لیکن جیبوں میں سوائے چند کاغذات اور کرنسی کے اور کچھ نہ تھا۔ اُسے چونکہ نیلی جلد والی ڈائری کی تلاش تھی۔ چنانچہ اس نے فلیٹ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن مکمل تلاشی کے باوجود اُسے اس ڈائری کا جب کہیں پتہ نہ چلا تو وہ مجبوراً رابرٹ جونی کی طرف آیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ چوتھے زوردار تھپڑ کے بعد رابرٹ جونی بے اختیار چیختا ہوا ہوش میں آگیا تو فرانڈس نے ایک کرسی گھسیٹی اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ رابرٹ جونی خوف اور حیرت کے ملے جلے انداز میں اُسے دیکھ رہا تھا۔

"تت ـــ تت تم کون ہو۔ اور اندر کیسے آئے"ـــ رابرٹ جونی نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام رابرٹ جونی ہے ـــ اور تم آج ہسپتال میں ایک آدمی ڈاکٹر آرسن سے ملے جس نے تمہیں نیلے رنگ کی جلد والی ایک ڈائری دی۔ وہ ڈائری کہاں ہے"ـــ فرانڈس نے اس کے سوال کا جواب

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

دینے کی بجائے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مم ـــ مم میرا نام تو انتھونی ہے۔ میں تو کسی ڈاکٹر آرسن کو نہیں جانتا" ـــ اس آدمی نے رُک رُک کر کہا۔

"او۔ کے ـــ پھر غلط آدمی کو زندہ رہنے کا بھی حق نہیں ہے۔ تم تو چھٹی کرو میں رابرٹ جونی کو خود ہی تلاش کر لوں گا" ـــ فرانڈس نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور جیب سے وہی بھاری سائلنسر لگا ریوالور نکالا اور اس نے بڑے سرد مہرانہ انداز میں اس کی لمبی نال رابرٹ جونی کی پیشانی پر رکھ دی۔ اس کی آنکھوں میں اس قدر سرد مہری تھی کہ رابرٹ جونی بے اختیار چیخ پڑا۔

"رُک جاؤ۔ رُک جاؤ۔ میں ہی رابرٹ جونی ہوں" ـــ رابرٹ جونی نے انتہائی خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو رابرٹ جونی۔ میرے پاس قطعی وقت نہیں ہے۔ مجھے تمہاری زندگی ختم کرنے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے۔ اگر تم مجھے وہ ڈائری دے دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہارا حشر انتہائی عبرت ناک بھی ہو سکتا ہے" ـــ فرانڈس کا لہجہ واقعی انتہائی سرد اور بے رحمانہ تھا۔

"میں نے ڈائری اپنے دفتر میں رکھی ہوئی ہے۔ وہ کل صبح مل سکتی ہے" ـــ رابرٹ جونی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم مرنا ہی چاہتے ہو تو ٹھیک ہے شوق سے مر جاؤ۔ مجھے کیا اعتراض ہے" ـــ فرانڈس نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر پر موجود اُنگلی کو آہستہ سے حرکت دی تو رابرٹ

جونی بے اختیار چیخ پڑا۔ نہ صرف اس کا چہرہ بلکہ پورا جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ آنکھیں خوف کی شدت سے بُری طرح پھٹ گئی تھیں۔

"رُک جاؤ۔ رُک جاؤ۔ مت مارو۔ میں دے دیتا ہوں ڈائری" ـــ رابرٹ جونی نے چیختے ہوئے کہا اور فرانڈس نے بغیر کوئی لفظ کہے ریوالور کو ذرا سا پیچھے ہٹا لیا۔

"بولو کہاں ہے" ـــ فرانڈس نے سرد لہجے میں کہا۔

"باتھ روم کی فلیش ٹینکی میں۔ مگر مجھے مت مارنا" ـــ رابرٹ جونی نے کانپتے ہوئے کہا۔ اور فرانڈس چونک پڑا۔

اس نے واقعی باتھ روم کو تو چیک ہی نہ کیا تھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور قدم بڑھاتا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اور واقعی چند لمحوں بعد فلیش ٹینکی سے ڈائری برآمد ہو چکی تھی۔ اس کے اوپر پلاسٹک اس طرح لپیٹا گیا تھا کہ اندر پانی نہ جا سکے۔ اس نے وہ پلاسٹک علیحدہ کیا اور پھر ڈائری کو کھول کر دیکھنے لگا۔ لیکن ڈائری کے ورق پر تحریر شدہ عبارتیں اس کی سمجھ میں نہ آئیں تو اس نے ڈائری بند کی اور اُسے جیب میں ڈال کر وہ باتھ روم سے نکلا اور دوبارہ رابرٹ جونی کی طرف آ گیا۔ جو اُمید بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

"اس ڈائری میں کیا درج ہے"۔ اور تم نے اسے کسے دینا تھا۔ اور وہ ڈاکٹر آرسن کون ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ تو تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"۔ فرانڈس نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ میرا تعلق بلیو رِبن سے ہے۔ میں سیکشن چیف ہوں۔ یہ اقوامِ متحدہ کے تحت قائم ایک ادارہ ہے۔ جو پوری دُنیا میں منشیات پھیلانے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

والے گروہوں کا سراغ لگایا ہے۔ ڈاکٹر آرسن ریسرچ آفیسر ہے۔ اُسے اپ لینڈ بھیجا گیا تھا۔ تاکہ وہاں موجود منشیات کے گروہوں کا سراغ لگا سکے۔ وہاں اُسے زخمی کر دیا گیا اور وہ چھپ چھپا کر یہاں پہنچ گیا۔ اس ڈائری میں اس نے وہاں کے گروہوں کے بارے میں معلومات لکھی ہیں جو مخصوص کوڈ میں ہیں۔ میں نے یہ ڈائری کل دفتر میں ڈی کوڈ کرنے والے سیکشن کے حوالے کرنی تھی لیکن مجھے اطلاع مل گئی کہ میرے جانے کے بعد کسی نے ڈاکٹر آرسن کو ہلاک کر دیا ہے۔ تو میں سمجھ گیا کہ دشمن اس ڈائری کے پیچھے لگے ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ میں اپنے فلیٹ کے بجائے اس خالی فلیٹ میں آکر چھپ گیا تاکہ رات یہاں گزار کر صبح سیدھا دفتر چلا جاؤں گا" ـــــ رابرٹ جونی نے جلدی سے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"دفتر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگلے جہان بھیج دیتا ہوں تمہیں" ـــــ فرانڈس نے سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ اس کا ریوالور والا ہاتھ بلند ہوا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی رابرٹ جونی کے منہ سے چیخ نکلی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ بھاری گولی نے اس کی کھوپڑی کو توڑ دیا تھا۔ فرانڈس نے ریوالور کو جیب میں رکھا اور اس طرح مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جیسے اس نے کسی انسان کی بجائے کسی ضرر رساں کیڑے کو ہلاک کیا ہو۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس بلڈنگ سے نکل کر دوبارہ اپنی رہائش گاہ کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ رہائش گاہ پہنچ کر اس نے میک اپ اور لباس تبدیل کیا۔ اور پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ راجرک بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے راجرک کی آواز سُنائی دی۔

"فرانڈس بول رہا ہوں راجرک" ـــــ فرانڈس نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیا بات ہے۔ کچھ پتہ چلا اس رابرٹ جونی کا" ـــــ دوسری طرف سے راجرک نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہ صرف پتہ چل گیا ہے۔ بلکہ وہ اب تک عالم بالا تک بھی پہنچ چکا ہو گا۔ ڈائری میرے پاس موجود ہے۔ اگر کہو تو ابھی دے دوں۔ اور چاہو تو رات کو ساتھ لے آؤں۔ یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے" ـــــ فرانڈس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"واہ واہ فرانڈس تم واقعی باکمال آدمی ہو۔ کہاں سے فون کر رہے ہو۔ رہائش گاہ سے" ـــــ دوسری طرف سے راجرک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں" ـــــ فرانڈس نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ تمہارا فون آنے سے پہلے میں رقم جمع کرانے کے لیے کہنے ہی والا تھا۔ اب میں رقم ساتھ ہی لئے آتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے لے آؤ۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" ـــــ فرانڈس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجا دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

www.urdukorner.com

"جیک، گرین کلب کا راجرک آ رہا ہے۔ اُسے فوراً میرے پاس لے آنا"۔۔۔ فرانڈس نے آنے والے سے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا۔ اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اور فرانڈس ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر موجود شراب کی بے شمار بوتلوں میں سے ایک بوتل نکالی اور اس کا ڈھکنا اُتار کر اُس نے اُسے مُنہ سے لگایا اور پھر اس وقت تک اس نے بوتل منہ سے علیحدہ نہ کی جب تک بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے مُنہ سے نیچے نہ اُتر گیا۔ یہ اس کی پُرانی عادت تھی۔ جب بھی وہ کسی آدمی کو قتل کرتا تھا تو ہمیشہ واپس آ کر شراب کی پوری بوتل پی لیتا تھا۔ خالی بوتل ایک طرف ٹوکری میں اچھال کر وہ مڑا اور دوبارہ اسی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ جہاں وہ راجرک کا فون ملنے سے پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

"کس قدر فائدہ مند دھندہ ہے۔ ڈیڑھ دو گھنٹوں میں دس لاکھ ڈالر کما لیے۔ ایک لاکھ جونی کے نکال کر نو لاکھ بچ گئے"۔۔۔ فرانڈس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور میز پر اوندھا پڑا رسالہ دوبارہ اُٹھا لیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھُلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اُس کے چہرے پر عیّاری اور مکاری جیسے ثبت نظر آ رہی تھی۔

"ہیلو فرانڈس"۔۔۔ آنے والے نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آؤ راجرک بیٹھو"۔۔۔ فرانڈس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تم واقعی بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس قدر مشکل کام تم اس قدر جلد نمٹا دو گے"۔۔۔ راجرک نے مصافحہ کر کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جب کام کرنا ہی ہے تو پھر اس میں دیر لگانے کا کیا فائدہ"۔۔۔ فرانڈس نے مسکراتے ہوئے کہا اور راجرک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کوٹ کی جیب سے اس نے بھاری مالیت کے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکالی اور فرانڈس کی طرف بڑھا دی۔

"یہ لو اپنی رقم گن لو"۔۔۔ راجرک نے کہا۔

"ارے چھوڑو۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ تم با اصول آدمی ہو"۔۔۔ فرانڈس نے مسکراتے ہوئے کہا اور راجرک کے ہاتھ سے گڈی لے کر اس نے لاپرواہی سے اُسے میز پر اچھال دیا۔

"یہ لو ڈائری"۔۔۔ دوسرے لمحے اس نے جیب سے نیلے رنگ کی جلد والی ڈائری نکال کر راجرک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور راجرک نے ڈائری اس کے ہاتھ سے یوں چھینی جیسے ڈائری میں کسی بہت بڑے خزانے کا راز موجود ہو۔ اس نے جلدی سے ڈائری کھولی اور اس پر سرسری سی نظریں ڈال کر اس نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا اور ڈائری بند کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"او۔ کے۔۔۔ اب مجھے اجازت دو"۔۔۔ راجرک نے کہا۔

"ارے بیٹھو۔ کچھ پی لو۔ آخر اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ ویسے بھی اب آپ لینڈ کے منشیات فروشوں کے بارے میں راز بھاگ تو نہیں جائیں گے"۔۔۔ فرانڈس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اُٹھ کر دوبارہ اُس الماری

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس نے پہلے بوتل نکالی تھی اور راجرک کا چہرہ یک لخت سکڑ سا گیا۔

"کیا تم نے ڈائری کو پڑھا ہے"۔۔۔۔ راجرک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کوشش تو کی تھی کہ معلوم تو ہو سکے کہ آخر اس میں ایسی کیا چیز ہے کہ راجرک جیسا کنجوس آدمی اس کی خاطر اس قدر بھاری رقم دے رہا ہے۔ لیکن تحریر تو نہ پڑھی جا سکی۔ البتہ اس رابرٹ جونی نے بتایا ہے کہ اس میں کسی ایشیائی ملک اپ لینڈ کے منشیات کے گروہوں کے متعلق معلومات موجود ہیں"۔۔۔۔ فرانڈس نے الماری سے بوتل اٹھا کر مڑتے ہوئے بڑے مسکراتے ہوئے انداز میں کہا۔

"لیکن آج سے پہلے تو یہی کہا جاتا تھا کہ تم صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہو۔ کبھی دوسرے کے کام میں مداخلت نہیں کرتے"۔۔۔۔ راجرک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"انسان تو ہوں کبھی کبھی تجسس جاگ اٹھتا ہے۔ بہر حال یہ لو۔ یہ جام پیو۔ ظاہر ہے۔ منشیات کا کروڑوں ڈالر کا دھندہ ہو گا جو تم نے لاکھوں ڈائری کے حصول کے لیے دے دیئے"۔۔۔۔ فرانڈس نے مسکراتے ہوئے کہا اور جھک کر اس نے بوتل کھول کر میز پر رکھے ہوئے ایک جام میں شراب انڈیلتے ہوئے کہا۔

"تم نے بے اصولی کی ہے فرانڈس۔ اور اس بے اصولی کی سزا موت ہے"۔۔۔۔ راجرک کی انتہائی سرد آواز گونجی اور فرانڈس نے چونک کر سر اٹھایا ہی تھا کہ راجرک کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور سے

ٹھک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی فرانڈس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ الٹ کر کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ اس دوران اس کا ہاتھ لاشعوری طور پر کوٹ کی جیب میں رینگ گیا تھا لیکن اسی لمحے راجرک نے دوسرا فائر کر دیا اور اس بار گولی فرانڈس کی پیشانی میں سوراخ کر گئی۔ اور اس کی کھوپڑی بالکل اسی طرح ٹوٹ گئی جیسے رابرٹ جونی کی ٹوٹی تھی۔

"ہونہہ۔ رقم بھی بھاری لیتے ہو اور بے اصولی بھی کرتے ہو"۔۔۔۔ راجرک نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے میز پر رکھی ہوئی اپنی دی ہوئی نوٹوں کی گڈی اٹھائی اور اسے جیب میں ڈالتے ہوئے وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور فرانڈس کا ملازم تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ راجرک نے ہاتھ میں موجود ریوالور کا ٹریگر دبا دیا اور ملازم سینے پر گولی کھا کر وہیں دروازے میں ہی گرا اور تڑپنے لگا۔ راجرک نے بڑے مطمئن سے انداز میں دوسرا فائر کیا اور ملازم ساکت ہو گیا۔

"اچھا ہوا تم خود ہی یہاں آ گئے ورنہ تمہیں تلاش کرنے میں کافی وقت ضائع ہو جاتا"۔۔۔۔ راجرک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ملازم کی لاش کو پھلانگتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ" ——— توصیف نے کمرے میں داخل ہوتے ہی پورے خشوع وخضوع سے سلام کرتے ہو کہا۔ اور میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا آغا بے اختیار مسکرا دیا۔

"وعلیکم السّلام۔ خیریت ہے۔ آج تم بڑے موڈ میں نظر آرہے ہو کہیں شہلا سے شادی کی تاریخ تو طے نہیں ہو گئی" ——— آغا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک خلیفہ اور پیر دونوں کی شادی نہیں ہو جاتی مجھ جیسے مُرید کی شادی کیسے ممکن ہو سکتی ہے۔ یہ تو پیری مُریدی کے ادب آداب کے خلاف ہے" ——— توصیف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"خلیفہ اور پیر۔ کیا مطلب" ——— آغا نے حیران ہو کر کہا۔

"عمران صاحب پیر اور آپ ان کے خلیفہ" ——— توصیف نے

جواب دیا اور آغا بے اختیار ہنس دیا۔

"بہت شیطان ہو تم" ——— آغا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مرید کن کا ہوں" ——— توصیف نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور آغا اس بار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ حالانکہ عام حالات میں وہ بے حد سنجیدہ رہتا تھا۔

"آپ نے مجھے شیطان بنا دیا ہے حالانکہ مجھ سے زیادہ نیک مُرید آپ کو نہیں ملے گا۔ ابھی دو روز پہلے میں نے اپنی جیب سے خرچہ کر کے نیکی کا کام کیا ہے" ——— توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں بھی سُنوں کہ تم نے ایسی کون سی نیکی کر ڈالی ہے کہ جس کی تم باقاعدہ مثال دینے پر اُتر آئے ہو" ——— آغا نے مسکراتے ہوئے کہا اور توصیف نے اُسے ڈاکٹر آرسن کا رقعہ ملنے سے لیکر ڈاکٹر آرسن کی ایکریمیا روانگی تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"کم از کم اس سے یہ تو پوچھ لیا ہوتا کہ اس نے یہاں کس گروپ کے خلاف کام کیا ہے" ——— آغا نے چونک کر کہا۔

"اب اتنی بھی نیکی کا میں قائل نہیں ہوں کہ ڈاکٹر آرسن کی طرح گردن پر زہریلا تیر کھانے کا منصوبہ بنا لوں۔ وہ غریب الدیار اور بے یار و مددگار تھا۔ نیکی کا کام کرنے آیا تھا اس لیے میں نے اس کے ساتھ نیکی کر دی" ——— توصیف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے۔ اس نے تم سے غلط بیانی کی ہو۔ اس کا تعلق بھی کسی بین الاقوامی منشیات فروشوں کے گروہ سے ہو" ——— آغا نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا جناب تو پھر وہ اکیلا نہ ہوتا۔ یا اکیلا ہوتا تو فون کر کے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اپنی تنظیم کے آدمی منگوالیتا۔ اور دوسری بات یہ کہ اس نے ایکریمیا پہنچ کر ہسپتال سے مجھے باقاعدہ فون کیا اور میرا شکریہ ادا کیا۔ اگر وہ مجرم ہوتا تو ظاہر ہے ایسا کیوں کرتا"۔۔۔ توصیف نے کہا۔

"کب فون کیا تھا"۔۔۔ آغا نے پوچھا۔

"آج ہی صبح دس بجے فون آیا تھا اس کا"۔۔۔ توصیف نے جواب دیا

"یہ زہریلے تیر مارنے والی بات میری سمجھ تو نہیں آئی۔ یہ کام تو جنگلوں میں رہنے والے قبائل کرتے ہیں۔ یہاں تو اسے گولی ماری جا سکتی تھی اور اگر گولی کی آواز کا خطرہ تھا تو سائیلنسر لگا ریوالور بھی استعمال کیا جا سکتا تھا"۔۔۔ آغا نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"یہاں بھی تو قبائلی بے شمار ہیں۔ اور منشیات میں ایسے لوگ بھی ملوث ہو سکتے ہیں۔ اور جہاں تک میں نے سوچا ہے۔ اسے کافی دور سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ اور ہو سکتا ہے ان کے پاس سائیلنسر لگی دور مار بندوق نہ ہو۔ اس لیے ایروگن استعمال کی گئی ہو"۔۔۔ توصیف نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے اس کی اطلاع راجندر سنگھ کو دے دینی چاہیئے۔ مقامی سیکرٹ سروس خود ہی انہیں تلاش کر لے گی"۔۔۔ آغا نے کہا

"نہیں اس طرح وہ بے چارہ لالوویٹر قابو میں آجائے گا۔ چھوڑیں یہ ہمارا دردسر نہیں ہے۔ میں نے اس لیے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ آپ اسے مسئلہ بنا کر بیٹھ جائیں"۔۔۔ توصیف نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس ہسپتال کا نمبر پوچھا تھا تم نے، جہاں وہ ڈاکٹر آرسن داخل

ہے"۔۔۔ آغا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"۔۔۔ توصیف نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس سے خود بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہم یہاں فارغ تو ہیں اگر کوئی نیکی کا کام کر دیں تو کیا حرج ہے۔ آخر یہ منشیات انسانوں کیلئے تباہ کن تو ہے"۔۔۔ آغا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یا اللہ تمہیں واقعی نیکی کا ڈھنڈورا پیٹنا پسند نہیں ہے۔ ورنہ یہ مصیبت نہ آتی۔ بہرحال ٹھیک ہے اب اپنے کئے کا تو کوئی علاج نہیں ہے"۔۔۔ توصیف نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا۔ اور آغا ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"اب وہ نمبر بتا بھی دو۔ یہ دعائیں وغیرہ بعد میں مانگ لینا"۔۔۔ آغا نے کہا اور توصیف نے اسے نمبر بتا دیا۔ آغا نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ پہلے اس نے ایکریمیا کا رابطہ نمبر ڈائل کیا، پھر ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کا اور آخر میں توصیف کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"سنٹرل ہاسپٹل"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میں اب لینڈ سے بول رہا ہوں۔ یہاں ہمارے ایک دوست ڈاکٹر آرسن داخل ہیں۔ ان کے جسم میں زہر پھیل گیا تھا۔ ان سے بات چیت کرنی ہے۔ تاکہ بیمار پرسی کی جا سکے"۔۔۔ آغا نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ ڈاکٹر آرسن کو نامعلوم افراد نے ابھی دو گھنٹے پہلے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور آغا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ویری سیڈ ۔۔۔۔ کیا قاتل پکڑے گئے ہیں"۔۔۔۔ آغا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"پولیس انکوائری کر رہی ہے۔ جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا۔ آغا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اور لاؤڈر پر ڈاکٹر آرسن کی موت کی خبر توصیف بھی سن چکا تھا۔ اس لیے اس کے چہرے پر بھی حزن و ملال کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر آرسن نے یہاں کوئی خاص بات دریافت کر لی تھی۔ اس لیے قاتل اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے یہاں وہ کسی وجہ سے اس کا سراغ نہ لگا سکے تو وہ ایکریمیا پہنچ گئے۔ لیکن ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ آغا نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"اس نے ضرور یہاں کے کسی خاص گروہ کا پتہ چلا لیا ہو گا ۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اب ڈاکٹر آرسن کی اس طرح موت کے بعد مجھے اس کیس پر کام کرنا ہو گا"۔۔۔۔ توصیف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے ضرور کام کرو۔ فارغ رہنے سے بہتر ہے کہ ہم کسی نہ کسی ایسے کام میں مصروف رہیں جس سے معاشرے میں پھیلتی ہوئی خرابیاں دور ہو سکیں۔ لیکن ابھی بیٹھو۔ اس تیر کے سلسلے میں میرے

ذہن میں ایک بات آ رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے کوئی خاص کلیو مل جائے"۔۔۔۔ آغا نے کہا اور توصیف دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ آغا نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔۔ آرچرڈ کلب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"آرچرڈ سے بات کراؤ ۔۔۔۔ میں اس کا دوست راشد علی خان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ آغا نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو ۔۔۔۔ آرچرڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی تھی۔

"ارشد علی خان بول رہا ہوں آرچرڈ ۔۔۔۔ تم نے ایک بار ذکر کیا تھا کہ تمہارا کوئی دوست ایرو گن کا ماہر ہے۔ کیا نام ہے اس کا"۔۔۔۔ آغا نے کہا۔

"کیوں خیریت ۔۔۔۔ کیا ضرورت پڑ گئی اس کی۔ کسی کو قتل کرانا ہے"۔۔۔۔ آرچرڈ نے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی"۔۔۔۔ آغا نے کہا۔

"اس کا نام قاسم ہے ۔۔۔۔ پیشہ ور قاتل ہے۔ عام طور پر اُسے ریڈ ایرو کے نام سے پکارا جاتا ہے"۔۔۔۔ آرچرڈ نے جواب دیا۔

"اس سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ آغا نے کہا۔

"کبھی کبھار کلب آتا ہے۔ ویسے مجھے اس کے ٹھکانے کا پتہ نہیں ہے۔ آخر مسئلہ کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ"۔۔۔۔ آرچرڈ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

نے کہا۔

"میں اس سے ایروگن سے نشانہ بازی کا فن سیکھنا چاہتا ہوں"۔۔۔ آغا نے کہا اور دوسری طرف سے آرچرڈ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"او۔کے ۔۔۔ اگر کبھی آیا تو میں اس سے بات کروں گا"۔۔۔ آرچرڈ نے کہا اور آغا نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"بالکل اس آدمی نے ڈاکٹر آرسن پر وار کیا تھا کیونکہ لالو ویٹر مجھے بتایا تھا کہ جو تیر ڈاکٹر آرسن کے گلے میں لگا تھا۔ اس کے پیچھے سرخ رنگ کے پر لگے ہوئے تھے۔ اور شاید یہ ریڈ ایرو نشانی کیلئے سرخ پر استعمال کرتا ہوگا۔ اس لیے ہی ریڈ ایرو کہلاتا ہے۔ ٹھیک ہے اب میں اسے تلاش کر لوں گا"۔۔۔ توصیف نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور آغا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ریٹابو کلب واقعی اپنی جدید ترین تعمیر اور خوبصورتی کی وجہ سے بے حد شاندار نظر آ رہا تھا۔ کلب کی پارکنگ میں رنگ برنگی جدید ماڈلوں کی کاروں کا میلہ سا لگا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اپنی کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی کار روک کر اس کے پاس پہنچ گیا۔ کلب میں چونکہ داخلے پر کوئی پابندی نہ تھی اس لیے گیٹ پر انہیں روکا نہیں گیا۔ وسیع و عریض ہال ماڈرن عورتوں اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا اور باوردی ویٹر تیزی سے حرکت کرتے نظر آ رہے تھے۔

"یہاں تو نظر نہیں آ رہا۔ شاید کسی خاص کمرے میں ہو۔ میں معلوم کرتا ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے ہال کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ عمران اس طرح آنکھیں پٹپٹا پٹپٹا کر ہال اور اس کے اندر

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

موجود افراد کو دیکھ رہا تھا جیسے کوئی دیہاتی زندگی میں پہلی بار اس قسم کے کلب میں داخل ہوا ہو۔

"ادھر تشریف لائیے ـــــ ادھر میز خالی ہے"ـــــ ایک ویٹر نے تیزی سے عمران کے قریب آتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میز خالی ہے ـــــ ہوتی رہے خالی۔ میں کیا کروں"ـــــ عمران نے چونک کر ویٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ وہاں تشریف رکھیں"ـــــ ویٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میز پر ـــــ کمال ہے۔ تمہاری لغت میں تشریف کے معنی کہیں گلدان کے تو نہیں ہیں"ـــــ عمران نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا اور ویٹر اس کی اس بات پر بے اختیار ہنس دیا۔

"جناب محاورتاً ایسے ہی کہا جاتا ہے۔ ورنہ آپ نے بیٹھنا تو کرسی پر ہے"ـــــ ویٹر نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بیٹھنا کرسی پر اور خالی میز ہے۔ سوری۔ یہ محاورہ میری سمجھ میں نہیں آسکا۔ تم نے کون سی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا ہے"ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جناب میں تو صرف میٹرک پاس ہوں۔ اگر میں نے ڈاکٹریٹ کی ہوتی تو یہاں ویٹر ہوتا"ـــــ اس بار ویٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویٹر تو بہرحال ہوتے۔ یہاں نہ ہوتے کسی نوکری دلانے والے ادارے کے سامنے لگی ہوئی قطار میں کھڑے ویٹ کر رہے ہوتے لیکن کمال ہے کہ تم میٹرک پاس ہو کر اس قدر مشکل محاورے بول رہے ہو۔ اگر ڈاکٹریٹ کر جاتے تو یقیناً یہ کہتے کہ آئیے۔ کرسی خالی ہے۔ ا

میز پر تشریف رکھیے"ـــــ عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا اور ویٹر اب ایسی نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے اب اُسے یقین آتا جا رہا ہو کہ عمران کی دماغی صحت مشکوک ہے۔

"آئیے باس وہ ادھر سپیشل ونگ میں موجود ہے"ـــــ اُسی لمحے ٹائیگر نے قریب آ کر کہا۔

"سپیشل رنگ ـــــ مگر ـــــ مگر میں نے تو نہ کبھی ریسلنگ کی ہے اور نہ باکسنگ۔ یہ کیسا کلب ہے کہ یہاں کا ویٹر کہتا تو ہے کہ میز خالی ہے اور بٹھاتا کرسی پر ہے اور یہاں سپیشل رنگ بھی ہے جہاں مجھ جیسے اناڑیوں کو تم لے جانا چاہتے ہو"ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رنگ نہیں باس ونگ کہا ہے"ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ونگ اچھا اچھا ـــــ ویسے ونگ سے مجھے ایک یونانی دوا واؤ وڑنگ یاد آ جاتی ہے۔ کمال کا لفظ ہے یہ بھی۔ کہ واؤ کو اگر کیا کیا جائے کہ وہ وڑنگ بن جائے۔ کمال ہے۔ کس قدر خوبصورت لفظ ہے ـــــ مگر"ـــــ عمران نے کہنا شروع کیا لیکن ٹائیگر اس دوران کاؤنٹر کی سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اور عمران کو مجبوراً اپنا فقرہ نامکمل چھوڑ کر اس کے پیچھے جانا پڑا۔ اُسے معلوم تھا کہ ویٹر اُسے جاتا ہوا حیرت سے دیکھ رہا ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے عمران کو اس کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں اور پھر سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ کھول کر وہ ایک اور بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ اور وہاں پہنچتے ہی عمران کو معلوم ہو گیا کہ اسے سپیشل ونگ کیوں کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں غیر ملکی شراب عام استعمال کی جا رہی تھی۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"وہ ادھر دائیں طرف کونے میں شیر خان بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے پیچھے اس کے دو باڈی گارڈ ہیں" ـــــ ٹائیگر نے ایک میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں کرسی پر ایک لمبے قد مگر خاصے چوڑے جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ جس کی چھوٹی سیاہ داڑھی اور اس پر لمبی لمبی لہراتی ہوئی مونچھیں اس کی وجاہت میں خاصا اضافہ کر رہی تھیں۔ وہ ایک خاتون کے ساتھ باتیں بھی کر رہا تھا اور شراب بھی پی رہا تھا۔ اس کے عقب میں پہلوان نما دو آدمی کھڑے تھے۔ جو اپنی شکلوں کی وجہ سے بھائی لگتے تھے۔ ان کے سر گنجے تھے۔ کان ٹوٹے ہوتے تھے۔ اور انہوں نے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکائی ہوئی تھیں۔ وہ دیوار سے پشت لگائے بڑے مطمئن انداز میں کھڑے ہوتے تھے۔

"خاصا رعب داب بنا رکھا ہے اس نے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی میز کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر شیر خان موجود تھا ـــــ عمران اور ٹائیگر کو میز کی طرف آتا دیکھ کر اس کے دونوں باڈی گارڈ چوکنا ہو کر کھڑے ہو گئے اور غور سے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

"دخل در نامعقولات کی معافی چاہتا ہوں شیر خان" ـــــ عمران نے قریب جا کر بڑے بااخلاق لہجے میں کہا تو شیر خان چونک کر عمران اور اس کے ساتھ کھڑے ٹائیگر کو دیکھنے لگا۔

"کون ہو تم" ـــــ شیر خان نے خاصے کرخت لہجے میں کہا۔ نامعقولات کا شاید وہ مطلب بھی نہ جانتا ہو گا۔ اس لیے اس نے اس بارے میں کوئی تبصرہ نہ کیا تھا۔

"ببر شیر خان اور یہ ہے ٹائیگر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر اس طرح بیٹھ گیا جیسے شیر خان نے اُسے

بیٹھنے کی باقاعدہ دعوت دی ہو۔ ٹائیگر بھی اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"میں پھر ملوں گی شیر خان" ـــــ اس عورت نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ شیر خان کچھ کہتا وہ تیزی سے اُٹھی اور ایک سائیڈ پر بڑھ گئی۔

"تمہارا شاید دماغ خراب ہے۔ چلو اُٹھو یہاں سے اور دفع ہو جاؤ ورنہ" ـــــ شیر خان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اُٹھ بھی جائیں گے اور دفع بھی ہو جائیں گے۔ لیکن ابھی نہیں۔ پہلے بیگم رضا کے متعلق کچھ بات چیت کر لیں" ـــــ عمران نے اُسی طرح نرم لہجے میں کہا اور شیر خان بیگم رضا کا نام سُن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تو تمہیں بیگم رضا نے بھیجا ہے۔ اس احمق عورت نے۔ بولو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے" ـــــ شیر خان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اُسے تمہاری دونوں شرطیں منظور ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شیر خان بے اختیار اُچھل پڑا۔

"دونوں شرطیں ـــــ کیا مطلب۔ کیسی شرطیں" ـــــ شیر خان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم نے اُس کے سامنے دو شرطیں پیش کی تھیں ناں ـــــ ایک تو یہ کہ وہ تم سے شادی کر لے یا دوسری صورت میں نیلم نگر میں اپنی جائیداد تمہارے ہاتھ فروخت کر دے۔ اُسے یہ دونوں شرطیں منظور ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اس بوڑھی گھوڑی کا دماغ خراب ہو گیا ہے شاید۔ میں اس سے شادی کروں گا۔ میں۔ شیر خان اور جہاں تک اس کی جائیداد خریدنے کا تعلق

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہے۔ اس کے پاس کوئی جائیداد ہوگی تو فروخت بھی کرے گی۔ میں تو سمجھ تھا کہ شاید دھندے کے سلسلہ میں اس نے تمہیں کوئی پیغام دے کر بھیجا ہوگا۔ اب جاؤ اُٹھ جاؤ۔ ورنہ میں ایک اشارہ کروں گا اور یہاں تمہاری لاشیں بھی نظر نہ آئیں گی"۔۔۔ شیر خان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصہ کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔ اردگرد بیٹھے ہوئے لوگ اس کے چیخنے کے باوجود خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ شاید وہ شیر خان یا اس کے باڈی گارڈوں کے خوف کی وجہ سے کوئی احتجاج نہ کر رہے تھے۔

"کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو"۔۔۔ عمران شیر خان کا جواب سُن کر حیران رہ گیا تھا۔

"مانکوان دونوں کو گولی مار دو"۔۔۔ اچانک شیر خان نے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اتنا بھی کیا غصہ۔ ہم چلے جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے تیزی سے کہا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ہے ٹائیگر بھی اس کے ساتھ ہی اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ویسے ٹائیگر کے چہرے پر اس وقت زلزلے کے سے آثار تھے مگر ظاہر ہے وہ عمران کی اجازت کے بغیر کوئی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اور شیر خان نے اس طرح کاندھے اُچکائے جیسے کہہ رہا ہو کہ دفع ہو جاؤ۔

"ٹائیگر۔۔۔ اس مانکو اور ٹانکو جو بھی ہیں کو گولی مار دو"۔۔۔ اچانک عمران نے کرخت لہجے میں ساتھ کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ شیر خان یا اس کے باڈی گارڈ کچھ سمجھتے۔۔۔ سپیشل ونگ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور شیر خان کے باڈی گارڈوں کی

چیخوں سے گونج اُٹھا۔ وہ دونوں گولیاں کھا کر اُچھل کر نیچے گرے اور بُری طرح تڑپنے لگے۔ ٹائیگر نے اس وقت تک فائرنگ جاری رکھی جب تک وہ دونوں ٹھنڈے نہ پڑ گئے۔ ہال میں موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ کسی کو سانس لینے کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔

"اب اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ شیر خان"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کی آواز گونجتے ہی ہال میں اس طرح شور سا اُٹھا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی سے جسموں میں زندگی کی لہر دوڑا دی ہو۔ سب لوگ بے اختیار چیختے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"جو کھڑا ہوا اُسے گولی مار دو ٹائیگر"۔۔۔ عمران کی آواز گونجی اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کا مشین پسٹل ایک بار پھر تڑتڑانے لگا۔ اور ہال میں اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے لوگ دوبارہ اس طرح کرسیوں پر بیٹھے جیسے ایک لمحہ کی دیر سے ان پر موت وارد ہو جائے گی۔ ٹائیگر کی گولیاں ان کے سروں کے اوپر سے گزر گئی تھیں۔ شیر خان اُسی طرح کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اس کے جسم میں موجود خون منجمد ہو گیا ہو۔

"میں نے تم سے کیا کہا تھا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے شیر خان بُری طرح چیختا ہوا فضا میں اُٹھا اور پھر دھڑام سے فرش پر جا گرا۔ عمران نے اُسے گردن سے پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں کرسی سے اُٹھا کر نیچے اس طرح پھینک دیا تھا کہ جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے کاغذ کا بنا ہوا ہو۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"اُٹھو اور باہر چلو۔ اگر تم نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو گولیوں سے چھلنی کر دوں گا۔ اور ہال میں بیٹھے ہوئے سب لوگ سُن لیں کہ ہمارا تعلق سپیشل فورس سے ہے۔ اس لیے اگر کسی نے بھی کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو اپنی موت کا وہ خود ذمہ دار ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ہال میں موجود سب افراد کے چہرے سپیشل فورس کا نام سُنتے ہی زرد پڑ گئے۔

"چلو اُٹھو"۔۔۔۔ عمران نے شیر خان کی پسلیوں میں لات مارتے ہوئے کہا۔ اور شیر خان بجائے اُٹھنے کے یک لخت اس طرح تڑپ کر عمران پر حملہ آور ہوا کہ جیسے دبا ہوا سپرنگ اچانک کھُلتا ہے۔ لیکن دوسرے لمحے ہال اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اُٹھا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور شیر خان فضا میں چکراتا ہوا ایک میز پر جا گرا تھا۔ میز پر موجود افراد تیزی سے ایک طرف ہٹے اور شیر خان نیچے گر کر اُٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اُس کی گردن پکڑ لی اور اُسے ایک بار پھر اُٹھا کر فرش پر پٹخ دیا۔ شیر خان کی حالت اب کافی خستہ ہو چکی تھی اس کا چہرہ فرش سے ٹکرا کر لہولہان ہو چکا تھا۔ اور ناک اور مُنہ سے خون کی دھاریں سی نکلنے لگی تھیں۔

"اُٹھو اور چلو۔۔۔۔ ورنہ"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس بار شیر خان اس طرح اُٹھ کر کھڑا ہوا کہ جیسے اُسے اُٹھنے میں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو۔ اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے دونوں بازو عقب میں کیے اور کلپ ہتھکڑی لگا دی

اب شیر خان آگے اور عمران اس کے پیچھے تھا۔ جب کہ ٹائیگر عمران کی طرف پُشت کر کے اُلٹے چل رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین پسٹل موجود تھا۔ اور اس کی تیز نظریں ہال میں موجود ہر شخص کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن ہال میں موجود افراد بُری طرح دہشت زدہ نظر آ رہے تھے۔ ظاہر ہے۔ ان کا تعلق اعلیٰ طبقے سے تھا۔ اگر ان میں کوئی مجرم ہوں گے بھی سہی تو وہ بہرحال فیلڈ کے آدمی نہ ہوں گے۔

ساؤنڈ پروف دروازہ کھول کر سیڑھیاں چڑھتے ہی ٹائیگر نے عمران کو ایک خُفیہ راستے کے متعلق بتایا اور عمران شیر خان کو لیے اس خُفیہ راستے سے کلب کی عقبی سمت میں آ گیا۔

"میری کار یہیں لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"تم۔۔۔۔ تم کون ہو۔ میں نے تم جیسا دلیر اور طاقتور فائٹر پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔۔۔۔ شیر خان نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے میرا نام ببر شیر خان ہے"۔۔۔۔ عمران نے اُسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو"۔۔۔۔ شیر خان نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ اس وقت اس کے چہرے پر شدید بے بسی کے تاثرات موجود تھے۔

"بیگم رضا کی کوٹھی پر۔۔۔۔ تاکہ تم دونوں آمنے سامنے بیٹھ کر شرائط طے کر سکو"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور شیر خان کے چہرے پر یک لخت اطمینان کے تاثرات اُبھر آئے۔ چند لمحوں بعد کار عقبی گلی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کے سامنے آکر رُکی اور ٹائیگر نیچے اُتر کر ان کی طرف بڑھا۔

عمران نے ٹائیگر کو سٹیرنگ پر بٹھایا اور خود وہ شیر خان کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اب اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل موجود تھی۔ شیر خان خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ویسے عمران نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اس کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ ورنہ وہ لازماً ہال میں ہی اُسے باہر نکالنے کی کوشش ضرور کرتا۔ شاید باڈی گارڈز کی وجہ سے اس نے اپنے پاس اسلحہ رکھنا ضروری نہ سمجھا ہو۔ عمران نے ٹائیگر کو بیگم رضا کا پتہ بتا دیا تھا اس لیے ٹائیگر اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور کار میں خاموشی تھی۔ شیر خان نجانے کیا سوچ رہا تھا جب کہ عمران اس لیے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ وہ شیر خان سے باقی باتیں اس بیگم رضا کے سامنے کرنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار بیگم رضا کی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رُک گئی۔

"جا کر کال بیل دو اور جو نکلے اُسے زبردستی اندر لے جا کر پھاٹک کھول دو"۔۔۔ عمران نے کار روکتے ہی ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اُترا اور اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان لڑکی باہر آئی ہی تھی کہ ٹائیگر اُسے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ لڑکی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں احتجاج کرنا ہی چاہا تھا کہ ٹائیگر نے زوردار تھپڑ مارا اور نسوانی چیخ اندر سے سنائی دی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر نے اُسے تھپڑ مار کر خاموش کرا دیا ہو گا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور ٹائیگر باہر آ گیا۔ وہ ایک بار پھر سٹیرنگ پر بیٹھا اور اس نے کار اندر کی طرف

بڑھا دی۔ عمران نے دیکھا کہ چھوٹا پھاٹک کھولنے والی لڑکی پھاٹک کے پاس ہی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ شاید ٹائیگر کا ایک ہی تھپڑ اس کے لیے کافی ثابت ہوا تھا۔ پورچ خالی پڑا ہوا تھا اور کوٹھی میں کوئی عورت یا مرد نظر نہیں آ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوٹھی ۔۔۔ خالی پڑی ہوئی ہو۔ کار پورچ میں رُکتے ہی عمران نیچے اُتر آیا اور اس نے شیر خان کو بھی نیچے اُترنے کے لیے کہا۔ شیر خان خاموشی سے نیچے اُتر آیا۔

"ٹائیگر تم جا کر پھاٹک بھی بند کر دو اور اس لڑکی کو بھی اُٹھا لاؤ"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا۔ اور پھر شیر خان کو بازو سے پکڑ کر وہ سٹنگ روم میں لے آیا۔

"تم حیرت انگیز آدمی ہو۔۔۔ میں نے تسلیم کر لیا ہے کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ورنہ شاید تم شیر خان کو اتنی آسانی سے وہاں سے یہاں نہ لے آ سکتے"۔۔۔ شیر خان نے سٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آسانی اور مشکل کی میں نے کبھی پرواہ نہیں کی شیر خان صاحب"۔ عمران نے کہا۔

اسی دوران ٹائیگر بھی پھاٹک بند کر کے اور اس لڑکی کو کاندھے پر اُٹھا کر ان کے پاس پہنچ چکا تھا۔ کوٹھی واقعی خالی تھی۔ عمران کے حکم پر اس لڑکی کو ہوش میں لایا گیا تو لڑکی ہوش میں آتے ہی خوف سے بُری طرح چیخنے لگی۔

"سنو لڑکی ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم صرف بیگم رضا سے فوراً ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر تم نے نہ بتایا تو پھر تمہارے جسم کی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہ۔ نہ۔ نہ مجھے نہ مارو۔۔۔۔ مم۔ مم میں تو ملازمہ ہوں۔ غریب ہوں"۔۔۔۔ لڑکی نے انتہائی دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ بیگم رضا کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ نجانے کہاں رہتی ہیں۔ انہوں نے مجھے صرف فون نمبر دیا ہوا ہے کہ اگر کوئی خاص بات ہو جائے تو میں اس فون نمبر پر فون کر کے ان سے بات کر لوں"۔۔۔۔ لڑکی نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

"فون نمبر بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور لڑکی نے فوراً ہی فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور لڑکی کے بتائے ہوئے فون نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور آواز سنتے ہی عمران پہچان گیا کہ بولنے والی خود بیگم رضا ہے۔

"بیگم رضا۔ میں تمہاری کوٹھی سے بول رہا ہوں۔ میں وہی ہوں جسے سر سلطان نے تمہارے پاس بھیجا تھا۔ تم نے چونکہ شیر خان کے قتل کے عوض مجھے بھاری معاوضہ دینے کی بات کی تھی۔ اس لیے میں شیر خان کو قتل کر کے اس کی لاش لے آیا ہوں۔ اب تم فوراً آ جاؤ اور اس کی لاش چیک کر کے مجھے رقم دو۔ جلدی آ جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے سامنے بیٹھے ہوئے شیر خان کو منہ پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کے لیے کہہ دیا۔

"کیا۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم شیر خان کو اس قدر جلد ہلاک کر دو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بیگم رضا نے حیرت بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ میں نے لاکھوں نہیں تو ہزاروں انسانوں کو قتل کیا ہے۔ اس لیے شیر خان کا قتل میرے لیے انتہائی معمولی بات تھی۔ اور سنو، میرے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے۔ اس لیے تم فوراً رقم سمیت یہاں آ جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا میں آ رہی ہوں۔ میں تمہیں دولت میں تول دوں گی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بیگم رضا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹائیگر اس لڑکی کے ساتھ باہر جاؤ اور بیگم رضا کو لے آؤ۔ اور سنو اگر یہ لڑکی کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کرے تو بے دریغ گولی سے اڑا دینا"۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اس لڑکی کو بازو سے پکڑے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"سنو شیر خان بیگم رضا نے واقعی تمہارے قتل کے لیے مجھے بھاری رقم کی آفر کی تھی۔ اور جس طرح تمہارے باڈی گارڈ ہلاک ہوئے ہیں۔ اس طرح تم بھی وہاں آسانی سے ہلاک ہو سکتے تھے۔ لیکن تم نے یہ کہہ کر کہ نہ تم نے بیگم رضا کو شادی کی آفر کی ہے اور نہ ہی اس کی نیلم نگر میں جائیداد ہے۔ مجھے چونکا دیا تھا۔ اس لیے میں تمہیں زندہ لے آیا ہوں تاکہ بیگم رضا سے تمہارے سامنے پوچھ سکوں کہ اس نے مجھ سے غلط بیانی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کیوں کی ہے۔ ویسے اس کے آنے تک کیا تم مجھے بتا سکو گے کہ بیگم رضا تمہیں قتل کیوں کرانا چاہتی ہے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں علیحدہ علیحدہ منشیات کے گروپوں سے منسلک ہو۔ اور علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے شیر خان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"پہلے تم اپنے متعلق بتاؤ کہ تم کون ہو۔۔۔۔ میں نے اس سے پہلے کبھی تمہیں نہیں دیکھا۔ کیا تمہارا تعلق واقعی سپیشل فورس سے ہے"۔۔۔۔ شیر خان نے کہا۔

"تم صرف میرے سوالوں کے جواب دو گے"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بیگم رضا مجھے اس لیے قتل کرانا چاہتی ہے۔ یا گرفتار کرانا چاہتی ہے کہ اس کا رابطہ دُنیا میں مافیا کے بعد ڈرگ تنظیم وائٹ کالر سے ہونے والا تھا۔ اور وہ اسے پاکیشیا میں اپنا ایجنٹ مقرر کرنا چاہتے تھے، لیکن میں نے مداخلت کی اور وائٹ کالر نے بیگم رضا کی بجائے مجھے یہاں پاکیشیا میں اپنا ایجنٹ مقرر کر دیا۔ بس اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے۔ وہ دراصل وائٹ کالر پر یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ اس کی اہمیت یہاں مجھ سے زیادہ ہے۔ اور وہ یہاں کے اعلیٰ حکام اور زیرِ زمین دُنیا کے افراد پر مجھ سے زیادہ مؤثر ہے"۔۔۔۔ شیر خان نے کہا۔

"پہلے وائٹ کالر کا یہاں پاکیشیا میں کون ایجنٹ تھا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔۔۔۔ یہ نئی تنظیم وجود میں آئی ہے۔ مافیا کا دائرہ کار

چونکہ یورپ ایکریمیا اور اس جیسے دوسرے ملکوں میں ہے۔ اور ایشیا، وغیرہ میں ان کے مؤثر اڈے نہیں ہیں۔ اس لیے یہاں چھوٹے چھوٹے گروپ کام کر رہے تھے۔ چنانچہ وائٹ کالر تنظیم نے اس خالی میدان کو سنبھال لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے پورے برِاعظم ایشیا پر اپنا مؤثر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ اور اب برِاعظم ایشیا میں وائٹ کالر ایک منظم منصوبے کے تحت منشیات پھیلا رہی ہے۔ اور وہ اس قدر طاقتور ہے کہ اس نے برِاعظم ایشیا کے تمام ملکوں کے چیدہ چیدہ حکام کو بھی خرید لیا ہے۔ اگر تمہارا تعلق واقعی سپیشل فورس سے ہے تو بہتر یہی ہے کہ تم وائٹ کالر کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ اب تک میرے اغواء کی اطلاع میرے اپنے گروپ اور وائٹ کالر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہو گی۔ اس لیے ہر طرف تمہاری تلاش جاری ہو گی اور تمہیں یہاں سے نکلتے ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا"۔۔۔۔ شیر خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس وائٹ کالر تنظیم کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔ یہاں اس کا ایک ایجنٹ ہے۔ میرا رابطہ اُسی سے ہوتا ہے"۔۔۔۔ شیر خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون ہے وہ ایجنٹ"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"سوری۔۔۔۔ انہوں نے سسٹم ہی ایسا بنا رکھا ہے کہ انہیں ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ صرف اُن کا فون نمبر معلوم ہے، لیکن اس کا ایکسچینج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس نمبر پر فون کیا جائے اور اپنا نام بتا دیا جائے تو وہ واپسی فون کرتے ہیں مشینی سی آواز ہوتی ہے"۔۔۔۔ شیر خان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

تھوڑی دیر بعد دور سے کار کی آواز سُنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ بیگم رضا آئی ہو گی۔ شیر خان نے بھی ہونٹ بھینچ لیے تھے۔ عمران اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد قدموں کی تیز آواز راہداری میں اُبھری اور پھر دروازے سے بیگم رضا آندھی اور طوفان کی طرح اندر داخل ہوئی۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا جب کہ وہ لڑکی اس کے ساتھ تھی۔

"کیا —— کیا —— یہ تو زندہ ہے۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ مر چکا ہے" —— بیگم رضا نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے کُرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اور مجھے بتاؤ کہ تم نے مجھ سے غلط بیانی کیوں کی تھی" —— عمران نے بیگم رضا کا بازو پکڑ کر اُسے جھٹکا دے کر ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی کُرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"یہ —— یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرے ہی گھر میں مجھ پر" —— بیگم رضا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا مگر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران نے ریوالور کی نالی اس کی کنپٹی پر رکھ دی۔ اور بیگم رضا کی زبان کو اس طرح بریک لگ گئی جیسے اس نے کبھی زندگی بھر زبان کو حرکت ہی نہ دی ہو۔ اس کے چہرے پر یک لخت انتہائی خوف کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"اب بتاؤ کہ تم نے میرے سامنے غلط بیانی کیوں کی تھی۔ اور سُنو۔ اگر میں تمہیں ہلاک کر دوں تو مجھے تم سے زیادہ رقم شیر خان سے مل سکتی ہے۔ اس لیے میں سچ سُننا چاہتا ہوں صرف سچ" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک کک —— کون سی غلط بیانی" —— بیگم رضا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ شیر خان تم سے زبردستی شادی کرنا چاہتا ہے یا زبردستی تمہاری جائیداد خریدنا چاہتا ہے۔ حالانکہ شیر خان کے مطابق نہ ہی وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے اور نہ ہی تمہاری کوئی جائیداد نیلم نگر میں ہے" —— عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تم —— تم اسے قتل کر دو پلیز —— تم جس قدر رقم کہو گے میں دوں گی۔ میں تمہیں بلینک چیک دے دوں گی تم اسے مار ڈالو۔ یہ بہت خطرناک آدمی ہے۔ اس کا زیادہ دیر زندہ رہنا پورے مُلک کے لیے خطرناک ہے" —— بیگم رضا نے ایک بار پھر پُرجوش لہجے میں کہا۔

"کیا واقعی تم اسے اس لیے راستے سے ہٹانا چاہتی تھیں کہ وائٹ کالر کی ایجنسی پاکیشیا کیلئے تمہیں مل جائے۔ اگر ایسی بات تھی تو تم نے سر سلطان جیسے اعلیٰ آفیسر کو کیوں مدد کے لیے کہا۔ کیا تم یہاں کے کسی پیشہ ور قاتل کی مدد حاصل نہ کر سکتی تھیں" —— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"مم —— مم میں نے کوشش کی تھی لیکن کوئی اس کی حامی نہ بھرتا تھا۔ یہاں کے اعلیٰ حکام اس کے زرخرید ہیں۔ صرف مجھے سر سلطان پر یقین تھا کہ وہ ایماندار آدمی ہیں۔ اس لیے میں نے سوچا کہ ان سے بات کروں اس طرح اس کی سرگرمیاں یقیناً حکومت کی نظروں میں آ جائیں گی اور پھر اس کے خلاف کام شروع ہو جائے گا۔ اور اُسے مجبوراً روپوش ہونا پڑے گا۔ پھر تم آ گئے۔ تم نے کہا کہ تم ہزاروں قتل کر چکے ہو اور تمہارے لہجے اور انداز میں نجانے کیا بات تھی کہ میرا دل گواہی دینے لگا کہ اگر تم چاہو تو اس شیر خان کا خاتمہ کر سکتے ہو۔ اس لیے میں نے تمہیں اسکے قتل کی

www.urdukorner.com

کی آفر کر دی۔ ویسے یہاں آنے سے پہلے مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ تم نے اپنے ساتھی کے ساتھ ریٹا بو کلب کے سپیشل ونگ میں جس طرح شیر خان کے باڈی گارڈوں کو ہلاک کیا اور پھر اُسے وہاں سے نکال لائے اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ تم اگر اتنا بڑا کام کر سکتے ہو تو تم اسے باہر نکال کر ہلاک بھی کر سکتے ہو"۔۔۔۔ بیگم رضا جب بولنے پر آئی تو اس کی زبان ہی رُکنے میں نہ آ رہی تھی۔

"مقصد کیا تھا۔ وہ بتاؤ۔ کیا مقصد وائٹ کالر سے ایجنسی لینا تھا یا کوئی اور مقصد تھا"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور بیگم رضا بے اختیار چونک پڑی۔

"تمہیں ۔۔۔۔ یہ تمہیں کس نے بتایا ہے وائٹ کالر کے متعلق۔ کیا شیر خان نے بتایا ہے"۔۔۔۔ بیگم رضا نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ تم شیر خان کی جگہ خود وائٹ کالر کے پاکیشیا میں ایجنٹ بننا چاہتی ہو اور تمہارا دھندہ بھی منشیات ہے۔ اور تم نے نوجوان لڑکیوں پر مشتمل باقاعدہ ایک گروپ بنا رکھا ہے"۔ عمران کا لہجہ لمحہ بہ لمحہ سرد سے سرد تر ہوتا چلا گیا۔

"ہاں یہ درست ہے ۔۔۔۔ اور سنو اگر تم اس شیر خان کو راستے سے ہٹا دو تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں اپنے سارے بزنس میں آدھے کا پارٹنر بنا لوں گی۔ کروڑوں اربوں روپے کا کاروبار ہے"۔۔۔۔ بیگم رضا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے مجھے وائٹ کالر کے اس ایجنٹ کا نام اور پتہ بتاؤ جو یہاں کا انچارج ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون ہے۔ اور کہاں رہتا ہے۔ اس کا صرف فون نمبر ہے۔ اور وہ بھی ٹریس نہیں ہو سکتا۔ یہاں ایکس چینج میں وہ نمبر ہی نہیں ہے۔ جب وہاں فون کیا جائے تو صرف اپنا نام بتانا پڑتا ہے پھر وہ خود فون کرتے ہیں۔ لیکن کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ اُسی وقت بھی فون کر سکتے ہیں اور ایک ہفتے بعد بھی مشینی سی آواز آتی ہے"۔۔۔۔ بیگم رضا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا فون نمبر ہے ان کا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو بیگم رضا نے فون نمبر بتا دیا۔

"ٹائیگر ۔۔۔۔ بیگم رضا اور اس لڑکی کو باہر لے جاؤ وقتی طور پر میری نظروں سے دُور۔ تاکہ میں ان کی عدم موجودگی میں شیر خان سے مذاکرات کر لوں"۔۔۔۔ عمران نے قریب کھڑے ٹائیگر سے کہا۔ اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر بیگم رضا کو بازو سے پکڑ کر بڑے بے رحمانہ انداز میں جھٹکا دے کر اُٹھایا اور پھر اُسی طرح بے رحمانہ انداز میں تقریباً گھسیٹتا ہوا سٹنگ روم سے باہر لے گیا۔ اس کے چہرے پر اس قدر سختی تھی کہ وہ ملازمہ اس کے سر کا صرف اشارہ دیکھ کر ہی خاموشی سے باہر چلی گئی۔

"کیا یہ درست فون نمبر ہے جو بیگم رضا نے بتایا ہے"۔۔۔۔ عمران نے صوفے پر بیٹھے شیر خان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور شیر خان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اُسی لمحے باہر سے ہلکی ہلکی دو چیخیں یکے بعد دیگرے سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو بھی بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور شیر خان بھی چیخ مار کر سائیڈ پر اُلٹ گیا۔ نیچے گرتے ہی وہ ایک جھٹکے سے دوبارہ اُٹھا ہی تھا کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اس بار شیر خان کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اور وہ پہلے صوفے پر گرا اور پھر لڑھک کر نیچے قالین پر جا گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے سائیڈ کی میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"—— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد غصیلا تھا۔

"ارے کیا ہوا—— کیا سلمیٰ بھابھی اب مضبوط جوتی پہننے لگ گئی ہیں"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون—— کون تم عمران ہو۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ ابھی دفتر سے تھکا ہوا آیا ہوں کہ تمہارا فون ٹپک پڑا۔ تم باپ بیٹے مجھے کہیں چین بھی لینے دیتے ہو یا نہیں"—— فیاض کی جھلاہٹ اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"تو تم آرام کرنا چاہتے ہو—— ٹھیک ہے—— آرام کرو جس قدر جی چاہے۔ میں پھر انسپکٹر جلال کو فون کر دیتا ہوں۔ اس بیچارے کو ترقی چاہیئے۔ اس لیے وہ ایسی بات نہ کرے گا۔ اور دو ٹاپ کلاس مجرم اس وقت میرے سامنے بے بس پڑے ہوئے ہیں۔ سمجھو تیار شدہ کیس موجود ہے اور مجھے یقین ہے انسپکٹر جلال کو حکومت نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر چیف سپرنٹنڈنٹ بنا دینا ہے اور تم آرام ہی کرتے رہ جاؤ گے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا—— کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اب تم اس قدر کمینے ہو گئے ہو کہ دوست کو چھوڑ کر اس نامراد انسپکٹر کو فون کرو گے۔ پہلے بھی ایک کیس میں اس نے وزارت سائنس کے انڈر سیکرٹری کو معہ ثبوت گرفتار کر کے

چیف کے سامنے اپنی عزت بنا لی ہے۔ اب چیف اسے مجھ پر ترجیح دیتے ہیں اور تم بھی اب یہی کرو گے۔ میں تمہارا خون نہ پی جاؤں گا"—— فیاض نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں اگر تمہاری طرح ہوتا تو پہلے انسپکٹر کو ہی فون نہ کر دیتا۔ میں نے تو دوستی نبھانے کے لیے ہی تمہیں فون کیا مگر تم تو آرام کرنا چاہتے ہو۔ بہت تھکے ہوئے ہو"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو میرے آرام پر۔ تم مجھے بتاؤ کہاں ہیں وہ مجرم کیا کیس ہے جلدی بتاؤ"—— فیاض نے چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ آغا سلیمان پاشا بھی تو آرام کر رہا ہے۔ کہتا ہے کہ جب تک سابقہ تنخواہوں کے بل نہیں ملیں گے وہ آرام کرتا رہے گا اور تمہیں معلوم ہے کہ بچپن سے اس کے ہاتھ کے کھانے کھاتا آ رہا ہوں۔ اس لیے کیا کروں مجبوری ہے۔ گزشتہ تین روز سے سوائے پانی کے اور کچھ نہیں پیا"—— عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"میں اسے گولی مار دوں گا۔ اگر وہ تمہارے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے تو اسے کان سے پکڑ کر فلیٹ سے باہر نکال دو۔ کیوں تم نے اسے سر پر چڑھا رکھا ہے"—— دوسری طرف سے فیاض نے کہا۔

"تم کان سے پکڑنے کی بات کر رہے ہو۔ میں نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے ہیں کہ وہ کچھ دنوں کے لیے اپنی یادداشت گم کر دے۔ مگر وہ مانتا ہی نہیں۔ الٹا دھمکی دیتا ہے کہ بڑے صاحب کے پاس جا کر بتا دے گا اور تم جانتے ہو کہ ڈیڈی کو اگر پتہ چل گیا کہ میں نے اس کے کتنے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سالوں کی تنخواہ نہیں دی۔ تو کیا ہوگا۔ تمہاری بجائے مجھے آرام کرنا پڑے گا اور وہ بھی کسی سرد اور تنگ قبر میں"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔۔۔ تم اب پکے بلیک میلر ہو چکے ہو پکے سمجھے۔ اور میں نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ اب تمہیں ایک پیسہ بھی نہ دوں گا۔ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ بس میری اس بات کو نوٹ کر لو"۔۔۔ فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔۔۔ پھر تم واقعی آرام کرو۔ مجھے ظاہر ہے پھر کوئی اور بندوبست کرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ رُک جاؤ۔ فون مت بند کرو۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں تمہیں رقم دے دوں گا۔ پی لو میرا خون پی لو۔ نجانے کس عذاب کے لمحے میں تم سے دوستی کر بیٹھا تھا"۔۔۔ فیاض نے بُری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ کر بات کیا کرو۔ اگر میرے ساتھ دوستی نہ ہوئی ہوتی تو اب تک سب انسپکٹر بنے سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے پھرتے۔ اب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو بنے بیٹھے ہو اور مجھے تو صرف سلمیٰ بھابھی اور تمہارے پیارے پیارے معصوم بچوں کا خیال آجاتا ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا بابا۔۔۔ اچھا بس ٹھیک ہے۔ تم جو کہہ رہے ہو وہی ٹھیک ہے۔ تم جو کہو گے وہی کروں گا"۔۔۔ فیاض نے بُری طرح نرم ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آجاؤ۔۔۔ مسلم ٹاؤن بلاک اے کی کوٹھی میں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اور پھر وہ مڑا اور سٹنگ روم سے باہر راہداری میں آگیا۔

"کہاں ہے وہ بیگم رضا اور اس کی ملازمہ"۔۔۔ عمران نے ٹائیگر کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"اس کمرے میں پڑی ہیں۔ میں نے انہیں آپ کے اشارے کے مطابق بیہوش کر دیا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شیر خان اور اس کا گروپ یقیناً تمہاری اور میری تلاش میں ہوگا اس لیے تم میری کار لے جاؤ۔ میں سپرنٹنڈنٹ فیاض کی جیپ میں چلا جاؤں گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں باس۔۔۔ شیر خان اور اس کا گروپ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لیے وہ مجھ پر ہاتھ ڈالنے کی بجائے اب مجھ سے چھپتے پھر رہے ہوں گے"۔۔۔ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"واہ۔۔۔ بڑا رعب داب بنا لیا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ پھر تم جاؤ۔ اور وائٹ کالر کے متعلق تمہیں جس قدر معلومات حاصل ہو سکیں حاصل کرو۔ میں اب اس تنظیم پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے اُتر کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران برآمدے میں کھڑا اب سوپر فیاض کی آمد کا منتظر تھا۔ تاکہ شیر خان اور بیگم رضا دونوں کو اس کے حوالے کر کے وہ فارغ ہو سکے۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اُسے پھاٹک کے سامنے جیپ رُکنے کی آواز سُنائی دی اور وہ برآمدے سے اُتر کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اُسی لمحے اندر موجود کال بیل بج اُٹھی۔ اور عمران نے پھاٹک کھول دیا۔ جیپ کے ساتھ فیاض کھڑا تھا۔

"کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب مجھے دربانی کرنی پڑ رہی ہے کہ صاحب آئیں تو ان کے لیے پھاٹک کھولوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوتے کہا۔

"کہاں ہیں وہ مجرم۔ کس قسم کے مجرم ہیں ۔۔۔ یہ کوٹھی تو بیگم رضا کی ہے اور بیگم رضا کے تعلقات تو انتہائی اعلیٰ حکام سے ہیں"۔۔۔۔ فیاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے تو نہیں ہیں اس کے تعلقات"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"لاحول ولاقوۃ ۔۔۔ اب تم مجھے اتنا گھٹیا سمجھتے ہو"۔۔۔۔ فیاض نے واپس جیپ کی طرف بڑھتے ہوتے کہا۔

"کتنا گھٹیا سمجھوں کوئی پیمانہ بتا دو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف بڑھ گیا۔ فیاض جیپ لے کر پورچ میں آگیا تو عمران نے پھاٹک بند کیا اور کنڈہ لگا دیا۔ فیاض جیپ سے اُتر کر اس طرح اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا جیسے اُسے خطرہ ہو کہ کسی بھی لمحے کسی کونے سے کوئی بڑا مجرم باہر آجائے گا اور وہ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگائے گا۔

"کہاں ہیں وہ مجرم اور یہ بیگم رضا کی کوٹھی میں کیوں ہیں"۔۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اُسے لے کر وہ پہلے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں قالین پر بیگم رضا

اور اس کی ملازمہ بیہوش پڑی ہوئی تھیں۔

"یہ یہ تو بیگم رضا ہے ۔۔۔ یہ بیہوش پڑی ہے۔ اور یہ دوسری کون ہے"۔۔۔۔ فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب آؤ میرے ساتھ۔ تاکہ دوسرے بڑے مجرم کی رونمائی بھی کرا دوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"دوسرا ۔۔۔ اوہ تمہارا مطلب ہے کہ یہ لڑکی بھی مجرم ہے"۔۔۔۔ فیاض نے اس کے پیچھے آتے ہوئے چونک کر کہا۔

"یہ لڑکی تو ملازمہ ہے۔ اصل مجرم تو بیگم رضا خود ہے"۔۔۔۔ عمران نے راہداری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ بیگم رضا تو انتہائی معزز خاتون ہے۔ کہیں تم مجھے اب جیل تو نہیں بھجوانا چاہتے"۔۔۔۔ فیاض نے اُچھل کر کہا۔

"اگر تم اسی طرح ڈرتے رہے تو پھر واقعی تمہیں مستقل آرام کرنا پڑے گا۔ میں کچا کام نہیں کیا کرتا اور کچے کام کے بدلے ملتا بھی کچھ نہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ فیاض کے ساتھ سٹنگ روم میں داخل ہو گیا۔

"یہ ہے دوسرا مجرم"۔۔۔۔ عمران نے قالین پر اوندھے منہ پڑے ہوئے شیر خان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور فیاض نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک جھٹکے سے اُسے سیدھا کیا تو دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اس طرح اُچھل پڑا جیسے اُسے طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

یہ ——— یہ تو شیر خان ہے۔ نیلم نگر کا سردار۔ یہ تو بیگم رضا سے زیادہ معزز آدمی ہے۔ یہ تم کیا کر رہے ہو" ——— حیرت کی شدت سے فیاض کی آنکھیں پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"تم اسے کیسے جانتے ہو" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون اسے نہیں جانتا۔ ہر بڑی سرکاری اور غیر سرکاری تقریبات میں یہ موجود ہوتا ہے۔ تمہارے ڈیڈی کے بھی اس سے اچھے خاصے تعلقات ہیں۔ کئی بار یہ دفتر میں بھی تمہارے ڈیڈی کے پاس آچکا ہے" ——— فیاض نے جواب دیا۔

"ہونہہ ——— یہ لوگ اسی وجہ سے اپنی حیثیت بناتے ہیں تاکہ ان پر نہ صرف یہ کہ ہاتھ نہ ڈالا جا سکے بلکہ ان پر شک تک نہ کیا جا سکے۔ سنو بیگم رضا اور شیر خان دونوں پاکیشیا میں منشیات کا دھندہ کرتے ہیں اور دونوں کے اپنے اپنے گروپ ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"منشیات کا دھندہ ——— گروپ ——— کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو عمران اگر واقعی تم درست کہہ رہے ہو تو سمجھو یہ اتنا بڑا دھماکہ ہو گا کہ تمہارے ڈیڈی بھی اچھل پڑیں گے۔ پلیز عمران مجھے تفصیل بتاؤ پھر میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے ڈیڈی مجھ پر انسپکٹر جلال کو کس طرح ترجیح دیتے ہیں" ——— فیاض نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"یہ خود اپنے منہ سے بولیں گے" ——— عمران نے کہا اور پھر اس نے ان دونوں کے متعلق تفصیل بیان کرنی شروع کر دی۔ لیکن اس نے وائٹ کالر کا قصہ گول کر دیا تھا۔

"واہ واہ ——— ویری گڈ ——— واہ کمال کیا تم نے۔ اوہ اب میں ان سے سب کچھ اگلوا لوں گا۔ اور پھر دھماکہ ہو گا۔ بہت بڑا دھماکہ ——— بیک وقت دو گروہ ویری گڈ" ——— فیاض نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے سٹینڈ پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک منٹ پہلے میری بات سن لو ——— تم نے ان دونوں کے پورے گروہ کو پکڑنا ہے۔ اور کوئی آدمی رہ نہ جائے۔ ان کے منشیات کے سٹور وغیرہ بھی قبضے میں لینے ہیں۔ بڑا اور مکمل آپریشن۔ اور آخری بات یہ کہ اگر مجھے بھنک بھی پڑ گئی کہ تم نے ان دونوں کے ساتھ کوئی معاملہ کرنے کی کوشش کی ہے تو پھر سلمیٰ بھابھی بیوہ اور بچے یتیم ہو جائیں گے۔ سمجھے" ——— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ میں ان مجرموں سے معاملہ کروں گا۔ تمہیں میرے متعلق ایسی بات کرنے کی جرأت کیسے ہوئی" ——— فیاض نے غصے کی شدت سے سرخ پڑتے ہوئے کہا۔

"میں صرف حفظِ ماتقدم کے طور پر کہہ رہا تھا کیونکہ یہ بڑی مچھلیاں ہیں ورنہ میں جانتا ہوں کہ ان معاملات میں تم با اصول آدمی ہو۔ اوکے اب تم انہیں سنبھالو۔ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا سٹنگ روم سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

www.urdukorner.com

توصیف نے کار دارالحکومت کی ایک تنگ سی گلی کے
کنارے سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر کار سے نیچے اُتر کر وہ قدم بڑھا
اس تنگ سی گلی میں داخل ہو گیا۔ گلی واقعی خاصی تنگ تھی اور اس
تنگ گلی میں اونچے اونچے اور قدیم مکانات تھے۔ اور دائیں طرف ایک
پرانے اور سالخوردہ سے مکان پر ایک پُرانا سا سائین بورڈ بھی لگا ہوا
دکھائی دے رہا تھا جس پر کسی ہوٹل کا نام لکھا ہوا تھا لیکن لفظ ہوٹل تو
پڑھا جا سکتا تھا لیکن اس کا نام مکمّل طور پر مٹ چکا تھا۔ اس کا صدر دروازہ
بھی پُرانا اور سالخوردہ سا تھا۔ دروازے کے باہر ایک ادھیڑ عمر آدمی بڑ
سی کُرسی اور میز رکھے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔

"السّلام علیکم" ـــــ توصیف نے اس کے قریب جا کر کہا۔

"وعلیکم السّلام" ـــــ اس ادھیڑ عمر آدمی نے سر اُٹھا کر سر سے
پیر تک ـ توصیف کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

قاسم سے ملنا تھا۔ کیا وہ اپنے کمرے میں ہے" ـــــ توصیف نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل، لیکن صاحبزادے ایک
بات بتا دوں وہ انتہائی غصّہ ور آدمی ہے۔ اس لیے اس سے بات ذرا
دھیان سے کرنا۔ کہیں پھر ہلدی چونا نہ تھوپنا پڑے تمہیں اپنی ہڈیوں پر"
ادھیڑ عمر آدمی نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں آپ کے مشورے کا دھیان رکھوں گا ـــــ
شکریہ" ـــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر
انتہائی تاریک اور گندی قسم کی ٹوٹی پھوٹی سیڑھیاں چڑھ کر جب وہ
دوسری منزل پر پہنچا تو اُسے وہاں کمرہ نمبر بارہ تلاش کرنا مشکل ہو گیا۔
کمروں پر نمبر پلیٹیں تو موجود تھیں لیکن شاید وہ نصف صدی پہلے لگائی
گئی تھیں اس لیے اب بس پلیٹیں ہی پلیٹیں تھیں۔ نمبرز غائب
ہو چکے تھے۔ ابھی توصیف اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ ایک کمرے کا دروازہ
کُھلا اور اس میں سے ایک نوجوان لڑکی جس نے نیم عُریاں سا لباس پہنا
ہوا تھا۔ باہر آ گئی۔ اس نے ایسی نظروں سے توصیف کو دیکھا جیسے کہہ
رہی ہو کہ میرا کمرہ حاضر ہے۔

"قاسم کس کمرے میں رہتا ہے" ـــــ توصیف نے پوچھا تو لڑکی
قاسم کا نام سُنتے ہی چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر یک لخت خوف
کے تاثرات اُبھر آئے۔ اس نے جلدی سے کونے والے کمرے کا اشارہ
کیا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں اُترتی نیچے غائب ہو گئی۔ توصیف مسکراتا
ہوا اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کی طرف اس لڑکی نے اشارہ

www.urdukorner.com

کیا تھا۔ دروازہ بند تھا لیکن اندر سے کسی فحش گانے کی اونچی آواز سُنائی
دے رہی تھی۔ توصیف نے دروازے پر دستک دی تو گانے کی آواز
یک لخت بند ہو گئی اور پھر اندر سے دھاڑتی ہوئی آواز سُنائی دی۔

"کون ہے"۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ انتہائی بداخلاقی پر مبنی
اور کرخت تھا۔

"دروازہ کھولو قاسم"۔۔۔ توصیف نے اونچی آواز میں کہا۔ تو
دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کُھل گیا۔ دروازے پر اب
ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔ جس نے سیاہ رنگ کی شلوار اور اُوپر بنیان
پہنی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح سُرخ تھیں اور بڑی
بڑی مونچھیں سائیڈوں پر لہرا رہی تھیں۔ چہرے سے وہ خبیث فطرت
اور مکّار و عیار آدمی نظر آرہا تھا۔ تنگ پیشانی اور اس کے اوپر ڈریکولا
کی طرز کے چھوٹے چھوٹے لیکن کھڑے بال تھے۔ جن میں کہیں کہیں
سفیدی نظر آرہی تھی۔ شکل سے تو وہ ادھیڑ عمر نظر آرہا تھا لیکن جسمانی
لحاظ سے خاصا صحت مند اور ٹھوس جسم کا مالک تھا۔ اور بنیان میں سے
اس کے بازوؤں کی اُبھری ہوئی مچھلیاں پھڑک رہی تھیں۔ دونوں کلائیوں
پر بل کھاتے سانپوں کی تصویریں کُھدی ہوئی تھیں۔

"کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے ہو"۔۔۔ قاسم نے چند لمحے توصیف
کو غور سے دیکھنے کے بعد پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کام لے کر آیا ہوں"۔۔۔ توصیف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کون سا کام"۔۔۔ قاسم نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جو تم کرتے ہو۔ اور کیا تم یہ ساری باتیں یہیں کھڑے کھڑے کرلو

SCANNED BY JAMSHED

گے"۔۔۔ توصیف نے اُسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔۔۔ آؤ اندر"۔۔۔ قاسم نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔
اور پھر دروازے کے درمیان سے ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ توصیف
قدم بڑھاتا اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ کیا تھا، عورتوں کی نیم عُریاں تصویروں
کی پکچر گیلری تھی۔ ایک طرف ایک پلنگ بچھا ہوا تھا۔ فرش پر
دری تھی۔ پلنگ کے ساتھ دو کُرسیاں تھیں۔ جن پر رکھے ہوئے
گدّوں پر بھی عورتوں کی تصویریں تھیں۔ ایک سائیڈ پر جدید ماڈل کا
بڑا سا ریڈیو اور کیسٹ پلیئر تھا۔ توصیف کے اندر آنے پر قاسم نے
دروازہ بند کیا اور پھر کُرسیوں کی طرف بڑھ آیا۔

"بیٹھو۔۔۔ اور بتاؤ کیا کام ہے۔ اور تمہیں کس نے یہاں بھیجا
ہے"۔۔۔ قاسم نے ایک کُرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے
کرخت لہجے میں کہا۔

"ایک آدمی کو فنش کرنا ہے"۔۔۔ توصیف نے جواب دیا۔

"کس نے بھیجا ہے تمہیں"۔۔۔ قاسم کے ہونٹ بھنچ گئے اور
چہرے کے عضلات تن سے گئے تھے۔

"آرچرڈ نے"۔۔۔ توصیف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ پھر تو اس نے میرا معاوضہ بھی
بتا دیا ہو گا"۔۔۔ قاسم نے آرچرڈ کا نام سُنتے ہی اطمینان بھرے
لہجے میں کہا۔

"مجھے اس نے صرف یہی کہا تھا کہ معاوضہ اس سے خود طے کر لینا
لیکن ایک شرط ہے کہ تم نے اس آدمی کو بالکل اُسی طرح فنش کرنا

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہے جیسے تم نے ہوٹل آرام باغ میں رہنے والے غیر ملکی کو کیا تھا"۔۔۔۔ توصیف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور قاسم ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ اُسے میں نے فنش کیا تھا"۔۔۔۔ قاسم نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے تم خواہ مخواہ سوال پوچھنے کے عادی ہو۔ تمہارے ریڈ ایرو کو کون نہیں جانتا"۔۔۔۔ توصیف نے منہ بناتے ہوئے کہا

"اوہ۔۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ تم خاصے باخبر آدمی ہو۔ ٹھیک ہے ویسے ہی ہو جائے گا۔ لیکن معاوضہ دُگنا ہوگا"۔۔۔۔ قاسم نے کہا

"مجھے منظور ہے۔۔۔۔ بولو کتنا لو گے"۔۔۔۔ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ اس سے یہ اُگلوانے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر آرسن کو اُسی نے نشانہ بنایا تھا اور توصیف اس بات کو کنفرم کرانا چاہتا تھا۔

"پہلے بتاؤ کہ کس آدمی کو فنش کرانا ہے اور کتنے عرصے میں"۔۔۔۔ قاسم نے کہا۔

"جس نے تمہیں اس غیر ملکی کو فنش کرنے کے لیے ہائر کیا تھا" توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ قاسم بے اختیار اُچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تمہیں معاوضے سے مطلب ہے۔ تمہیں اس سے کیا کہ کون مرتا ہے"۔۔۔۔ توصیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ ناممکن ہے۔۔۔۔ ہیرا سنگھ کو میں فنش نہیں کر سکتا

تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔ قاسم نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں ہیرا سنگھ نے یہ کام دیا تھا"۔۔۔۔ توصیف نے کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔ اور تم جانتے ہو کہ ہیرا سنگھ کو فنش نہیں کیا جا سکتا وہ اَپ لینڈ کا بے تاج بادشاہ ہے۔ تم اگر کہو تو میں اَپ لینڈ کے صدر کو فنش کر سکتا ہوں لیکن ہیرا سنگھ کو نہیں"۔۔۔۔ قاسم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ ہیرا سنگھ کہاں مل سکتا ہے"۔۔۔۔ توصیف نے پوچھا۔

"کیوں۔۔۔۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔۔۔۔ قاسم نے چونکتے ہوئے پوچھا تو توصیف نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور قاسم کی طرف اُچھال دی۔

"سنو۔۔۔۔ میں بھی تمہاری طرح کا کام کرتا ہوں۔ مجھے میری پارٹی نے کام دیا تھا کہ جس آدمی نے اس غیر ملکی کو فنش کرایا ہے اُسے میں فنش کر دوں۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اُسے کس نے فنش کرایا ہے، لیکن میں نے سودا کر لیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم سے یہ معلومات مل سکتی ہیں۔ یہ رقم لو اور مجھے ہیرا سنگھ کے متعلق تفصیل بتا دو۔ تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا"۔۔۔۔ توصیف نے کہا۔ اور قاسم کی آنکھوں میں لالچ کی تیز چمک پیدا ہوئی۔ وہ بار بار نوٹوں کی گڈی کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ کیا واقعی کوئی شخص اتنی بڑی دولت صرف معلومات کے لیے بھی دے سکتا ہے۔ اور پھر توصیف اس کے رہن سہن کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ انتہائی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ٹھرڈ کلاس آدمی ہے۔

"میرا نام واقعی نہیں آئے گا" ——— قاسم نے کہا۔

"بالکل نہیں آئے گا۔ تم جانتے تو ہے کہ ہم پیشہ ور قاتل اُصولوں کا کس طرح خیال رکھتے ہیں" ——— توصیف نے جواب دیا۔

"ایک منٹ میں یہ نوٹ رکھ دوں" ——— قاسم نے کہا اور جلدی سے پلنگ کی دوسری طرف موجود ایک ٹرنک کے پاس پہنچ کر اس نے ٹرنک کھولا۔ نوٹوں کی گڈی اس کے اندر رکھی اور پھر اُسے بند کر کے مڑ کر توصیف کی طرف آگیا۔

"تمہارا نام کیا ہے ——— میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا" ——— قاسم نے کہا۔

"میں چہرے بدلنے کا ماہر ہوں۔ اور نام بھی۔ اس لیے تم ان باتوں کو رہنے دو اور ہیرا سنگھ کے متعلق تفصیل بتا دو" ——— توصیف نے کہا۔

"ہوں ——— تو اس کا مطلب ہے خاصے اُونچے ٹائپ کے آدمی ہو۔ بہر حال میں بتا دیتا ہوں۔ ہیرا سنگھ اَپ لینڈ کا بے تاج بادشاہ ہے۔ اس کے گرد ہر وقت چار مسلح اور خونخوار لڑاکے رہتے ہیں۔ وہ خود بھی انتہائی شاندار لڑاکا اور بہترین نشانہ باز ہے۔ اَپ لینڈ میں منشیات کا سب سے بڑا گروہ جسے وہ لوگ سفید بطخ کہتے ہیں وہ ہیرا سنگھ ہی چلاتا ہے۔ اور پوری دُنیا کے منشیات کے گروپوں سے اس کے تعلقات ہیں۔ بہت بڑا آدمی ہے۔ بہت ہی بڑا۔ اس کی رہائش گاہ سُرخ محل میں ہے۔ وہ سُرخ محل جو شمالی پہاڑیوں

میں ہے۔ بہت بڑی عمارت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہیرا سنگھ شہنشاہ ہے۔ اس کا زیادہ اُٹھنا بیٹھنا بھی رائل کلب میں ہے۔ رائل کلب اس کی ذاتی ملکیت ہے۔ اور اب تو سُنا ہے کہ اس کے کسی غیر ملکی ایسی تنظیم سے رابطہ ہو گیا ہے کہ اب پُوری دُنیا پر اس کی حکومت ہو جائے گی" ——— قاسم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا حُلیہ بھی بتا دو" ——— توصیف نے پوچھا۔ اور قاسم نے اس کا حُلیہ بتا دیا۔

"او۔ کے ——— بے حد شکریہ کہ تم نے مجھے معلومات مہیا کی ہیں لیکن تم ڈاکٹر کے قاتل ہو۔ اس لیے تمہاری سزا موت ہے" ——— توصیف نے اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس سے پہلے کہ قاسم سمجھتا۔ توصیف کا کوٹ کی جیب میں موجود ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی ٹھک کی آواز اُبھری اور قاسم چیخ مار کر اُچھل کر پشت کے بل گرا ہی تھا کہ توصیف نے سائلنسر لگے ریوالور کا ٹریگر دوبارہ دبا دیا۔ اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی دوسری گولی بھی اس کے سینے میں گھس گئی۔ قاسم کا چہرہ بُری طرح مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر پھر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

"تم انسان نہیں ہو قاسم زہریلے سانپ ہو" ——— توصیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ریوالور جیب میں ڈال کر وہ اس کی لاش کو پھلانگتا ہوا پلنگ کی عقبی طرف کو گیا۔ اس نے پلنگ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کی چادر کھینچ کر اُسے ہی ہاتھ پر لپیٹا اور پھر ٹرنک کھولا اور اندر موجود نوٹوں کی وہ گڈی اُٹھا کر جیب میں ڈال لی جو اس نے قاسم کو دی تھی۔ اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چادر سے ٹرنک اس نے اس لیے کھولا تھا کہ وہ اپنی اُنگلیوں کے نشان ٹرنک کے کُنڈے پر نہ چھوڑنا چاہتا تھا۔ چہرے کی اُسے پرواہ نہ تھی کیونکہ وہ میک اپ میں تھا۔

"ہو گئی قاسم سے بات"۔۔۔۔ ہوٹل سے باہر آنے پر اس ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں توصیف کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں پکی بات ہو گئی ہے"۔۔۔۔ توصیف نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اُٹھاتا گلی کراس کر کے اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کار میں بیٹھ کر اس کے کلرڈ شیشے چڑھائے اور پھر چہرے پر موجود ماسک میک اپ اُتار کر اس نے ڈیش بورڈ کا خانہ کھول کر اس کے اندر اُسے ڈالا۔ اور وہاں موجود ایک اور ماسک نکال کر اس نے چہرے اور سر پر چڑھانا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد اس کا حلیہ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ اس نے کوٹ کے اندر موجود چیزیں نکال کر سائیڈ سیٹ پر رکھیں۔ اور کوٹ کو اُتار کر اُلٹ کر پہن لیا۔ ڈبل بریسٹ کا کوٹ بھی اب ڈیزائن اور کلر کے لحاظ سے مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا۔ سیٹ پر پڑی ہوئی چیزیں اُٹھا کر اس نے دوبارہ جیبوں میں منتقل کیں اور شیشے ہٹا کر اس نے کار سٹارٹ کی اور آگے بڑھ گیا۔ یہ بات بہرحال اُسے معلوم ہو چکی تھی کہ ڈاکٹر آرسن نے یقیناً اس ہیرا سنگھ کا کھوج نکال لیا ہو گا۔ اور اس ہیرا سنگھ نے

اس لیے ایک تھرڈ کلاس پیشہ ور قاتل سے اُسے قتل کروا دیا تاکہ بات اس تک نہ پہنچ سکے اور ڈاکٹر آرسن پر یہاں حملہ اور پھر ایکریمیا میں فوری حملے سے قاسم کی یہ بات بھی درست نظر آ رہی تھی کہ ہیرا سنگھ کا رابطہ بین الاقوامی پیمانے پر ہے۔ وہ یہی باتیں سوچتا ہوا کار آگے بڑھائے لیے گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار رائل کلب کی وسیع و عریض عمارت کی پارکنگ میں روکی اور نیچے اُتر کر اصل بلڈنگ کی طرف بڑھ گیا۔ کلب کے ہال میں خاصی رونق تھی۔ لیکن وہاں بیٹھنے والے سب طبقہ شرفاء سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں ایک سمارٹ سا نوجوان کھڑا تھا۔

"کیا چیف دفتر میں ہے"۔۔۔۔ توصیف نے کاؤنٹر پر پہنچ کر آہستہ سے پوچھا تو کاؤنٹر پر کھڑا نوجوان چونک پڑا۔

"کون چیف جناب"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم چیف کو نہیں جانتے۔۔۔۔ ہیرا سنگھ"۔۔۔۔ توصیف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ آپ شہنشاہ کہیں چیف تو انہیں نہیں کہا جاتا۔ وہ آج کلب نہیں آئے۔ اپنے محل میں ہوں گے"۔۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور توصیف نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار شمالی پہاڑیوں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جہاں بقول قاسم ہیرا سنگھ کا محل تھا۔ اور پھر واقعی پہاڑیوں کے درمیان اُسے ایک خوبصورت اور جدید انداز کی بنی، نما کوٹھی نظر آ گئی۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

جو سُرخ پتھروں سے بنائی گئی تھی۔ گیٹ پر دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ توصیف نے کار پھاٹک کے سامنے جاکر روکی تو ایک دربان تیزی سے آگے بڑھ آیا۔

"شہنشاہ کو کہو کہ ریذیڈنٹ کا آدمی آیا ہے"۔۔۔۔ توصیف نے ایسے ہی ایک نام لیتے ہوئے کہہ دیا۔

"بہتر"۔۔۔۔ دربان نے کہا اور واپس مڑ کر پھاٹک کے ساتھ بنے ہوئے ایک کیبن میں چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کیبن سے باہر نکلا اور کار کی طرف آنے لگا۔

"آپ کار ایک سائیڈ پر روک دیں۔ شہنشاہ نے آپ سے ملاقات قبول کر لی ہے"۔۔۔۔ دربان نے کہا اور توصیف نے سر ہلاتے ہوئے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر نیچے اُتر کر اُسے لاک کر دیا۔ اور دوبارہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کے پاس اسلحہ ہو تو ہمیں دے دیجئے۔ اندر کسی قسم کا اسلحہ لے جانا منع ہے۔ واپسی پر آپ کو مل جائے گا"۔۔۔۔ دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور توصیف نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور دربان کے حوالے کر دیا۔ اور دربان نے وہ ریوالور کیبن کے اندر رکھا اور پھر توصیف کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے سائیڈ پھاٹک کھولا اور توصیف کو اندر لے گیا اور وسیع و عریض لان کراس کر کے وہ اُسے برآمدے میں لے آیا جہاں چار مسلح افراد موجود تھے۔

"آیئے"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے توصیف سے مخاطب

ہو کر کہا اور مڑ کر ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک بند دروازے پر اس نے خصوصی انداز میں دستک دی۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔

"یس کم اِن"۔۔۔۔ اندر سے ایک آواز اُبھری اور اس مسلح آدمی نے دروازہ کھولا اور توصیف کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔ توصیف اندر داخل ہوا تو اس نے اپنے آپ کو ایک وسیع و عریض کمرے میں پایا۔ وہاں چار مسلح آدمی ایک دیوار سے پشت لگائے کھڑے تھے جبکہ درمیان میں رکھے ہوئے جہازی سائز کے صوفوں میں سے ایک پر ہیرا سنگھ بیٹھا ہوا تھا۔ ہیرا سنگھ کا چہرہ کلین شیو تھا۔ اس نے جسم پر انتہائی جدید تراش کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ سر پر باقاعدہ فلیٹ ہیٹ بھی موجود تھا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں تیزی اور چمک تھی اور چہرے سے وہ پڑھا لکھا نظر آ رہا تھا۔ اس کا حلیہ بالکل وہی تھا جو قاسم نے بتایا تھا۔

"آؤ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ یہ ریذیڈنٹ کون ہے۔ اور تمہیں کیوں اس نے میرے پاس بھیجا ہے"۔۔۔۔ ہیرا سنگھ نے بڑے نرم لہجے میں کہا اور توصیف اطمینان سے اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ریذیڈنٹ بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اور منشیات کا دھندہ کرتی ہے۔ میرا نام ہاشم ہے اور میں پاکیشیا میں ریذیڈنٹ کا مین ایجنٹ ہوں۔ ہیڈ کوارٹر نے مجھے یہاں تم سے رابطہ کرنے کے لیے کہا ہے۔ تاکہ میں تم سے اپ لینڈ میں ریذیڈنٹ کی ایجنسی کی بات چیت کر سکوں"۔۔۔۔ توصیف نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"نام تو پہلی بار سنا ہے۔۔۔۔ کہاں ہے اس کا ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہیراسنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اطالی میں ہیڈکوارٹر ہے۔ واقعی نئی پارٹی ہے لیکن اب تیزی سے بین الاقوامی مارکیٹ پر کنٹرول کر رہی ہے"۔۔۔ توصیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی ایجنسی وہ مجھے دینا چاہتا ہے"۔۔۔ ہیراسنگھ نے کہا۔

"جس قسم کی تم چاہو۔ یہ سب کچھ تم پر منحصر ہے۔ کیونکہ ہیڈکوارٹر کے مطابق اَپ لینڈ میں تمہارے بغیر کام نہیں کیا جا سکتا"۔۔۔ توصیف نے جان بوجھ کر کہا اور ہیراسنگھ کے چہرے پر بے اختیار چمک سی لہرا گئی۔

"تمہارا ہیڈکوارٹر واقعی باخبر ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری آفر قبول نہیں کر سکتا۔ اس نے یہ آفر دیر سے کی ہے۔ اگر دو سال پہلے کی ہوتی تو شاید میں اسے قبول کر لیتا"۔۔۔ ہیراسنگھ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو شہنشاہ اپ لینڈ جیسے ملک کو کھلا تو نہیں چھوڑا جا سکتا ظاہر ہے ہیڈکوارٹر یہاں کام تو کرے گا۔ اس وقت ہیڈکوارٹر تمہاری ہر شرط منظور کر سکتا ہے۔ مگر ہو سکتا ہے بعد میں تمہیں اس کی شرائط ماننا پڑیں۔ اس لیے یہ موقع ہے ایک بین الاقوامی ایجنسی حاصل کرنے کا آگے تمہاری مرضی۔ ظاہر ہے تمہیں مجبور تو نہیں کیا جا سکتا۔ صرف بات کی جا سکتی ہے۔ اور میں تو صرف پیغامبر ہوں"۔۔۔ توصیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو مسٹر۔ اَپ لینڈ میں منشیات پر مکمل کنٹرول میرا ہے۔ یہاں ایک گرام بھی میری اجازت کے بغیر نہ فروخت کی جا سکتی ہے نہ خریدی جا سکتی ہے۔ اس بات کو طے سمجھو۔ اور جہاں تک بین الاقوامی ایجنسی کا تعلق ہے۔ میں پہلے ہی وائٹ کالر کا ایجنٹ مقرر ہو چکا ہوں، اور وائٹ کالر ایسی تنظیم ہے کہ شاید اس کا نام سنتے ہی تمہارے ہیڈکوارٹر میں بھی زلزلہ آ جائے"۔۔۔ ہیراسنگھ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"وائٹ کالر۔۔۔ اوہ اس لیے تم انکار کر رہے ہو۔ لیکن ایک بات بتا دوں شہنشاہ کہ ریڈیڈنٹ وائٹ کالر سے زیادہ وسیع اور مضبوط تنظیم ہے۔ بے شک تم وائٹ کالر کے ہیڈکوارٹر سے معلوم کر لو۔ اگر وہاں کا کوئی باخبر آدمی تمہارا واقف ہو تو"۔۔۔ توصیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم مہمان ہو مسٹر۔ اس لیے تمہاری اس گستاخی کو میں معاف کر رہا ہوں۔ آئندہ اگر تمہاری زبان سے وائٹ کالر کے خلاف ایک لفظ بھی نکلا تو تمہاری لاش کا بھی وجود نہ رہے گا"۔۔۔ ہیراسنگھ نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یک لخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سوری شہنشاہ۔۔۔ میرا مقصد کسی کی توہین کرنا نہ تھا۔ باقی رہی آپ کی دھمکی۔ تو میرا تعلق بھی آپ کی ہی فیلڈ سے ہے۔ آپ بھی اگر میرے میزبان نہ ہوتے تو میرے متعلق ایسے الفاظ زبان سے نکلنے کے بعد آپ شاید دوسرا سانس نہ لے سکتے۔ یہ آپ کے چار مسلح افراد یا اس محل میں موجود دوسرے مسلح افراد میرا بال بھی بیکا نہیں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کر سکتے"۔۔۔ توصیف نے انتہائی ٹھنڈے لہجے میں کہا اور ہیرا سنگھ آگے کی طرف جھک کر حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر توصیف کو دیکھنے لگا۔ جیسے اُسے حیرت ہو رہی ہو کہ کیا کوئی آدمی اس کے سامنے بھی ایسی زبان استعمال کر سکتا ہے۔

"اوہو۔۔۔ ہو۔۔۔ کمال ہے۔ آج بڑے طویل عرصے کے بعد ہیرا سنگھ کے سامنے کسی نے ایسی زبان استعمال کی ہے۔ واقعی مجھے بے حد عجیب سا لگ رہا ہے۔ بڑے دلیر آدمی ہو۔ بہرحال تم اس وقت تک میرے مہمان ہو جب تک تم میرے محل سے باہر نہیں چلے جاتے۔ اسکے بعد جو کچھ بھی ہوگا وہ تمہاری اپنی ذمہ داری پر ہوگا"۔۔۔ ہیرا سنگھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شکریہ شہنشاہ۔۔۔ صرف ایک بات بتا دو کہ وائٹ کالر کا یہاں دفتر بھی ہے"۔۔۔ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے۔۔۔ نہ صرف دفتر ہے بلکہ ان کا اپنا آدمی بھی یہاں موجود ہے۔ لیکن وہ خفیہ رہ کر صرف نگرانی کرتا ہے اور بس۔ اب ملاقات ختم۔ تم جا سکتے ہو"۔۔۔ ہیرا سنگھ نے کہا اور توصیف اُٹھ کھڑا ہوا۔

"اس ایجنٹ کی تفصیل معلوم ہو سکتی ہے"۔۔۔ توصیف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے جو کہہ دیا ہے وہ میں دوہرانے کا عادی نہیں ہوں ہاشم صاحب"۔۔۔ ہیرا سنگھ نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

"اچھا آپ کی مرضی"۔۔۔ توصیف نے کاندھے اُچکاتے ہوئے

کہا اور تیزی سے گھوم کر دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ یک لخت اس نے کسی عقاب کی طرح چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اُٹھا۔

"خبردار ورنہ"۔۔۔ توصیف نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ہیرا سنگھ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کی شاید سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ ایک جھٹکے میں یہ سب کیسے ہو گیا۔ اس کے چاروں مسلح آدمی دیوار کے ساتھ فرش پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔ جب کہ توصیف کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ دروازے کے قریب کھڑا ہوا تھا اور اس کی مشین گن کا رُخ ہیرا سنگھ کی طرف تھا۔ اس نے دراصل مڑتے ہوئے بجلی کی سی تیز رفتاری سے ایک آدمی کے ہاتھ سے مشین گن چھینی تھی اور پھر اس سے زیادہ تیزی سے اس نے ان چاروں پر فائر کھول دیا تھا۔ چونکہ اس نے ملاقات کے درمیان یہی تاثر دیا تھا کہ وہ اطمینان سے واپس جا رہا ہے اور ویسے بھی انہیں معلوم تھا کہ اس کے پاس اسلحہ نہیں ہے اس لیے وہ مطمئن تھے اور توصیف نے اس اطمینان سے فائدہ اُٹھایا تھا۔

"اگر تم نے ذرا بھی غلط حرکت کی ہیرا سنگھ تو ایک لمحے میں سینکڑوں گولیاں تمہارے جسم میں گھس جائیں گی"۔۔۔ توصیف نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔ ہیرا سنگھ نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ وائٹ کالر کا ایجنٹ کون ہے۔ اور اس کا

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

دفتر کہاں ہے"۔۔۔۔ توصیف نے غراتے ہوئے کہا۔

"شاید تم میری زبان پر یقین نہ کرو گے اس لیے میں تمہیں اس کا کارڈ دے دیتا ہوں۔ اس پر اس کی اصل حیثیت دفتر کا پتہ اور فون نمبر موجود ہے"۔۔۔۔ ہیرا سنگھ نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ کارڈ"۔۔۔۔ توصیف نے پوچھا۔

"میری جیب میں ہے۔ اگر اجازت دو تو میں خود نکال لوں اور اگر چاہو تو تم خود آکر نکال لو"۔۔۔۔ ہیرا سنگھ نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔۔۔۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور منہ دوسری طرف کر لو"۔ توصیف نے کہا اور ہیرا سنگھ اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھا مگر اس کے ساتھ ہی توصیف کے چہرے پر ہیرا سنگھ کے سامنے پڑی ہوئی چھوٹی میز اس طرح اچھل کر آ ٹکرائی جیسے اس کے پیروں میں سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور توصیف چیختا ہوا سائیڈ کے بل گرا ہی تھا کہ یک لخت کمرہ ریوالور کے دھماکے سے گونج اٹھا مگر دوسرے لمحے ہیرا سنگھ کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ بھی ایک صوفے کی کرسی کی ضرب کھا کر نیچے جا گرا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ توصیف نے بھی نیچے گرتے ہوئے ایک کرسی کو بالکل اسی طرح اچھال کر ہیرا سنگھ پر دے ماری تھی جس طرح اس نے پیر کی مدد سے چھوٹی تپائی کو توصیف پر اچھالا تھا۔ ہیرا سنگھ سے بنیادی غلطی یہی ہوئی تھی کہ تپائی اچھالنے کے بعد وہ اچھل کر ایک طرف ہٹنے کی بجائے وہیں کھڑا رہ گیا تھا اس لیے جوابی وار کا شکار ہو گیا۔ گو اس نے نیچے گرتے ہی انتہائی برق رفتاری

سے اٹھ کر توصیف پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن توصیف کے ایکشن میں اس سے زیادہ تیزی تھی۔ اس لیے جیسے ہی ہیرا سنگھ اٹھا توصیف اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ہیرا سنگھ سنبھلتا توصیف کے سر کی بھرپور ٹکر اس کی ناک پر پڑی اور ہیرا سنگھ چیختا ہوا پشت کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ توصیف۔۔۔ یک لخت اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر اس کے سینے پر پوری قوت سے کودا اور کمرہ ہیرا سنگھ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ توصیف کودتے ہی تیزی سے ایک طرف ہٹا اور دوسرے لمحے اس کی لات کراہتے ہوئے ہیرا سنگھ کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑی اور پھڑکتا ہوا ہیرا سنگھ ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اور توصیف چند لمحے تو کھڑا زور زور سے سانس لیتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بیہوش پڑے ہوئے ہیرا سنگھ کو الٹا کر پشت کے بل کیا اور جھک کر اس کا کوٹ پشت کی طرف سے آدھے سے زیادہ نیچے کر دیا اس کے بعد اس نے اس کے مسلح ساتھیوں کی لاشوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ کیونکہ ان کی جیبوں کے مخصوص ابھار بتا رہے تھے کہ ان کے پاس مشین پسٹل بھی موجود تھے۔ اور جب ایک کی جیب سے سائیلنسر لگا ہوا ایک مشین پسٹل نکلا تو توصیف کے حلق سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔ اس نے اس کا میگزین چیک کیا اور پھر وہ ہیرا سنگھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پہلے اپنی بیلٹ کھول کر اس نے اس کے دونوں ہاتھ پشت پر کر کے مضبوطی سے باندھ دیئے اور پھر اسی ہیرا سنگھ کی بیلٹ کھول کر اس نے اس کے دونوں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

پیر بھی باندھ دیئے۔ اس کے بعد وہ اپنے کپڑے درست کرتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر راہداری میں آیا تو راہداری کی دوسری سائیڈ پر دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی وہ چونک کر ادھر متوجہ ہوئے۔ توصیف جیب میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے چلتا ہوا ان دونوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ خاموشی سے کھڑے اُسے اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے۔ ہیرا سنگھ والا کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اس لیے انہیں اندر کی سچویشن کا احساس بھی نہ ہو سکا تھا ورنہ ظاہر ہے وہ اس طرح اطمینان سے نہ کھڑے رہتے۔

"شہنشاہ نے تم دونوں کو اندر بلایا ہے"۔۔۔۔ توصیف نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اوہ اچھا"۔۔۔۔ ان دونوں نے چونک کر کہا اور پھر دونوں اس طرح تیزی سے راہداری میں آگے بڑھ گئے جیسے ایک لمحہ بھی اگر انہیں دیر ہو گئی تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ توصیف بھی اب خاموشی سے ان کے پیچھے چل پڑا تھا۔ انہوں نے مڑ کر توصیف کو اپنے پیچھے آتے دیکھا لیکن انہوں نے اس سے کہا کچھ نہیں۔ اور پھر جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر گھسنے لگے توصیف نے مشین پسٹل باہر نکالا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کی ٹھک ٹھک کے ساتھ ہی وہ دونوں بری طرح چیختے ہوئے اچھل کر منہ کے بل اندر کمرے میں جا گرے۔ اور ان کے پیچھے ہی توصیف نے چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی اس نے لات مار کر بھاری دروازہ بھی بند کر دیا۔ ان دونوں میں سے ایک تو ویسے ہی اوندھے منہ پڑا پھڑکتا رہا مگر دوسرے نے تیزی سے

اُٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ توصیف کی لات پوری قوت سے گھومی اور وہ بے اختیار چیختا ہوا پیٹھ کے بل دوبارہ نیچے جا گرا۔ اور ایک آدھ بار پھڑک کر ساکت ہو گیا۔ دوسرا پہلے ہی ساکت ہو چکا تھا۔ توصیف نے جھک کر پہلے اُسے پلٹا تو وہ مر چکا تھا۔ گولی اُسے پشت پر اس انداز سے لگی تھی کہ شاید سیدھی اندر دل میں جا گھسی تھی جبکہ دوسرے آدمی کے پہلو میں گولی لگی تھی۔ اور توصیف نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔ تاکہ اس سے عمارت کے اندر موجود مسلح افراد کے متعلق پوری معلومات حاصل کر سکے اور یہ خیال بھی اُسے ان کے قریب پہنچنے پر آیا تھا ورنہ تو وہ دروازہ کھول کر ہاتھ کے اشارے سے بھی انہیں بلا سکتا تھا۔ دوسرے آدمی کو پلٹ کر اس نے آگے بڑھ کر ہیرا سنگھ کے پیر میں بندھی ہوئی بیلٹ کھولی، اور اس آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں باندھنے کے بعد اس نے اُسے اٹھا کر ایک صوفے پر ڈالا۔ اور اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ دوسرے یا تیسرے تھپڑ پر اُسے ہوش آ گیا اور پھر توصیف کو اس پر خاصا۔ بے رحمانہ تشدد کرنا پڑا تب جا کر اس نے زبان کھولی۔ اس نے مسلح افراد کے بارے میں جو تفصیل بتائی تھی۔ اسکے مطابق اُن دونوں کے علاوہ محل میں صرف بارہ مزید افراد موجود تھے۔ جن میں سے دو گیٹ کے باہر اور دس افراد اندر تھے۔ چونکہ توصیف کو اب ان کی صحیح پوزیشنوں کا علم ہو گیا تھا اس۔ لیے اب ان آدمیوں کا خاتمہ اس کے لیے مشکل نہ تھا۔ اس نے پہلے تو اس آدمی کا خاتمہ کیا اور پھر اس کے ہاتھوں سے بیلٹ کھول کر اس نے دوبارہ ہیرا سنگھ کے پیر باندھ دیئے، لیکن اس دوران اُسے اندازہ ہو گیا کہ ہیرا سنگھ ہوش میں آنے والا ہے تو

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اس نے اسے اُٹھا کر ایک صوفے پر ڈالا اور مشین پسٹل کا دستہ اس کی کنپٹی پر مخصوص انداز میں مار کر اُسے مزید لمبے عرصے کے لیے بیہوشی کی وادی میں دھکیل دیا۔ وہ اُس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا۔ جب اُسے اطمینان ہو گیا کہ ہیرا سنگھ اب اپنے آپ مزید ایک دو گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آ سکتا تو وہ مشین پسٹل سنبھالے دروازہ کھول کر ایک بار پھر راہداری میں آ گیا اور اس کے بعد محل میں موجود اور باہر موجود دونوں افراد کا خاتمہ کرنے میں اُسے تقریباً پون گھنٹہ لگ گیا۔ جب اُسے پوری تسلی ہو گئی کہ اب اس محل نما کوٹھی میں سوائے اس ہیرا سنگھ کے کوئی زندہ آدمی نہیں بچا تو وہ واپس اُس کمرے میں آیا جہاں ہیرا سنگھ پڑا ہوا تھا۔ تو اس نے جھک کر ہیرا سنگھ کو اُٹھا کر کاندھے پر لادا اور اُسے لیکر باہر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کا ارادہ ایک بار پھر بدل گیا تھا۔ وہ اُسے اب آغا کے پاس لے جانا چاہتا تھا تاکہ پوری تفصیل ۔۔ سے اس ۔۔ سے اس کے گینگ اور اس وائٹ کالر تنظیم کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکے۔ پھاٹک کھول کر وہ پہلے کار کو اندر لے آیا۔ اور پھر بیہوش ہیرا سنگھ کے منہ میں رومال ڈال کر اس ۔ نے اوپر سے بھی کپڑا باندھ دیا تاکہ راستے میں اگر اُسے ہوش آ بھی جائے تو وہ شور نہ مچا سکے۔ پھر اُسے کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ڈال کر اس نے ایک کمرے کا پردہ اُتارا اور اس پردے کی مدد سے اس ہیرا سنگھ کو اچھی طرح ڈھانپ کر وہ کار کو باہر لے آیا اور پھر مین پھاٹک بند کر کے وہ کار دوڑاتا اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور فتح مندی کے آثار نمایاں تھے کیونکہ اس کے نقطۂ نظر سے اس نے اپ ٹینڈ میں منشیات ۔ کے ایک

بہت بڑے اور مرکزی گروہ پر نہ صرف ہاتھ ڈال دیا تھا بلکہ ایک لحاظ سے اس کا خاتمہ کرنے کے قریب پہنچ چکا تھا اور یہ اس کے نقطۂ نظر سے ایک خاصی بڑی کامیابی تھی۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

راجرک اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا کام میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ راجرک نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس راجرک سپیکنگ" ——— راجرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"برونٹی بول رہا ہوں"۔ ——— دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"اوہ ——— یس چیف فرمائیے"۔ ——— راجرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"راجرک تم نے اس بلیورین کے ڈاکٹر آرسن کی ڈائری تو حاصل کر کے سیکشن کو بھجوا دی تھی۔ اور ہیڈ کوارٹر کو بتایا بھی گیا تھا کہ ڈاکٹر آرسن یہ معلومات کسی اور کو نہیں پہنچا سکا"۔ ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس ——— آپ لینڈ سے کولگن نے بھی رپورٹ دی تھی

کہ اس نے ایجنٹ ہیرا سنگھ کی مدد سے ایک پیشہ ور قاتل کو اس کی ہلاکت کے لیے تعینات کیا۔ اس پر قاتلانہ حملہ بھی ہو گیا لیکن پھر وہ اچانک غائب ہو گیا۔ کافی تلاش کے باوجود اس کا پتہ نہ لگ سکا۔ ابھی اس کی تلاش جاری تھی کہ مجھے اطلاع ملی کہ اسے یہاں کے سنٹرل ہسپتال میں دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے فوری وہاں ریڈ کرایا اور اس کا خاتمہ تو کر دیا لیکن وہ ڈائری اس سے نہ مل سکی جس کی اطلاع کولگن نے دی تھی۔ البتہ ایک آدمی البرٹ کے متعلق پتہ چل گیا کہ اس نے اس سے ملاقات کی ہے اور ڈائری بھی وہی لے گیا۔ چنانچہ میں نے ایک انتہائی تیز پیشہ ور قاتل کی مدد سے اس کا فوری پتہ چلوا کر اس کا خاتمہ کروایا اور ڈائری لینے کے بعد مزید حفاظتی اقدام کے طور پر اس پیشہ ور قاتل کا بھی اپنے ہاتھوں سے خاتمہ کر دیا۔ اس طرح سارا مسئلہ بخیر و خوبی حل ہو گیا" ——— راجرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ حل نہیں ہوا راجرک بلکہ اور زیادہ بگڑ گیا ہے" ——— دوسری طرف سے برونٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے چیف" ——— راجرک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ لینڈ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ہیرا سنگھ مارا جا چکا ہے۔ اور اس کا آپ لینڈ میں پورا گروپ بھی حکومت نے گرفتار کر لیا ہے۔ بلکہ وائٹ کالر بنانے والی فیکٹری بھی حکومت نے تباہ کر دی ہے۔ کولگن بھی مارا جا چکا ہے اور اس کے دفتر پر بھی حکام نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ بالکل ایسی ہی کارروائی آپ لینڈ کے ہمسایہ ملک پاکیشیا میں بھی ہوئی ہے۔ وہاں بھی وائٹ کالر کا ایجنٹ شیر خان اور

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اس کا پورا گروپ اور اس کے ساتھ ساتھ ایک اور گروپ جسے بیگم رضا چلا رہی تھی۔ بیگم رضا سمیت انٹیلی جنس کے قبضے میں چلا گیا ہے۔ وہاں کی فیکٹری بھی تباہ کر دی گئی ہے۔ وائٹ کالر کا وہاں ایجنٹ سیلنگ اور اس کا پورا گروپ بھی گرفتار کیا جا چکا ہے" ـــــ برونٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کی باتیں سن کر راجرک کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ کیسے ممکن ہے چیف ـــــ یہ تو دونوں ممالک میں وائٹ کالر کا پورا سیٹ اپ ہی جڑ سے اکھاڑ دیا گیا ہے" ـــــ راجرک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیٹ اپ اور ایجنٹس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ان کی جگہ دوسرے لوگ لائے جا سکتے ہیں۔ اصل مسئلہ سیلنگ کی گرفتاری ہے کیونکہ سیلنگ واحد آدمی ہے جس کے پاس وائٹ کالر کا اصل فارمولا ہے۔ کونگن کے پاس بھی تھا اور ڈاکٹر آرسن نے اس سے یہی فارمولا حاصل کر لیا تھا جو ڈائری میں درج تھا۔ اس لیے مجھے وہ ڈائری بلیو لائن تک پہنچنے سے پہلے چاہیے تھی۔ ڈائری مل گئی اور فارمولا بچ گیا۔ اب کونگن بھی مارا گیا ہے۔ لیکن سیلنگ مارا نہیں گیا۔ گرفتار ہو گیا ہے۔ اس لیے فارمولا ایک بار پھر خطرے میں آ چکا ہے" ـــــ برونٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ چیف ـــــ واقعی یہ تو انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ کیا سیلنگ کے پاس فارمولا تحریر شدہ ہے" ـــــ راجرک نے چونک کر پوچھا۔

"کونگن نیا آدمی تھا اس لیے اس کے پاس تحریر شدہ تھا جہاں سے

ڈاکٹر آرسن نے اڑا لیا۔ مگر سیلنگ پرانا آدمی ہے۔ اسے زبانی یاد ہے تحریر شدہ نہیں ہے" ـــــ برونٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو سیلنگ کو فوری رہا کروانا ہو گا۔ تاکہ فارمولا ان کے ہاتھ نہ لگ جائے" ـــــ راجرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے وہاں مختلف لوگوں سے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس ـــــ بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے شیر خان اور بیگم رضا گروپ کا خاتمہ کیا ہے۔ سیلنگ کے تمام ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ صرف سیلنگ کو گرفتار کیا گیا ہے اور یہ گرفتاری ایک شخص علی عمران کے ہاتھوں عمل میں آئی ہے اور یہ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیے بھی کام کرتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تمہارا پرانا دوست ماسٹر کلرز کا جوانا بھی اس علی عمران کا ملازم ہے" ـــــ برونٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اوہ چیف اب میں سمجھ گیا۔ مجھے جوانا نے ایک ملاقات میں اپنے باس کے بارے میں تفصیل بتائی تھی۔ اس کے مطابق یہ شخص علی عمران دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ بظاہر انتہائی خوش طبع اور معصوم سا آدمی ہے لیکن درحقیقت انتہائی ذہین اور شاطر آدمی ہے۔ اور نہ صرف شاطر ہے بلکہ مارشل آرٹ کا بھی بہت بڑا ماہر ہے۔ اس نے جوانا کو باقاعدہ لڑائی میں شکست دے دی تھی تب ہی جوانا اس کا ملازم بنا تھا" ـــــ راجرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"بالکل وہی ـــــ مجھے بھی اس کے متعلق ایسی ہی معلومات ملی ہیں۔ اس نے اگر سیلنگ سے وائٹ کالر کا فارمولا حاصل کر لیا تو سمجھو

www.urdukorner.com

کہ صورت حال انتہائی خطرناک ہو جائے گی۔ اگر فارمولا سیلنگ نے اب تک نہیں بتایا تو پھر سیلنگ کا خاتمہ ضروری ہے اور اگر یہ فارمولا اس علی عمران کے پاس پہنچ چکا ہے تو پھر اس کا خاتمہ ہر صورت میں ہونا چاہیئے۔" برڈنٹی نے کہا۔

" بالکل ہو جائے گا باس ـــــ آپ بے فکر رہیں۔ میں آج ہی سپیشل گروپ لے کر پاکیشیا پہنچ جاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ جلد ہی خوشخبری سنیں گے" ـــــ راجرک نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

" او۔کے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ راجرک نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس بلیک بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"راجرک بول رہا ہوں بلیک" ـــــ راجرک نے کہا۔

" اوہ یس باس حکم کریں" ـــــ دوسری طرف سے بلیک نے چونکے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" تم نے میرے ساتھ آج ہی پاکیشیا جانا ہے۔ فوری طور پر کوئی چارٹرڈ جیٹ طیارہ پاکیشیا کے دارالحکومت کے لیے ہائر کراؤ۔ دوسرے کاغذات بھی تیار کراؤ۔ وہاں کے کسی اچھے سے ہوٹل میں رہائش کا انتظام بھی کر لینا۔ تم تو گئے ہوئے ہو ناں پاکیشیا" ـــــ راجرک نے کہا۔

" یس باس ـــــ کئی بار گیا ہوں، لیکن یہ اچانک وہاں جانے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے" ـــــ بلیک نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

SCANNED BY JAMSHED

" پاکیشیا میں وائٹ کالر کا سارا سیٹ اَپ ختم کر دیا گیا ہے اور سیلنگ جو وہاں وائٹ کالر کا انچارج تھا۔ سیکرٹ سروس کے لیے کام کرنیوالے ایک شخص علی عمران کے قبضے میں چلا گیا ہے اور سیلنگ وائٹ کالر کا فارمولا جانتا ہے۔ اس لیے چیف باس کو خطرہ ہے کہ اگر اس علی عمران نے وائٹ کالر کا فارمولا حاصل کر لیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ دوسری تنظیموں کے ہاتھوں یہ فارمولا فروخت کر دے۔ اس طرح وائٹ کالر کا سارا کاروبار ہی ٹھپ ہو کر رہ جائے گا۔ اس لیے ہم نے وہاں جا کر فوری طور پر اس سیلنگ اور عمران دونوں کا خاتمہ کرنا ہے" ـــــ راجرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن ان دونوں کو وہاں تلاش کہاں کیا جائے گا" ـــــ بلیک نے حیران ہو کر کہا۔

" اس کی تم فکر نہ کرو ـــــ ماسٹر کلرز کا جوانا میرا پرانا دوست ہے۔ وہ اس علی عمران کا ملازم ہے۔ اور جوانا جیسا آدمی وہاں چھپ نہیں سکتا۔ میں اُسے تلاش کر لوں گا اور پھر اس کے ذریعے اس علی عمران تک آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے" ـــــ راجرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ میں انتظامات کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے بلیک نے کہا اور راجرک نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا اُبھر آیا تھا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اُٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"یس ـــ ہیون کلب" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ٹموتھی سے بات کراؤ ـــ میں راجرک بول رہا ہوں" ـــ راجرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ـــ ہولڈ آن کریں" ـــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"ہیلو ـــ ٹموتھی بول رہا ہوں" ـــ بولنے والے کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کا تاثر موجود تھا۔

"ٹموتھی میں راجرک بول رہا ہوں" ـــ راجرک نے کہا۔

"اس لیے تو میں حیران ہو رہا ہوں کہ آج راجرک کو ٹموتھی کیسے یاد آگیا" ـــ ٹموتھی نے کہا اور راجرک دھیرے سے ہنس پڑا۔

"ماسٹر کلرز کے جوانا کے بارے میں کچھ معلومات چاہئیں تھی۔ اور مجھے معلوم ہے کہ وہ جب بھی ایکریمیا آتا ہے۔ تم سے ضرور ملتا ہے" ـــ راجرک نے کہا۔

"ہاں ـــ لیکن وہ تو ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا میں ہے۔ وہ اب مستقل وہیں رہتا ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اس نے پرانا دھندہ چھوڑ دیا ہے" ـــ ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اتنا تو مجھے بھی معلوم ہے ٹموتھی۔ لیکن اس کے باوجود میں اس سے فوری ملنا چاہتا ہوں۔ اس کا کوئی فون نمبر، یا پتہ وغیرہ تمہارے پاس ہو تو بتا دو" ـــ راجرک نے کہا۔

"اس کا ذاتی فون نمبر تو نہیں۔ البتہ وہ جس شخص علی عمران کے پاس ملازم ہے۔ اس کا پتہ میرے پاس ہے۔ اس کے ذریعے جوانا سے ملاقات ہو سکتی ہے" ـــ دوسری طرف سے ٹموتھی نے کہا اور راجرک چونک پڑا۔

"کیا پتہ ہے۔ وہی بتا دو" ـــ راجرک نے کہا۔ اور ٹموتھی نے اُسے عمران کے فلیٹ کا نمبر اور پتہ بتا دیا۔

"شکریہ ـــ اب میں اس سے رابطہ کر لوں گا" ـــ راجرک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔ کیونکہ اس کا اصل ٹارگٹ بھی علی عمران تھا اور اس کا پتہ مل جانا اس کے لحاظ سے مشن کی کامیابی کے لیے نیک شگون کی حیثیت رکھتا تھا۔

www.urdukorner.com

عمران نے دانش منزل کے سپیشل گیسٹ روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ گیسٹ روم میں ایک قوی ہیکل نوجوان قالین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔ یہ سیلنگ تھا وائٹ کالر نامی تنظیم کا پاکیشیا میں ایجنٹ۔ شیر خان اور جم رسنا کے گروپوں کو تو سپرنٹنڈنٹ فیاض نے بڑی اچھی طرح سنبھال لیا تھا۔ اور اس معاملے میں فیاض نے واقعی شاندار کارکردگی دکھائی تھی کہ نہ صرف ان دونوں کے مکمل گروپ بلکہ ان کے منشیات سے بھرے ہوئے گودام اور فیکٹریوں پر بھی اس نے قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن اس سیلنگ کا پتہ لگانے کے لیے عمران کو خاصی جدّوجہد کرنی پڑی تھی۔ لیکن اس نے بہرحال اس کا پتہ چلا لیا تھا۔ سیلنگ کے ساتھ دس افراد کا گروپ تھا جس کا تو خاتمہ کر دیا گیا مگر عمران نے سیلنگ سے وائٹ کالر کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کرنے کے لیے اُسے صفدر اور

کیپٹن شکیل کے ہاتھوں دانش منزل بھجوا دیا تھا اور اب اس کے دفتر اور رہائش گاہ کی مکمل تلاشی کے بعد دانش منزل آیا تھا۔ سیلنگ کے دفتر اور رہائش گاہ کی مکمل تلاشی کے باوجود وائٹ کالر کے سلسلے میں کوئی اہم بات معلوم نہ ہوئی تھی۔ صرف چند اشارے ضرور ملے تھے اور اب عمران سیلنگ سے وائٹ کالر کے بارے میں مکمل تفصیل معلوم کرنا چاہتا تھا۔ عمران نے دروازہ لاک کیا اور آگے بڑھ کر اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب سیلنگ کے جسم میں حرکت کا احساس نمودار ہوا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔ اور دروازے کے ساتھ موجود ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ یہ کرسی زمین میں فکس تھی۔ عمران نے کرسی کے دائیں طرف کے نچلے پائے پر پیر موڑ کر ایک بٹن کو پریس کیا تو کرسی کے دائیں بازو پر چٹاک کی آواز کے ساتھ ایک پلیٹ سی باہر نکل آئی جس پر چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بٹن موجود تھے۔ اُسی لمحے سیلنگ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن عمران کرسی پر خاموش بیٹھا اُسے ہوش میں آتا دیکھتا رہا۔ سیلنگ چند لمحوں تک تو نیم بیہوشی کے عالم میں پڑا رہا پھر یک لخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اُسی لمحے اس کی نظریں سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران پر پڑیں تو وہ اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار کسی انسان کو دیکھ رہا ہو۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں بے پناہ حیرت موجود تھی۔

"تمہیں ہوش آ گیا مسٹر سیلنگ" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"تم ـــــ تم کون ہو ـــــ اور میں کہاں ہوں" ـــــ سلینگ نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب وہ حیرت سے اس کمرے کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے بچے زندگی میں پہلی بار چڑیا گھر میں داخل ہو کر جانوروں سے بھرے ہوئے پنجروں کو دیکھتے ہیں۔

"مسٹر سلینگ تم پاکیشیا میں وائٹ کالر کے مین ایجنٹ ہو۔ اور یہاں تم لوگوں نے منشیات کی سپلائی کے لیے شیرنان گروپ کو اپنا سب ایجنٹ بنایا ہوا تھا۔ نیلم نگر میں دو فیکٹریاں بھی لگا رکھی تھیں اور دارالحکومت میں اور نیلم نگر میں تمہارے منشیات سے بھرے ہوئے کئی سٹورز بھی تھے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں" ـــــ عمران کا لہجہ اُسی طرح خشک اور سپاٹ تھا۔

"تم ہو کون ـــــ پہلے یہ بتاؤ" ـــــ سلینگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اس کی جیکٹ کی جیبوں میں پہنچ گئے۔

"میں خدائی فوجدار ہوں" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"خدائی فوجدار ـــــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــــ سلینگ نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب ہے میں ہر معاملے میں ملوث ہوں" ـــــ عمران نے خدائی فوجدار کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا ـــــ اس کا مطلب ہے کہ تم وائٹ کالر کو بلیک میل کر کے رقم کمانا چاہتے ہو۔ بولو کتنی رقم چاہیئے تمہیں" ـــــ سلینگ نے

اس بار خاصے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"کس بات کی رقم دینے پر تیار ہو تم" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس بات کی کہ تم مجھے یہاں سے جانے دو اور آئندہ وائٹ کالر کے راستے میں نہ آؤ گے" ـــــ سلینگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے رقم نہیں صرف اتنا بتا دو کہ وائٹ کالر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیلات ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ ـــــ تو تم زیادہ اونچا اُڑنا چاہتے ہو۔ تمہاری مرضی" ـــــ سلینگ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی اور برق رفتاری سے عمران پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی سلینگ کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ عمران سے تقریباً دو فٹ کے فاصلے پر قالین پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا۔ اب عمران اور اس کے درمیان شفاف شیشے کی ایک دیوار زمین سے چھت تک قائم نظر آ رہی تھی۔ عمران نے دوسرا بٹن دبایا تو قالین پر گر کر اُٹھنے کی کوشش کرتا ہوا سلینگ اس طرح فضا میں اُچھلا جیسے وہ کسی کھلتے ہوئے سپرنگ پر بیٹھا ہوا ہو۔ دوسرے لمحے وہ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس کی چیخ سے کمرہ گونج اُٹھا۔ نیچے گرتے ہی وہ پہلے سے بھی زیادہ زوردار جھٹکے سے اوپر کو اُٹھا اور اس بار چھت سے ٹکرا کر پہلے سے زیادہ زوردار دھماکے سے نیچے گرا۔ اس بار اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے کمرہ اس کی چیخوں سے گونجنے لگا۔ وہ اب مسلسل کسی گیند کی طرح اچھل کر چھت سے ٹکراتا

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اور پھر دھماکے سے نیچے فرش پر گرتا اور ایک بار پھر چیختا ہوا فضا میں اُٹھ جاتا۔

"تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی ہزاروں جگہوں سے ٹوٹ جائے گی سیلنگ"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"بب بب بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک اس شیطانی چکر کو روک دو"۔۔۔ یک لخت سیلنگ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے ایک بٹن کو پریس کر دیا تو قالین پر دھماکے سے گرنے کے بعد اسبار سیلنگ اوپر کو نہ اُچھلا۔ اور وہیں لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بُری طرح مسخ ہو چکا تھا اور وہ ہانپنے کے ساتھ ساتھ انتہائی کربناک انداز میں کراہ رہا تھا۔

"بولو ورنہ"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ایکریمیا۔۔۔ ایکریمیا میں ہے۔۔۔ ولنگٹن میں ہے"۔۔۔ سیلنگ نے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے، نہ میں کبھی ہیڈ کوارٹر گیا ہوں۔ راجرک ہم سب کو کنٹرول کرتا ہے۔ ریڈ سپاٹ کلب کا مالک اور منیجر راجرک"۔۔۔ سیلنگ نے رُک رُک کر کہا اور پھر کراہتا ہوا اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے سر سے اور چہرے سے خون بہہ رہا تھا چہرے پر رگڑوں اور زخموں کے کئی نشانات نظر آ رہے تھے اور وہ مسلسل اس طرح کراہ رہا تھا جیسے اس کے جسم میں موجود کئی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔

"چیف کون ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"راجرک"۔۔۔ سیلنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا قد و قامت۔ جسامت اور حُلیہ تفصیل سے بتاؤ"۔۔۔ عمران نے پوچھا اور سیلنگ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں تفصیل بتائی اور پھر یکلخت ایک جھٹکے سے گرا اور ساکت ہو گیا۔ وہ شاید اندرونی تکلیف کی شدت کی وجہ سے بیہوش ہو چکا تھا۔ عمران خاموشی سے اُٹھا اور سپیشل گیسٹ روم کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ دروازہ لاک کر کے وہ آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ سر سلطان کا فون آیا تھا۔ آپ گیسٹ روم میں تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جیسے ہی آپ فارغ ہوں فوراً انہیں فون کر لیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے اپنی مخصوص کرسی سنبھالی اور پھر رسیور اُٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری خارجہ"۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"پی۔ اے۔ ون سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پی۔ اے۔ ون۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ آپ عمران صاحب بات کر رہے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ اس نے شاید آواز پہچان لی تھی، لیکن عمران کے فقرے کا مطلب اس کی سمجھ میں نہ آیا تھا۔

کمال ہے۔۔۔ اتنے بڑے نجومی ہو کہ آواز سے نام معلوم

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کر لیتے ہو۔ اور پی۔ اے۔ ون کا پتہ نہیں۔ بھائی اگر تم پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری خارجہ ہو تو پی۔ اے۔ ون سیکرٹری خارجہ بھی تو ہو گا۔ بلکہ ہو سکتا ہے پی۔ اے تھری فور فائیو بھی ہو۔ آخر سیکرٹری صاحب کا عہدہ بہت بڑا عہدہ ہے۔ وفاقی حکومت کے سیکرٹری ہیں۔ کسی چندہ جمع کرنے والی ایجنسی کے سیکرٹری تو نہیں ہیں کہ پی۔ اے رکھنا تو ایک طرف رسید بک چھپوانے کے لیے بھی انہیں چندہ جمع کرنا پڑتا ہو"۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور دوسری طرف سے پی اے کی اونچی ہنسی سنائی دی۔

"بالکل رائٹ۔ فرمایا آپ نے۔ لیکن پی۔ اے ون تو خود سیکرٹری صاحب ہی ہو سکتے ہیں۔ لیجئے بات کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے پی۔ اے نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔۔۔ سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی باوقار اور گھمبیر آواز سنائی دی۔

"ارے ارے اتنے اچھے القاب ملے ہوئے ہیں۔ پی۔ اے ون سیکرٹری خارجہ سر سلطان ذیشان۔ ہمہ وقت پریشان۔ بے۔۔۔ اوہ۔ اوہ سوری۔۔۔ باایمان۔۔۔ چلئے اس کے بعد آپ وغیرہ وغیرہ پر ہی گزارہ کر لیجئے۔ یہ وغیرہ وغیرہ واقعی بہت سی الجھنوں سے آدمی کو بچا لیتا ہے۔ اب کیا کسی الجھن کا ذکر کروں۔ اسے بھی وغیرہ وغیرہ ہی سمجھ لیں۔ لیکن آپ اتنے وغیرہ وغیرہ القابات کے باوجود صرف سلطان کہہ کر کسر نفسی بلکہ کسورِ نفسی کا مظاہرہ کر دیتے ہیں"۔۔۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"مکمل کر لی تم نے اپنی بات۔ کچھ اور بھی کہنا ہو تو کہہ ڈالو"۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ ایک تو عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ ناراضگی کا گراف بھی شاید ساتھ ساتھ ہی بڑھتا رہتا ہے۔ اور میں آپ کے اس گراف کو مزید بلند نہیں کرنا چاہتا۔ آخر آپ۔۔۔۔۔۔" عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہونے ہی لگی تھی کہ سر سلطان نے اس کی بات کاٹ ڈالی۔

"تمہاری زبان واقعی نہیں رک سکتی۔ اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ اس لیے میری بات سن لو۔ پھر میں فون رکھ دوں گا اس کے بعد تم جس قدر چاہو اپنی شیریں گفتاری کا مظاہرہ کرتے رہنا"۔۔۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران ان کے خوبصورت فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے خوبصورت فقرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی آپ کی ریٹائرمنٹ میں کافی عرصہ پڑا ہے۔ اس لیے یار زندہ صحبت باقی بلکہ میرا خیال ہے یہ محاورہ اس طرح کہنا چاہئے کہ صاحب سیکرٹری خارجہ صحبت باقی۔ اس لیے فرمائیے کیسے یاد کیا تھا مجھ حقیر فقیر ہیچمندان بندہ نادان کو"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار سر سلطان بھی شاید نہ چاہنے کے باوجود ہنس پڑے۔

"غلطی ہو گئی تھی۔۔۔ معافی چاہتا ہوں"۔۔۔ سر سلطان بھی شاید موڈ میں آ گئے تھے۔

"معاف کیا۔ میں نے تو کیا میرے باورچی آغا سلیمان پاشا نے بھی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

معاف کیا۔ اور اس کی معافی بہت بڑا اعزاز ہے جناب۔ آج تک میری آرزو ہی رہی کہ شاید کبھی وہ اپنی سابقہ تنخواہیں، بونس، الاؤنسز اور اوور ٹائم کے بل معاف کردے گا لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"۔۔۔ عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"او۔ کے ۔۔۔ جب وہ معاف کردے اور تمہاری خاک شدہ آرزو دوبارہ نمو پذیر ہو جائے تو مجھے فون کرلینا۔ فی الحال میں کام میں مصروف ہوں" دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ابھی تو میں نے صرف تنخواہوں۔ بونس۔ الاؤنسز اور اوور ٹائم کے بلوں کی بات کی ہے اور صاحب بھاگ گئے ہیں۔ اگر بل کی تفصیل بتا دیتا تو شاید اس دنیا سے ہی۔۔۔۔۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ سر سلطان کو واقعی زچ کر دیتے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نام تو مردوں والا ہے۔ پھر"۔۔۔ عمران نے اس طرح چونک کر حیران ہوتے ہوئے کہا کہ بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"نام ۔۔۔ کس کا نام"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سر سلطان مردوں والا نام نہیں ہے۔ پھر تم یہ زچہ اور زچگی جیسے الفاظ ان کے لیے کیوں بول رہے ہو کہیں"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے انداز میں کہا اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس

پڑا۔ وہ اب سمجھا تھا کہ عمران نے زچ کے لفظ سے زچہ اور زچگی کا مخفف بنا لیا تھا۔

"آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ زچ ہندی کا لفظ ہے۔ جب کہ زچہ اور زچگی فارسی زبان کے الفاظ ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ۔۔۔ جب ہندی میں مرد اور فارسی میں عورت۔ تو انگریزی زبان میں کیا ہوگا۔ تمہارا نام بلیک زیرو بھی تو انگریزی زبان میں ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ عمران نے بڑے بلیغ اور خوبصورت انداز میں اسے تیسری جنس بنا دیا تھا۔ اسی دوران عمران دوبارہ سر سلطان کے نمبر ڈائل کر چکا تھا۔

"پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ صاحب سے پوچھو اگر وہ فارغ ہوں تو مجھ سے دو چار باتیں کر لیں"۔۔۔ عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب آپ سنجیدہ ہو رہے ہیں۔ اور سچی بات کہوں کہ آپ کا سنجیدہ لہجہ نامانوس سا لگتا ہے۔ بہرحال صاحب سے بات کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے پی۔ اے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ۔۔۔ جناب میں علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنتے ہی انتہائی سنجیدہ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

لہجے میں کہا۔

"بولو۔ میں نے منع تو نہیں کیا تمہیں بولنے سے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ عمران کے لہجے سے ہی سمجھ گئے تھے کہ عمران ان کے فون بند کر دینے پر ناراض ہو رہا ہے۔ اور ظاہر ہے وہ چاہے خود کتنا غصہ کر لیں لیکن عمران کی ناراضگی وہ واقعی ایک لمحے کے لیے بھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اور سر سلطان کے لہجے میں اس قدر محبت تھی کہ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بزرگ درست کہتے ہیں کہ بڑے لوگوں کی بڑی بات ہوتی ہے۔ اگر بات کرو تو کہتے ہیں۔ مت بولو سننے کا وقت نہیں ہے اور اگر سنجیدہ ہو جاؤ تو کہتے ہیں بولو۔ تمہیں بولنے سے کسی نے منع کیا ہے۔ بہرحال اب میں سرکاری خزانے پر تیسری کال کا خرچہ نہیں ڈالنا چاہتا۔ اس لیے فرمائیے کیسے یاد کیا تھا آپ نے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے منشیات کے بڑے گروہوں کی گرفتاری میں سپرنٹنڈنٹ فیاض کی مدد کی تھی"۔۔۔۔ سر سلطان کا لہجہ بھی مسکراتا ہوا تھا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض کی مدد اور مجھ جیسا غریب آدمی کرے۔ میں تو اس کے مانگے ہوئے فلیٹ میں رہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سر سلطان اس بار بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال تم اسے تسلیم کرو یا نہ کرو۔ تمہارے ڈیڈی کا یہی خیال ہے اور انہوں نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ ان گروپوں کے قبضے سے جو منشیات پکڑی گئی ہے۔ اس کے لیبارٹری تجزیے سے ایک نئی بات سامنے آئی ہے کہ اس میں سرے سے نشے کا کوئی عنصر موجود ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس

میں سلو پوائزن کی خاصیت موجود ہے۔ اب قانونی طور پر ان گروہوں کو منشیات کے جرم میں سزا نہیں دی جا سکتی۔ زیادہ سے زیادہ یہی کیا جا سکتا ہے کہ ایسی دوا کو غیر قانونی طور پر سٹور کرنے اور فروخت کرنے کے جرم میں انہیں عدالت میں پیش کیا جائے اور تم اس بارے میں بہتر سمجھ سکتے ہو کہ منشیات کے مقابلے میں اس جرم کی سزا کس قدر معمولی ہوتی ہے۔ اس لیے تمہارے ڈیڈی بے حد پریشان ہیں۔ کیونکہ اس کیس کی اخبارات نے بے پناہ کوریج کی ہے۔ اور بین الاقوامی طور پر بھی اس سلسلے میں حکومت پاکیشیا کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اب جب اس کا لیبارٹری تجزیہ سامنے آئے گا تو تم بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو کہ تمہارے ڈیڈی اور ان کے محکمے کا کیا حشر ہو گا"۔۔۔۔ سر سلطان نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ممکن تو نہیں ہے لیکن حقیقت یہی ہے۔ تمہارے ڈیڈی نے نہ صرف ملکی لیبارٹری بلکہ غیر ملکی کئی لیبارٹریوں سے بھی اس کا تجزیہ کرایا ہے۔ سب کی یہی رپورٹ ہے کہ یہ منشیات نہیں ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ پھر تو واقعی سنٹرل انٹیلی جنس کی خاصی بے عزتی ہو گی لیکن اب ڈیڈی کیا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں جناب ایکسٹو سے درخواست کروں کہ وہ اس کیس پر کام کریں کیونکہ ان گروہوں سے یہ بات بھی معلوم

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہوئی ہے کہ انہیں کوئی غیر ملکی تنظیم وائٹ کالر کنٹرول کرتی تھی"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"دوسرے لفظوں میں ڈیڈی اب اپنے محکمے کی بے عزتی کو سیکرٹ سروس کی طرف ٹرانسفر کر دینا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے باپ کی میراث بیٹے کو ہی جاتی ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور عمران اپنی عادت کے برخلاف بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔۔۔۔ اب واقعی آپ کو فقرہ کسنا آ گیا ہے۔ ٹھیک ہے جناب باپ کی میراث کو بھگتنا ہی پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے سر سلطان کے اس خوبصورت اور گہرے فقرے سے پوری طرح محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"او۔کے۔۔۔۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ فائل تمہیں پہنچ جائے گی"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے عمران صاحب کہ یہ منشیات نہ ہو جب کہ یہ دونوں گروپ کام ہی منشیات کا کرتے تھے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جو کہ لاؤڈر کے ذریعے ساری گفتگو سن رہا تھا بے اختیار بول پڑا۔

"واقعی انتہائی حیرت کی بات ہے۔ اب مجھے خود اس کا تجزیہ کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے آپ یہ بات اسی سیلنگ سے پوچھ لیں۔ ورنہ آپ کے تجزیے سے کیا ہو گا۔ جب کہ سر سلطان کہہ رہے ہیں کہ آپ کے ڈیڈی نے ملکی تو کیا غیر ملکی لیبارٹریوں سے بھی اس کا تجزیہ کرا لیا ہے"

بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ ہاں تمہاری بات بھی درست ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے مڑا اور آپریشن روم سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا دوبارہ سپیشل گیسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں واقعی کھلبلی سی مچی ہوئی تھی کہ منشیات جیسی چیز کس طرح عام سی دوا میں تبدیل ہو گئی۔ اس نے سپیشل گیسٹ روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہ سیلنگ کو جس حالت میں چھوڑ گیا تھا سیلنگ اس سے مختلف حالت میں پڑا ہوا تھا۔ عمران نے جلدی سے جا کر کرسی کے بازو پر موجود بٹن پلیٹ میں ایک مخصوص بٹن پریس کیا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ شفاف شیشے کی دیوار چھت میں غائب ہو گئی۔ اور عمران آگے بڑھ گیا۔ اس نے سیلنگ کو سیدھا کیا تو بے اختیار اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ سیلنگ مر چکا تھا۔ شاید وہ بیہوشی کے عالم میں ہی پھڑک پھڑک کر مرا تھا۔ کوئی ایسی اندرونی چوٹ اسے آ گئی تھی جسے اس کا دل طویل عرصے تک برداشت نہ کر سکا تھا۔ عمران مڑا اور ایک بار پھر گیسٹ روم سے باہر آ گیا۔

"کیا ہوا۔۔۔۔ اتنی جلدی بتا دیا اس نے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کو اس قدر جلد واپس آتے دیکھ کر کہا۔

"وہ اب منکر نکیر کو بتا رہا ہو گا۔ اس کی لاش اٹھوا کر برقی بھٹی میں ڈلوا دینا۔ میں سپرنٹنڈنٹ فیاض سے مل لوں تا کہ ان لیبارٹریوں کے تجزیے بھی چیک کر لوں اور کچھ مقدار اس سے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

حاصل کر کے اس کا ذاتی طور پر بھی تجزیہ کر دیکھوں" ـــــ عمران نے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

پاکیشیا کے ایک بڑے ہوٹل کے کمرے میں راجرک اور بلیک دونوں موجود تھے۔ وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ راجرک کے ہاتھ میں رسیور تھا اور وہ تیزی سے نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھا۔ چارٹر جیٹ جہاز نے انہیں تھوڑی دیر پہلے ہی پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچایا تھا اور چونکہ اسی ہوٹل میں ان کے کمرے پہلے سے بُک تھے اس لیے ایئرپورٹ سے نکل کر وہ سیدھے ہوٹل پہنچے تھے۔ بلیک بریف کیس اپنے کمرے میں رکھ کر راجرک کے کمرے میں آگیا تھا۔ ان دونوں نے پہلے تو تھوڑی سی شراب نوشی کر کے سفر کی تھکان دُور کی اور پھر راجرک نے کمرے میں موجود فون کو ڈائریکٹ کیا اور ٹوموتھی سے ملنے والے عمران کے فون نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی سلیمان بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سُنائی دی۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"علی عمران صاحب ہیں۔ میں ان کا دوست فریڈرک بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے" ——— راجرک نے بڑے مہذب انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ وہ صبح سے گئے ہوئے ہیں" ——— دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ان کی واپسی کب تک متوقع ہے۔ مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے" ——— راجرک نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ آجائیں تو پلک جھپکنے میں آجائیں اور نہ آئیں تو ایک ہفتہ کیا ایک مہینے تک نہ آئیں" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور راجرک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب کیا کیا جائے" ——— راجرک نے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اس کے فلیٹ کی نگرانی کی جائے تو زیادہ بہتر ہے" ——— بلیک نے جواب دیا۔

"ایک منٹ ——— اس سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ سے کیوں نہ بات کی جائے۔ کیس تو اُسی نے ڈیل کیا ہے۔ کم از کم اُس سے یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ سیلنگ کہاں ہے" ——— راجرک نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اُٹھا کر اس کا ڈائریکٹ کرنے والا بٹن پریس کر کے اس کا رابطہ ہوٹل ایکس چینج سے کر دیا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب سے بات کرنی ہے" ——— راجرک نے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور راجرک نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دو منٹ بعد ہی گھنٹی بج اُٹھی اور راجرک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اُٹھا لیا۔

"یس" ——— راجرک نے کہا۔

"سپرنٹنڈنٹ صاحب سے بات کریں" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"ہیلو" ——— راجرک نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"یس ——— سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو فیاض بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے سخت اور رعب دار لہجے میں جواب دیا گیا۔

"میرا نام کارسن ہے اور میں گریٹ لینڈ کے سب سے معروف اخبار ڈیلی گڈ نیوز کا چیف کرائم رپورٹر ہوں۔ آپ نے پاکیشیا میں منشیات کے جن گردیوں کو گرفتار کیا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارا اخبار ایک سپیشل فیچر شائع کرنا چاہتا ہے۔ جس میں آپ کی تصویر اور انٹرویو بھی شامل ہو گا۔ اور جناب یہ بھی بتا دوں کہ ڈیلی گڈ نیوز پوری دنیا کے دو سو ممالک میں پڑھا جاتا ہے۔ اور پندرہ زبانوں میں چھپتا ہے اور جسے ہم سپیشل فیچر کہتے ہیں وہ تمام ملکوں سے شائع ہونے والے ایڈیشنز میں بیک وقت شائع کیا جاتا ہے اگر آپ وقت دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی" ——— راجرک نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

آپ دفتر تشریف لے آئیں۔ میں اس وقت فارغ ہوں۔ انٹرویو ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے فیاض نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ ۔۔۔ میں اور ہمارا چیف فوٹو گرافر دونوں ہی ابھی حاضر ہو جاتے ہیں"۔۔۔ راجرک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو بلیک وہ ڈیلی گڈ نیوز والے سپیشل کارڈ ساتھ لے لو۔ اور ایک کیمرہ ہوٹل کی شاپ سے خرید لیں گے"۔۔۔۔ راجرک نے رسیور رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک بھی سر ہلاتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ نیچے چلیں میں کارڈ لے کر آتا ہوں"۔۔۔ بلیک نے کہا اور راجرک سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نیچے پہنچ کر اس نے سب سے پہلے ہوٹل کی شاپ سے ایک قیمتی کیمرہ اور فلم خریدی۔ اس نے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا تھا کہ کیمرہ گریٹ لینڈ کا بنا ہوا ہو۔ کیمرے میں فلم لوڈ کر کے وہ جیسے ہی شاپ سے باہر آیا بلیک بھی پہنچ گیا۔ اور اس نے ایک خصوصی قسم کا شناختی کارڈ راجرک کی طرف بڑھا دیا راجرک نے اُسے کھول کر ایک نظر دیکھا اور پھر اُسے جیب میں ڈال لیا۔ اور کیمرہ بلیک کی طرف بڑھا دیا۔

"اس میں فلم لوڈ ہے"۔۔۔ راجرک نے کہا اور بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ بیورو کی شاندار عمارت میں داخل ہو کر جیسے ہی انہوں نے استقبالیہ پر اپنے نام لیے انہیں فوراً سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دفتر پہنچا دیا گیا۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ فیاض دفتر میں موجود نہ تھا۔

"صاحب بڑے صاحب کے پاس گئے ہیں آپ بیٹھیں"۔۔۔ چپڑاسی نے انہیں شاندار انداز میں سجے ہوئے وسیع دفتر میں لے جاتے ہوئے کہا اور راجرک اور بلیک دونوں سر ہلاتے ہوئے صوفہ نما کُرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"خاصا شاندار دفتر ہے"۔۔۔ راجرک نے دفتر کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ یہاں کے لوگ کام کرنے سے زیادہ نمائش پر زور دینے کے عادی ہیں"۔۔۔ بلیک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور راجرک ہنس پڑا۔

"کام تو انہوں نے خاصا بڑا دکھایا ہے۔ پورا سیٹ اپ ہی ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ تم کہتے ہو یہ کام نہیں کرتے"۔۔۔ راجرک نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک بھی مُسکرا دیا۔

"اسی بات پر تو مجھے حیرت ہے۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب ہوا کیسے"۔۔۔ بلیک نے کہا اور راجرک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد پردہ ہٹا اور ایک باوردی آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ دونوں اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ آدمی بڑے غور سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"میرا نام کارسن ہے اور میں ڈیلی گڈ نیوز کا چیف کرائم رپورٹر ہوں"۔ راجرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھا دیا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں سپرنٹنڈنٹ فیاض

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہوں" ۔۔۔۔ آنے والے نے چونک کر مصافحے کے لیے بڑھا ہوا ہاتھ تھامتے ہوئے راجرک سے کہا۔ اس کے چونکنے کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے ان دونوں کی آمد کا یاد ہی نہ رہا ہو اور اب کارسن کے تعارف کرانے پر اُسے یاد آیا ہو کہ اس نے انہیں انٹرویو کی دعوت دی تھی۔

"یہ بلیک ہے ۔۔۔۔ ہمارا چیف کیمرہ مین" ۔۔۔۔ راجرک نے بلیک کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے جناب میری ساری زندگی فوٹو بنانے میں گزری ہے۔ میں نے کروڑوں نہیں تو لاکھوں مشہور شخصیات کی تصویریں کھینچی ہیں لیکن جو سکرین بیوٹی آپ کے فیس میں ہے۔ ایسی کم ہی میں نے کسی میں پائی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس باوقار اور خوبصورت یونیفارم میں آپ کا فل پورٹریٹ بنالوں۔ مجھے یقین ہے کہ پوری دنیا میں ایسی وجیہہ اور دلکش شخصیت کا پورٹریٹ دوسرا نہ ہوگا اور ابھی دو ماہ بعد پورٹریٹ کا ایک عالمی مقابلہ ہونے والا ہے اور میں سو فیصد گارنٹی دیتا ہوں کہ آپ کے پورٹریٹ کو پہلا انعام ملے گا" ۔۔۔۔ بلیک نے مصافحہ کرنے کے ساتھ ساتھ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے شروع کر دیئے۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کا چہرہ اپنی تعریف سن کر گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی۔

"شکریہ ۔۔۔۔ ضرور۔ ضرور مسٹر" ۔۔۔۔ فیاض کے منہ سے بے پناہ مسرت کی وجہ سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔ اور پھر فیاض نے ان دونوں کے لیے فوری طور پر چپڑاسی کو بلا کر قیمتی مشروب لانے

کا حکم دے دیا۔

"یہ دیکھئے ہمارے شناختی کارڈ۔ انہیں اچھی طرح چیک کر لیجئے کیونکہ آپ ایک انتہائی ذمہ دار عہدے دار ہیں" ۔۔۔۔ راجرک نے مسکراتے ہوئے جیب سے اخبار کا جاری کردہ کارڈ نکال کر فیاض کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس کی اب ضرورت نہیں رہی مسٹر کارسن" ۔۔۔۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا تو راجرک اور بلیک دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کی بات" ۔۔۔۔ راجرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وائٹ کالر کا یہ کیس سرکاری طور پر سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔ اور ابھی میں ڈائریکٹر جنرل صاحب کے پاس سے ہی آ رہا ہوں۔ انہوں نے اس کی مکمل فائل طلب کی تھی تاکہ اُسے سیکرٹ سروس کو بھجوایا جا سکے۔ اس لیے اب قانونی طور پر اس کیس کے سلسلے میں آپ کو میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا" ۔۔۔۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم اپنے انٹرویو کی تاریخ ایک روز گزشتہ کی ڈال دیں گے۔ تب تو آپ با اختیار تھے" ۔۔۔۔ راجرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر کارسن۔ میں غیر قانونی طور پر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی انٹرویو کے لیے مجھے ڈائریکٹر جنرل کی خصوصی اجازت کی ضرورت تھی۔ میں نے ان سے بات کی تھی لیکن انہوں نے مجھے سختی سے منع کر دیا ہے کہ میں کسی قسم کا انٹرویو نہ دوں گا" ۔۔۔۔ فیاض نے جواب

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

دیتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کے کسی آدمی کی ٹپ دے دیں"۔۔۔ راجرک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس تنظیم کے بارے میں تو شاید پاکیشیا کے صدر مملکت کو بھی علم نہ ہوگا۔ مجھے کیسے ہو سکتا ہے۔ ہاں ایک آدمی میرا دوست ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے لیے اکثر کام کرتا رہتا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کی ملاقات اس سے کروا سکتا ہوں۔ اس کا نام علی عمران ہے"۔۔۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر اسی مشروب کی بوتلیں لے آیا اور اس نے ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی ایک ایک بوتل فیاض سمیت تینوں کے سامنے رکھ دی اور خود باہر چلا گیا۔

"ان سے بھی مل لیں گے۔ چلیئے چند سرسری باتیں ہی ہو جائیں۔ ہمارے اخبار کی تحقیق کے مطابق یہاں وائٹ کالر کا چیف ایجنٹ سیلنگ نامی ایک شخص تھا۔ اور سنا گیا ہے کہ سیلنگ نامی یہ شخص سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہے"۔۔۔ راجرک نے مشروب پیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ یہ نام تو پہلی بار میں آپ کے منہ سے سن رہا ہوں۔ اس تنظیم کا اصل ایجنٹ شیر خان تھا جب کہ بیگم رضا گروپ اس کی ایجنسی لینے کی تگ و دو کر رہا تھا۔ ہم نے دونوں گروپوں کو گرفتار کر لیا تھا"۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کسی قسم کی منشیات کا کاروبار کرتے تھے"۔۔۔ راجرک نے پوچھا۔

"ہم نے تو انہیں منشیات کے چکر میں ہی گرفتار کیا ہے۔ اور ان کا

بھی یہی خیال ہے کہ وہ منشیات کا دھندہ کرتے ہیں لیکن ان کے قبضے سے پکڑی جانے والی منشیات کے لیبارٹری تجزیے نے صورت حال بدل دی ہے۔ لیبارٹری تجزیے کے مطابق یہ سرے سے منشیات ہے ہی نہیں۔ البتہ سلو پوائزن ٹائپ کی دوا ہے"۔۔۔ فیاض نے جواب دیا تو راجرک اور بلیک دونوں کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی۔

"اوہ۔۔۔ پھر تو یہ سارا کیس ہی غلط ہو گیا"۔۔۔ راجرک نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس اس بارے میں ضرور اصل حقائق معلوم کر لے گی"۔۔۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ لیبارٹری رپورٹ کی ایک کاپی ہمیں دے سکتے ہیں"۔۔۔ راجرک نے کہا۔

"سوری وہ تو فائل کے ساتھ ہی سیکرٹ سروس کو چلی گئی ہے"۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان گروپوں کی کوئی فیکٹری بھی پکڑی گئی ہے"۔۔۔ راجرک نے پوچھا۔

"جی ہاں دو فیکٹریاں پکڑی گئی ہیں۔ لیکن وہ عام منشیات بنانے والی فیکٹریاں تھیں کوئی نئی بات نہ تھی ان میں"۔۔۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان علی عمران سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے"۔۔۔ راجرک نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"معلوم کرنا پڑے گا کیونکہ وہ آزاد منش آدمی ہے"۔۔۔۔ فیاض نے کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ راجرک نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روک دیا۔

"فون مت کریں صرف ان کا پتہ بتادیں ہم خود ان سے پروگرام طے کرلیں گے"۔۔۔۔ راجرک نے کہا۔ اور فیاض نے اُسے فلیٹ کا نمبر اور پتہ بتادیا۔

"شکریہ فیاض صاحب۔ اب آپ کی چند تصویریں ہو جائیں"۔۔۔۔ راجرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک نے اُٹھ کر کیمرہ سنبھالا اور پھر اس نے فیاض اور اس کے دفتر کی کئی تصویریں بنائیں۔ اس کے بعد وہ دونوں فیاض سے اجازت لے کر دفتر سے باہر آ گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ سیلنگ اور اس کے ساتھیوں پر سیکرٹ سروس نے براہِ راست ہاتھ ڈالا ہے"۔۔۔۔ ہوٹل میں پہنچ کر راجرک نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔ لیکن اس احمق فیاض کی باتوں سے اس اہم بات کا بھی پتہ چل گیا ہے کہ انہیں وائٹ کالر کے اصل فارمولے کا ابھی تک علم ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو یہی محسوس ہوتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے یہاں سنٹرل انٹیلیجنس کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی، جتنی سیکرٹ سروس کو دی جاتی ہے ورنہ سپرنٹنڈنٹ یہ الفاظ نہ کہتا کہ سیکرٹ سروس کے بارے میں تو صدر کو بھی معلوم نہ ہوگا"۔۔۔۔ راجرک نے کہا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ بلیک نے پوچھا۔

"اب اس علی عمران کو اغوا کرنا پڑے گا تاکہ اس سے ساری صورتِ حال تفصیل سے معلوم کی جاسکے اور یہ کام ہم دونوں یہاں ہوٹل میں بیٹھ کر نہیں کرسکتے۔ اس لیے اب ہمیں یہاں کے مقامی گروپ کی مدد حاصل کرنی پڑے گی"۔۔۔۔ راجرک نے کہا۔

"اپنے گروپ کو منگوا لیتے ہیں۔ وہ ایک دو روز میں پہنچ جائیں گے"۔ بلیک نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کام طویل ہو جائے گا جب کہ میں اسے کم سے کم وقت میں نمٹانا چاہتا ہوں۔ یہاں ایک گروپ ہے جس کا چیف ڈریل ہے۔ یہ سیلنگ سے پہلے وائٹ کالر کے لیے کام کرتا رہا ہے۔ خاصا مؤثر اور طاقتور گروپ ہے۔ میں ڈریل سے بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ راجرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اُٹھا کر فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پش کر کے اُسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس کنگ کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سُنائی دی۔ اس بولنے والے کے لہجے سے ہی بخوبی اندازہ ہو جاتا تھا کہ کنگ کلب کس قسم کے لوگوں کی آماجگاہ ہے۔

"ڈریل سے بات کرائیں۔ میں راجرک بول رہا ہوں"۔۔۔۔ راجرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور بھاری اور انتہائی کرخت آواز رسیور پر گونج اُٹھی۔

"ڈریل بول رہا ہوں"۔۔۔۔ بولنے والے نے ایسے کہا جیسے فون کال

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اٹنڈ کر کے اس نے دوسرے پر کوئی بہت بڑا احسان کر دیا ہو۔

"راجرک بول رہا ہوں ڈریل ——— ڈبلیو سی۔ ٹو" ——— راجرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ آپ ——— آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ ایکریمیا سے" ——— اس بار ڈریل کا لہجہ یک لخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"نہیں میں یہیں دارالحکومت سے ہی بول رہا ہوں۔ کیا تم فوری طور پر کسی ایسی کوٹھی کا بندوبست کر سکتے ہو۔ جہاں اسلحہ، میک اَپ کا سامان، کاریں اور دوسرا ضروری سامان موجود ہو" ——— راجرک نے کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں جناب۔ آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ مجھے بتایئے میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو ساتھ لے جاؤں گا" ——— ڈریل کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ بلکہ خوشامدانہ تھا۔

"تم اس کوٹھی کا پتہ بتا دو۔ میں وہاں پہنچ کر تمہیں پھر کال کروں گا۔ پھر ملاقات ہو جائے گی" ——— راجرک نے کہا اور جواب میں ڈریل نے اُسے ایک پتہ بتا دیا۔

"وہاں میرا ایک ملازم ہے۔ آپ وہاں صرف میرا نام لیں گے تو وہ آپ کا استقبال کرے گا۔ یہ آدمی جس کا نام جیک ہے۔ انتہائی بھروسے کا آدمی ہے اور یہ کوٹھی بھی صرف میں ایمرجنسی میں استعمال کرتا ہوں۔ میرے اور جیک کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے" ——— ڈریل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— پھر بات کروں گا" ——— راجرک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو بلیک اب ہم نے فوری طور پر یہ کمرے چھوڑ دینے ہیں۔ اور سنو ہم نے یہاں سے پیدل ہی آگے بڑھنا ہے۔ اور پھر کسی بس کا پوچھ کر بس پر اس کالونی میں پہنچیں گے۔ میں ٹیکسی استعمال نہیں کرنا چاہتا" ——— راجرک نے کہا۔

"باس ——— آپ اس قدر رازداری اور جلدی کیوں کر رہے ہیں۔ کیا کسی طرف سے کوئی خطرہ لاحق ہے" ——— بلیک نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں اس سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنے کے بعد میں محسوس کر رہا ہوں کہ اس نے ہمارے متعلق اطلاع لازماً اس عمران کو دے دینی ہے۔ اور عمران کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پر بے خبری میں ہاتھ ڈالوں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ اُلٹا سیکرٹ سروس ہی ہم پر ہاتھ ڈال دے" ——— راجرک نے کہا۔

"آپ کسی طرح اس جوانا کا پتہ تلاش کر لیں تو اُسے آسانی سے استعمال کیا جا سکتا ہے" ——— بلیک نے کہا۔

"پہلے اپنے آپ کو محفوظ کر لیں۔ اس کے بعد اطمینان سے سارے کام ہو جائیں گے۔ جاؤ جا کر اپنا سامان اٹھا لاؤ" ——— راجرک نے کہا اور بلیک سر ہلاتا ہوا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ راجرک نے اپنا سامان بند کرنا شروع کر دیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران

عمران نے پردہ ہٹایا اور فیاض کے دفتر میں داخل ہو گیا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ" ــــ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے خضوع وخشوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ سچ کہتے ہیں کہ شیطان کو جس وقت یاد کرو وہ اسی وقت حاضر ہو جاتا ہے" ــــ فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی آنکھیں سرچ لائٹوں کی طرح گردش کرنے لگ گئیں کیونکہ فیاض کا یہ فقرہ ہی بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت بڑے خوشگوار موڈ میں ہے۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ یہاں شیطان کبھی کبھار آتا ہے۔ حالانکہ میرا خیال ہے تمہیں روزانہ ڈیوٹی دینی پڑتی ہے" ــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تمہارے متعلق کہہ رہا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہارے متعلق بات ہو رہی تھی اور تم ٹپک پڑے" ــــ فیاض نے مسکراتے ہوئے

کہا اور عمران چونک پڑا۔

"واہ ــــ پھر تو آج واقعی میری قسمت زوروں پر ہے۔ نکالو چیک"۔ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"چیک کیسا چیک" ــــ فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"اچھا تو اب یادداشت بھی غائب ہوتی جا رہی ہے سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کی۔ وہ شیر خان اور بیگم رضا گروپ کی گرفتاری سے پہلے کیا بات ہوئی تھی" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ ــــ لاحول ولاقوۃ ــــ خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ ہی ہمارے حصے میں آئی۔ کیس تو پھر تمہاری سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا" ــــ فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جب چیک دینے کی باری آئی تو خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ بن گیا یہ کارنامہ۔ یہ اخباروں میں لمبی لمبی سرخیاں، یہ تمہارے اور تمہارے عملے کے بڑے بڑے فوٹو۔ یہ خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ تھی۔ چیک نکالو شرافت سے ورنہ میں ابھی جا کر ڈیڈی کو کہہ دوں گا کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض تو گھر میں آرام فرما رہے تھے جب ان کے حوالے پکی پکائی کھیر کی گئی تھی" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بے شک جا کر کہہ دو۔ وہ پہلے بھی بار بار مجھے یہ کہہ چکے ہیں کہ اس کیس میں ضرور عمران نے تمہاری مدد کی ہو گی۔ انہیں یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ میں اپنے طور پر اتنا بڑا کیس پکڑ سکتا ہوں اور اب تو کیس بھی ہمارے پاس نہیں رہا۔ اب تمہارے کہنے یا نہ کہنے سے کیا فرق پڑ جائے گا" ــــ فیاض بھی پوری طرح ڈھٹائی پر اتر آیا تھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری طرف سے مکمل اجازت ہے"۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں بالکل اجازت ہے"۔۔۔ فیاض نے لطف لینے کے سے انداز میں کہا۔

"او۔کے"۔۔۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا تم باس سے فون پر بات کرو گے"۔۔۔ فیاض نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں سلمٰی بھابھی کو ایڈوانس تعزیت کرنا چاہتا ہوں۔ آخر بیچاری نے بیوہ ہونا ہے۔ کوئی مذاق تو نہیں"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔ کیوں ہو گی وہ بیوہ"۔۔۔ فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب۔ جب میں ڈیڈی کو جا کر دو بینکوں کے سپیشل لاکروں اور کئی غیر ملکی بینکوں میں موجود بڑے بڑے اکاؤنٹس کی تفصیلات بتاؤں گا تو ڈیڈی صرف نوکری سے برخواست کر کے خاموش ہونے والے آدمی نہیں ہیں وہ اپنے ہاتھوں سے تمہیں کفن دفن دے کر کسی گڑھے میں پھینک دیں گے۔ تم جانتے تو ہو ڈیڈی کی طبیعت اور فطرت کو"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم اب بلیک میلنگ پر اتر آئے ہو"۔۔۔ فیاض نے

غصے کی شدت سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بلیک میلنگ۔۔۔ لاحول ولاقوۃ۔ اب اتنا بھی کالا رنگ نہیں تمہارا۔ اچھے خاصے گورے چٹے آدمی ہو۔ ٹھیک ہے پھر جاؤں ڈیڈی کے پاس"۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو۔۔۔ میں کہتا ہوں بیٹھ جاؤ۔ ورنہ سلمٰی سے پہلے میں تمہارے اس سلیمان کو بیوہ بنا دوں گا"۔۔۔ فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران فیاض کے اس فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔۔۔ کیا عقلمندانہ فقرہ کہا ہے تم نے۔ چلو اس ذہانت سے بھرے فقرے کی بنا پر چیک معاف کر دیا میں نے"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور فیاض جھلاہٹ کے عالم میں بولے گئے اس فقرے سے جھینپ کر رہ گیا۔

"تم۔۔۔ تم پاگل کر دیتے ہو دوسرے کو"۔۔۔ فیاض نے جھینپتے ہوئے انداز میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اچھا چلو چھوڑو چیک کو۔ یہ بتاؤ کہ میرے متعلق کیا باتیں ہو رہی تھیں۔ یہاں کس سے ہو رہی تھیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں وہ تو میں بھول ہی گیا تھا۔ گریٹ لینڈ کا سب سے مشہور اخبار ہے ڈیلی گڈ نیوز۔ اس کا چیف کرائم رپورٹر کارسن اور کیمرہ مین بلیک آئے تھے۔ انہوں نے پہلے ہوٹل سے فون کر کے مجھ سے انٹرویو کا وقت لیا۔ وہ اس وائٹ کالر والے کیس کے سلسلے میں سپیشل

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

فیچر شائع کرنا چاہتے تھے۔ میں نے انہیں بلوا لیا۔ لیکن ادھر تمہارے ڈیڈی کو نجانے کیا سوجھی کہ انہوں نے کیس ہی سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا۔ اس لیے مجبوراً مجھے انٹرویو دینے سے انکار کرنا پڑ گیا۔ البتہ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ تم سیکرٹ سروس کے لیے کام کرتے ہو۔ وہ لازماً اب تم سے ملیں گے اور پھر تمہارے عیش ہو جائیں گے۔ پوری دنیا میں چھپنے والے اس سپیشل فیچر میں تمہاری احمقانہ تصویر شائع ہو جائے گی“ ——— فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا کیا باتیں ہوئیں تمہاری ان سے۔ ان کی تفصیل تو بتاؤ“ ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور فیاض نے وہ سب باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

”کون سے ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں یہ“ ——— عمران نے پوچھا۔

”فائیو سٹار ہوٹل کی ٹیلی فون آپریٹر نے پہلے بات کی تھی۔ اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ وہ اسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں“ ——— فیاض نے جواب دیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یس انکوائری سر“ ——— دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”فائیو سٹار ہوٹل کا نمبر دیں“ ——— عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ہوٹل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”کیا تم ان سے فوری ملنا چاہتے ہو۔ بڑا شوق ہے تصویر چھپوانے

کا“ ——— فیاض نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں ان سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ میری بجائے تمہاری تصویر شائع کریں تاکہ دنیا کو پتہ تو چل سکے کہ پاکیشیا میں کس قدر وجیہہ اور خوبصورت مرد رہتے ہیں“ ——— عمران نے نمبر ڈائل کرتے ہوئے جواب دیا اور فیاض کا چہرہ فخر سے تن سا گیا۔

”وہ بھی یہی کہہ رہے تھے“ ——— فیاض نے کہا تو عمران نے چونک کر فیاض کی طرف دیکھا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

”کون کیا کہہ رہے تھے“ ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”وہ فوٹوگرافر ——— بلیک ——— وہ کہہ رہا تھا کہ مجھ جیسی سکرین بیوٹی اس نے پوری دنیا میں کہیں نہیں دیکھی“ ——— فیاض نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

”اس کا مطلب ہے نیک آدمی ہے وہ بلیک“ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ شاید پہلے انگیج ٹون آنے کی وجہ سے اس نے رسیور رکھ دیا تھا۔

”نیک آدمی ——— کیا مطلب“ ——— فیاض نے چونک کر پوچھا۔

”ظاہر ہے اس نے پہلے کبھی شیطان کو نہ دیکھا ہوگا“ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض کے ہونٹ بھنچ گئے۔

”یس ——— ہوٹل فائیو سٹار“ ——— رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"روم سروس منیجر سے بات کرائیں۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بڑا رعب ہے تمہارے دفتر کا"۔۔۔۔ عمران نے فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ ہو۔ یہ تم جیسے بھٹیچر آدمی کا فلیٹ نہیں ہے"۔۔۔۔ فیاض نے سینہ تانتے ہوئے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔۔۔۔ میں شفقت حسین بول رہا ہوں۔ روم سروس منیجر"۔۔۔۔ اسی لمحے دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"شفقت حسین صاحب آپ کے ہوٹل میں گریٹ لینڈ کے مشہور اخبار ڈیلی گڈ نیوز کے چیف کرائم رپورٹر مسٹر کارسن اور فوٹو گرافر بلیک رہائش پذیر ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیل بتائیں کہ وہ کب آئے ہیں۔ ان کے روم نمبرز کیا ہیں اور ان کے کاغذات میں کیا اندراجات ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈیلی گڈ نیوز کے چیف کرائم رپورٹر اور فوٹو گرافر۔ نہیں جناب یہ حضرات ہمارے ہوٹل میں نہیں ٹھہرے"۔۔۔۔ روم سروس منیجر نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ فیاض بھی چونک پڑا۔ کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے وہ بھی ساری گفتگو سن رہا تھا۔

"لیکن آپ کے ہوٹل سے انہوں نے سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ کو فون کیا تھا۔ اور پھر آکر ملاقات بھی کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے سخت

لہجے میں کہا۔

"جناب ریکارڈ میرے سامنے موجود ہے۔ روم سروس کا انچارج بھی میں ہوں۔ اور جناب مجھے بھلا غلط بیانی کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔۔ منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ ہوٹل فون آپریٹر سے معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ کس کمرے سے سنٹرل انٹیلی جنس کو فون کیا گیا تھا اور سنیں اس کمرے کے مکینوں کو اس کا علم نہیں ہونا چاہیئے۔ البتہ آپ نے مجھے تفصیل بتانی ہے کہ اس کمرے میں کون مقیم ہے"۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔۔۔۔ میں ابھی معلوم کر کے بتاتا ہوں۔ آپ ہولڈ کریں"۔ دوسری طرف سے منیجر نے کہا۔

"میں دس منٹ بعد پھر فون کروں گا آپ اس دوران مکمل معلومات حاصل کر لیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مجھے وہاں سے فون کیا۔ ان کے پاس شناختی کارڈ بھی موجود تھے"۔۔۔۔ فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تو مجھے شک نہ پڑا تھا کیونکہ واقعی گریٹ لینڈ کا ڈیلی گڈ نیوز ایسا اخبار ہے جو کرائم کی خصوصی خبروں پر سپیشل فیچر چھاپتا رہتا ہے لیکن تمہاری اس بات نے کہ اس فوٹو گرافر نے تمہاری سکرین بیوٹی کی جس انداز میں تعریف کی تھی۔ اس نے معاملہ مشکوک بنا دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"تو تمہارا مطلب ہے میں بدصورت ہوں کبھی اپنا منہ دیکھا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کسی گورکن کی شکل ہو۔ اُجاڑ اور ویران سی" ——— فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب میں تم جیسا امیر آدمی تو نہیں ہوں کہ یورپ سے جینٹس میک اپ کا قیمتی سامان منگواؤں اور فرانس کی انتہائی قیمتی پرفیوم کی پوری بوتل کپڑوں پر انڈیل کر گھر سے باہر نکلا کروں۔ بیوٹی سوپ تک تو ملتا نہیں منہ دھونے کے لیے وہ سلیمان جا کر ایسا صابن لے آتا ہے کہ منہ کی کھال تک چھل جاتی ہے۔ بات کرو تو الٹا لڑنے کو آجاتا ہے کہ اس مہنگائی کے دور میں اگر بیوٹی سوپ خریدنا ہے تو دو چار لاکھ روپے کا بندوبست کرو۔ اب تم ہی بتاؤ کہ میں کہاں سے بندوبست کروں" ——— عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی مفلسی کے ہاتھوں سخت مجبور ہو چکا ہو۔

"بکواس مت کرو ——— لاکھوں روپے تو تم مجھ سے وصول کر چکے ہو۔ اور ہر بار تمہارا رونا یہی ہوتا ہے کہ تمہارے پاس کچھ نہیں ہے" ——— فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی تو سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ غریب آدمی کی باتوں پر کوئی یقین ہی نہیں کرتا۔ ٹھیک ہے تمہاری مرضی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ تمہارے پاس اچھا صابن خریدنے کے بھی پیسے نہیں ہیں" ——— فیاض نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جہاں ردی کے لالے پڑے ہوئے ہوں وہاں اچھا صابن خریدنے کا کون سوچ سکتا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ زندگی گزر ہی جائے گی" —

عمران کی اداکاری واقعی عروج پر تھی۔

"ہونہہ مگر ..... خیر ٹھیک ہے۔ اب تمہیں دوست کہہ بیٹھا ہوں تو تمہاری مدد تو کرنی ہی پڑے گی" ——— فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بھاری بٹوہ نکالا اور اُس میں سے چھوٹے نوٹوں کی ایک گڈی کھینچ کر اس نے اس طرح عمران کی طرف بڑھا دی جیسے اس کی سات نسلوں پر احسان کر رہا ہو۔

"کیا مطلب یہ ——— یہ تم کیا دے رہے ہو۔ اس سے تو واقعی بیوٹی سوپ کی ایک ٹکیہ آجائے گی" ——— عمران نے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چھوٹے نوٹوں کی اس گڈی کو دیکھنا شروع کر دیا جیسے زندگی میں پہلی بار اُسے نوٹ دیکھنے کو ملے ہوں۔

"بس۔ بس اب زیادہ نہ پھیلو یہی بہت ہیں" ——— فیاض نے کہا تو عمران نے نوٹوں کی گڈی اُٹھائی۔ اور اُسے ایک طرف رکھ لیا۔

"بے حد شکریہ ——— تم واقعی فیاض ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیاض کے چہرے پر فاخرانہ مسکراہٹ اُبھر آئی۔ عمران نے رسیور اُٹھایا اور دوبارہ ہوٹل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔ پھر استقبالیہ کلرک کو اس نے جیسے ہی روم سروس منیجر سے بات کرانے کیلئے کہا۔ اس کا رابطہ فوراً ملوا دیا گیا۔

"شفقت حسین بول رہا ہوں۔ جناب میں نے تمام معلومات حاصل کرلی ہیں۔ انتہائی حیرت انگیز باتیں سامنے آئی ہیں۔ انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فون دوسری منزل کے کمرہ نمبر اٹھارہ سے کیا گیا تھا۔ مگر اس کمرے میں ایک ایکریمین سیاح فریڈرک رہ رہا تھا ——— ایکریمیا

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سے ہی دو کمرے فون پر بُک کروائے گئے تھے — ایک فریڈرک اور دوسرا رانسین کے نام سے دونوں ہی سیاح تھے۔ آج ہی دونوں آئے اور اب سے ایک گھنٹہ پہلے وہ کمرے چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ حالانکہ کمرے ایک ہفتے کے لیے بُک کرائے گئے تھے" —— روم سروس منیجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ ہوٹل کی کار پر گئے ہیں" —— عمران نے پوچھا۔

"میں نے معلوم کیا ہے جناب۔ انہوں نے جاتے وقت ہوٹل کی کار انگیج نہیں کی" —— شفقت حسین نے جواب دیا۔

"او۔ کے شکریہ" —— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب ہوا —— کیا یہ غلط لوگ تھے۔ لیکن پھر وہ میرے پاس کیوں آئے تھے" —— فیاض نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے۔ کسی نے انہیں بتا دیا ہو کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ صرف نام کا ہی فیاض نہیں ہے دل کا بھی فیاض ہے۔ نوٹوں کی گڈیاں دیتا رہتا ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی ہاتھ سے بجانے والی گھنٹی پر ہاتھ مار دیا۔ دوسرے لمحے پردہ اٹھا کر فیاض کا چپڑاسی کسی جن کی طرح اندر آ گیا۔

"یس سر" —— چپڑاسی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کس صابن سے منہ دھوتے ہو" —— عمران نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"صص۔ صابن —— جی کیا مطلب —— یہی عام سا صابن

جناب —— کیوں جناب" —— چپڑاسی اس عجیب و غریب سوال پر واقعی بوکھلا گیا تھا۔

"یہ لو رقم۔ اور دفتر کے سب چپڑاسیوں میں برابر برابر بانٹ دینا۔ تاکہ وہ کم از کم منہ دھونے کے لیے بیوٹی سوپ ہی خرید لیں۔ یہ تمہارے صاحب نے دیئے ہیں۔ جاؤ جلدی سے بانٹ کر آؤ" —— عمران نے میز پر رکھی ہوئی گڈی اُٹھا کر چپڑاسی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شش شش شکریہ جناب" —— چپڑاسی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور نوٹوں کی گڈی لے کر وہ اس قدر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکلا جیسے اُسے خطرہ ہو کہ کسی بھی لمحے اُسے واپس بُلا لیا جائے گا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے —— کیا میری رقم حرام کی تھی" —— فیاض نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"حرام کی —— کیا مطلب —— کیا تم حرام کی رقمیں بٹوے میں رکھتے ہو" —— عمران نے دانستہ آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو —— اگر تمہیں ضرورت نہیں تھی تو کیوں اداکاری کی تھی میرے سامنے۔ پتہ نہیں میری عقل ہر بار کیوں ماری جاتی ہے۔ ہر بار تمہاری اداکاری کو سچ سمجھ لیتا ہوں" —— فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک لاکر میں رکھے ہوئے سارے نوٹ نکال کر جیبوں میں بھر لینا وائٹ کالر کیس بین الاقوامی کیس ہے۔ اور سیکرٹ سروس چونکہ منشیات کے کیسز کو ڈیل نہیں کرتی اس لیے لازماً چیف نے یہ کیس میرے حوالے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کر دینا ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ مجھے تو شہرت حاصل کرنے کا بالکل شوق ہے ہی نہیں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ میرے یار کی کارکردگی کے چرچے پوری دُنیا میں ہوں اور یونیورسٹیوں میں کرمنالوجی کے نصاب میں باقاعدہ ایک باب موجود ہو۔۔ ایکیشیا کے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے حیرت انگیز اور یادگار کارناموں پر مشتمل باب"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیاض کا غصّے سے تنا ہوا چہرہ بے اختیار کھِل اُٹھا۔

"کیا۔ کیا تم صحیح کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ فیاض نے مسرّت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ شیر خان اور بیگم رضا کو تمہارے حوالے کس نے کیا تھا۔ میں اگر چاہتا تو انہیں براہِ راست ڈیڈی کے حوالے بھی کر سکتا تھا اور سیکرٹ سروس کے چیف کے بھی۔ مگر میری تو خواہش ہے کہ سوپر فیاض کی شہرت پوری دُنیا میں پھیل جائے تاکہ بھابھی سلمیٰ کسی بھی محفل میں بیٹھ کر فخر سے کہہ سکیں کہ وہ اس سوپر فیاض کی بیوی ہے۔ جس کے کارناموں کی پوری دُنیا میں دھوم ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے بات کو اور آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور فیاض کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ اس کے چہرے کے عضلات مسرّت کی شدّت سے بُری طرح کپکپانے لگ گئے تھے۔ آنکھیں بے پناہ چمک کی وجہ سے سرچ لائٹوں کی طرح روشن ہو گئی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔۔۔۔۔ تم کتنے سچے اور مخلص دوست ہو۔ لعنت ہے مجھ پر میں تمہیں لالچی اور خود غرض سمجھتا رہا"۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے جذبات میں آکر اپنے آپ پر لعنت بھیجتے ہوئے کہا۔

"یہی تو مصیبت ہے۔ تمہیں میری مجبوریوں کا تو علم ہی نہیں ہے۔ تمہیں

پتہ ہے کہ ڈیڈی سے مجھے کچھ نہیں ملتا۔ سیکرٹ سروس کے چیف کا کوئی کام کرتا ہوں تو چیک مل جاتا ہے۔ اب تم خود سوچو۔ اگر میں یہ کیس حل کر کے سیکرٹ سروس کے چیف کے حوالے کر دوں تو مجھے بغیر کچھ کہے معقول چیک مل جائے گا۔ اور چلو عیاشی نہ سہی کچھ نہ کچھ اُدھار اُتر جائے گا لیکن تمہیں یہ کیس دے دوں تو پھر تم خود ہی بتاؤ کہ میں کیا کروں گا۔ تم سے بات کرو تو تم آنکھیں نکالنے لگتے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ تم فکر مت کرو۔ جب تک میں زندہ ہوں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ بس تم کیس میرے حوالے کر دینا پھر دیکھنا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ تمہارا منہ موتیوں سے بھر دوں گا"۔۔۔۔۔ فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ بین الاقوامی کیس شام تک مکمل ہو جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"شام تک نہیں۔ اب اتنا احمق بھی میں نہیں ہوں۔ بہرحال وقت تو لگے گا"۔۔۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ تب تک میں مُنہ کے ساتھ ساتھ اپنا پیٹ بھی خالی رکھوں۔ سوری فیاض اگر مجھ میں اتنا عرصہ بھوکا رہنے کی ہمت ہوتی تو مجھے کیا ضرورت تھی خواہ مخواہ دوسروں کے لیے کام کرتے پھرنے کی۔ اچھا اب میں چلتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے ٹھہرو۔ ایک تو تم میں یہ انتہائی بُری عادت ہے کہ تم

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

جلدی ناراض ہو جاتے ہو۔ کمال ہے۔ جب میں نے تمہیں دوست کہا ہے تو پھر دوستی نبھاؤں گا بھی سہی"۔۔۔ فیاض نے جلدی سے کہا اور جیب سے بٹوہ نکال کر اس نے چیک بک نکالی اور میز پر رکھا ہوا قلم اٹھا کر اس نے جلدی سے اُسے بھرنا شروع کر دیا۔

"زیادہ نہ لکھنا۔ بس صرف دس لاکھ لکھنا۔ کہیں تم کروڑ دو کروڑ لکھ ڈالو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ دس لاکھ مم۔ مم۔ مگر....." فیاض کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"تم کتنا لکھنا چاہتے تھے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مم مم میرا خیال ہے۔ دس پندرہ ہزار کافی رہیں گے"۔۔۔ فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا کرنا دس پندرہ ہزار کے دو چار کھلونے لے کر میری طرف سے اپنے بچوں کو دے دینا۔ میں کیس مکمل کر کے تمہارے حوالے کر دوں گا۔ خدا حافظ"۔۔۔ عمران نے کہا اور اُٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ارے ارے رک جاؤ۔۔۔ پلیز عمران رک جاؤ۔ چلو میں ایک لاکھ لکھ دیتا ہوں۔ بس اب تو خوش ہو"۔۔۔ فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خواہ مخواہ تکلف نہ کرو۔ مجھے ضرورت ہی نہیں ہے تمہارے ایک لاکھ کی"۔۔۔ عمران نے مڑے بغیر کہا۔

"اچھا رک جاؤ۔ یہ لو دس لاکھ روپے۔ مگر ایک بات سن لو۔ اب

اگر تم نے مزید فرمائش کی تو تمہیں گولی مار کر خود کشی کر لوں گا۔۔۔ بس۔۔۔ میں نے کہہ دیا ہے"۔۔۔ فیاض نے نتھنے پھلاتے ہوئے کہا۔

"انہی دس لاکھ میں سارا کیس۔ اچھا چلو تم بھی کیا یاد کرو گے۔ چلو ایک کیس مفت ہی سہی۔ آخر دوستی بھی تو کوئی چیز ہے"۔۔۔ عمران نے واپس مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس بس زیادہ مت پھیلو میری ہی پونجی تھی جو تم لے کر جا رہے ہو"۔۔۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور دس لاکھ کا چیک کاٹ کر اس نے عمران کے حوالے کر دیا۔ عمران نے ایک نظر چیک پر ڈالی اور پھر اُسے بند کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"آؤ چلیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کہاں"۔۔۔ فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"مجرم پکڑنے اور کہاں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجرم کہاں ہیں۔ کیا باہر کھڑے ہیں"۔۔۔ فیاض واقعی بوکھلا گیا تھا۔

"تم آؤ تو سہی"۔۔۔ عمران نے کہا اور فیاض ایک جھٹکے سے کرسی سے اُٹھا اور مسرت بھرے انداز میں عمران کے پیچھے چلتا ہوا دفتر سے باہر آگیا۔

"میری کار میں آجاؤ۔ خواہ مخواہ سرکاری پٹرول پھونکنے کا فائدہ"۔۔۔ عمران نے بڑے فیاضانہ لہجے میں کہا اور سوپر فیاض سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا واقعی تم ابھی مجرموں کو پکڑ لو گے بین الاقوامی مجرموں کو"۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کار میں بیٹھتے ہوئے فیاض نے یقین نہ کرنے والے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے۔ بین الاقوامی مجرموں کے سر پر سینگ ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض بے اختیار جھینپ کر رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار سٹی بینک کی وسیع پارکنگ میں جا کر روک دی۔

"کیا ۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ تم بینک کیوں آئے ہو"۔۔۔۔ فیاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے محاورہ سنا ہوا نہیں مال عرب پیش عرب۔ پہلے چیک کیش ہو گا پھر مجرم پکڑے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بینک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کاؤنٹر پر جا کر چیک کیش کرایا اور بڑے نوٹوں کی دس گڈیاں جیب میں ڈالے بینک سے باہر آ گیا۔ فیاض کار میں بیٹھا ہوا برے برے منہ بنا رہا تھا۔

"لے آئے ہو رقم۔ اب تو یقین آ گیا کہ میں نے کوئی دھوکہ نہیں کیا تھا"۔۔۔۔ فیاض نے عمران کے کار میں بیٹھتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"دھوکے کی بات نہیں سوپر فیاض۔ مجرم پکڑنے کے لیے کیش رقم چاہیئے۔ اس لیے مجبوری تھی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کار سٹارٹ کر کے بینک کی پارکنگ سے باہر سڑک پر آ گیا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جیسے ہی اس کی کار ایک متوسط طبقے کی کالونی میں داخل ہوئی تو فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ۔۔۔ کیا یہ بین الاقوامی مجرم اس گندی سی کالونی میں رہتے ہیں"۔۔۔۔ فیاض کے لہجے میں واقعی بے پناہ حیرت تھی۔

"مجرم یہاں نہیں رہتے وہ تو بڑی بڑی عالیشان کوٹھیوں والی کالونیوں میں رہتے ہیں۔ یہاں تو وہ لوگ رہتے ہیں جو ان مجرموں کو پکڑتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور فیاض اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے شک پڑ رہا ہو کہ کہیں عمران کا ذہنی توازن تو نہیں بگڑ گیا۔ لیکن جب چند لمحوں بعد عمران نے کار ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ پر روکی تو وہ حیرت سے کوٹھی کو دیکھنے لگا۔

"آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ یہاں کون لوگ رہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کار سے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا اور فیاض ہونٹ بھینچے خاموشی سے کار سے نیچے اتر آیا۔ کوٹھی کے گیٹ پر کسی پروفیسر راشد کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی جس کے نیچے لکھی ہوئی ڈگریوں کی طویل قطار صاف نظر آ رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک دس سالہ بچہ باہر آ گیا۔ اس نے بڑے سلیقے کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس نے بڑے با اخلاق انداز میں عمران اور سوپر فیاض کو سلام کیا۔

"پروفیسر صاحب سے کہو علی عمران ملنے آیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آئیے"۔۔۔۔ بچے نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور عمران فیاض کو اندر آنے کا اشارہ کر کے اس چھوٹے سے پھاٹک سے اندر داخل

www.urdukorner.com

ہوگیا۔ فیاض اس کے پیچھے تھا۔ کوٹھی صاف ستھری تھی۔ پورچ میں ایک پرانے ماڈل کی کار بھی کھڑی تھی۔ بچہ انہیں برآمدے کے ساتھ بنے ہوئے ایک کمرے میں لے آیا۔ یہاں بستر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی لیٹا ہوا تھا جس کی شیو بڑھی ہوئی تھی۔ بال پریشان تھے اور چہرہ ہڈیوں کا مجموعہ نظر آرہا تھا۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ لیکن اس کے جسم پر صاف ستھرا لباس تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے دوست ہیں۔ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب"۔۔۔۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"جی۔۔۔ جی۔۔۔ میں اُٹھ کر کھڑا نہیں ہوسکتا ورنہ میں آپ کا استقبال کرتا۔ اُمید ہے آپ معاف فرمادیں گے"۔۔۔۔ پروفیسر نے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے مصافحے کے لیے عمران کا بڑھا ہوا ہاتھ تھامتے ہوئے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ارے آپ فکر کیوں کرتے ہیں پروفیسر راشد آپ نے ہنڈرڈ میٹر ریس میں اوّل آنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ فیاض نے بھی بے دلی سے پروفیسر سے مصافحہ کیا اور پھر وہ منہ بنائے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کی وجہ سے مجبوراً یہاں بیٹھا ہوا ہو۔ ورنہ اسے کسی چھوت کی بیماری لگ جانے کا خطرہ ہو۔

"آپ سے پہلے ملاقات نہیں ہے۔ میں کل یونیورسٹی روڈ پر سے گزر رہا تھا کہ میں نے یونیورسٹی کے طالب علموں کو سڑک پر چندہ

SCANNED BY JAMSHED

اکٹھا کرتے دیکھا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ آپ کے بیرون ملک علاج کے لیے چندہ اکٹھا کیا جارہا ہے۔ میں نے ان سے آپ کا پتہ پوچھا تاکہ آپ سے ملاقات ہوسکے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بے حد مہربانی ہے کہ آپ نے اس مصروف ترین دور میں میری خاطر اتنا وقت نکالا۔ میں آپ کا دلی طور پر ممنون ہوں۔ آپ کیا کرتے ہیں"۔۔۔۔ پروفیسر نے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے پوچھا۔

"میں بس ان کا دوست ہوں ویسے آپ کے علاج کیلئے کتنی رقم چاہیئے اور کتنی اکٹھی ہوچکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چھوڑیئے جناب اس دردناک قصے کو۔ میرے شاگردوں نے کوشش کی تھی، لیکن ایک ماہ کی تگ ودو اور بھاگ دوڑ کے باوجود بے چارے صرف تین لاکھ روپے اکٹھے کرسکے ہیں۔ آپ ہی بتایئے بھلا اس پچاس سو روپے اکٹھے کرنے سے دس لاکھ روپے کہاں اکٹھے ہوسکتے ہیں اور میری صحت روز بروز جواب دیتی جارہی ہے۔ اگر وہ لوگ کوشش بھی کریں تو دس لاکھ روپے اکٹھے ہوتے ہوتے چھ ماہ لگ جائیں گے جب کہ ڈاکٹروں کے مطابق اگر میں مزید ایک ہفتہ وہاں نہ پہنچ سکا تو پھر بیرون ملک والے بھی میرے لیے کچھ نہ کرسکیں گے"۔۔۔۔ پروفیسر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

اُسی لمحے وہی لڑکا مشروب کی دو بوتلیں ٹرے میں رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے خاموشی سے ایک ایک بوتل عمران اور فیاض کے سامنے رکھ دی۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"یہ آپ نے کیا تکلف کیا پروفیسر صاحب"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کوئی تکلف نہیں ہے۔ آپ اگر میری خاطر اپنا قیمتی وقت نکال سکتے ہیں تو اس کے مقابلے میں یہ کیا ہے۔ ویسے مجھے شرمندگی ہے کہ آپ جیسے معزز مہمانوں کے لیے میں مزید کچھ نہیں کر سکتا"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر صاحب۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب صرف نام کے ہی فیاض نہیں ہیں، دل کے بھی فیاض ہیں۔ انہوں نے فیاض ٹرسٹ بنایا ہوا ہے۔ جس کے تحت یہ ایسے کیسز تلاش کرتے ہیں جو حقیقی امداد کے حق دار ہوں۔ چنانچہ یہاں ہماری حاضری کا بھی یہی مقصد ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب سے بڑے بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر میز پر رکھنی شروع کر دیں۔ فیاض کے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھنچ گئے۔ لیکن وہ منہ سے کچھ نہ بولا۔

"یہ دس لاکھ روپے ہیں۔ یہ آپ رکھ لیجیے۔ اس کے علاوہ آپ کے یہاں سے جانے اور وہاں علاج کے بھی تمام اخراجات ٹرسٹ کے ذمے ہوں گے۔ کل ٹرسٹ کا ایک آدمی جس کا نام جوزف ہے، آپ کے پاس پہنچے گا۔ آپ اپنے کاغذات اُسے دے دیں گے اور وہ فوری طور پر آپ کے وہاں پہنچانے کا بندوبست کرے گا۔ اور وہاں آپ کا علاج سب سے اچھے ہسپتال میں ہو گا اور تمام اخراجات ٹرسٹ کے ذمے ہوں گے۔ آپ قطعی بے فکر رہیں انشاءاللہ جب آپ صحت یاب ہو کر واپس آئیں گے تو آپ سے ملاقات ہو گی۔ اب اجازت دیجیے"۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ ۔۔۔۔ یہ دس لاکھ روپے بھر میں کیا کروں گا۔ آپ کسی اور ضرورت مند کو دے دیں۔ جب آپ میرے اخراجات ادا کر رہے ہیں تو پھر۔ مدد"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی عظمت ہے پروفیسر صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے علاج میں چھ ماہ لگ جائیں گے۔ اس لیے یہ رقم اس دوران آپ کے بچوں کے کام آئے گی۔ خدا حافظ"۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے خود ہی آگے بڑھ کر حیرت سے بُت بنے پروفیسر کا ہاتھ تھام کر بڑے گرم جوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور ان کے لیے صحت یابی کی دُعا کرتے ہوئے وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مم ۔۔۔۔ مم میں آپ کا، فیاض صاحب کا بے حد ممنون ہوں، زندگی موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن آپ جیسے حضرات کے اس بے لوث اور بے غرض اقدام نے مجھے مایوسی کے اندھیرے سے نکال دیا ہے اب اگر مجھے موت بھی آ گئی تو کم از کم میں مایوسی کے عالم میں نہ مروں گا"۔۔۔۔۔ پروفیسر راشد نے انتہائی جذبات سے گلوگیر لہجے میں کہا۔

"انشاءاللہ آپ سے آئندہ ملاقات آپ کی مکمل صحت یابی پر ہو گی۔ خدا حافظ"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے سے باہر آ گیا۔ فیاض نے پروفیسر سے مصافحہ بھی نہ کیا اور اُسی طرح ہونٹ بھینچے عمران کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

"یہ ۔۔۔۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ امداد ہی کرنی تھی تو سو پچاس دے دیتے۔ یہ میرے دس لاکھ روپے کیوں دیئے تم نے"۔۔۔۔۔ کار میں بیٹھتے ہی فیاض بے اختیار پھٹ پڑا۔

www.urdukorner.com

"کمال ہے۔ بینکوں میں پڑے سڑتے رہتے۔ ان سے نکلنے والی بُو سے پورا معاشرہ سڑ جاتا۔ اب دیکھو ایک پروفیسر صحت مند ہو جائے گا تو اس کے اپنے خاندان کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کی کتنی نسلیں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو جائیں گی۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے کہ میں نے تمہاری رقم کو گلنے سڑنے سے بچا لیا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔۔۔ اب رونا میرے سامنے اپنی مفلسی کا رونا۔ بھوکا ہوں۔ قرض چڑھا ہوا ہے۔ اب کہنا۔ پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں"۔۔۔ فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"واہ واہ کیا روشن ضمیری ہے۔۔۔ واہ۔ تو تمہیں پتہ چل گیا کہ میں واقعی بھوکا ہوں۔ ویری گڈ۔ نیک آدمی ایسے ہی ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار ایک عظیم الشان ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ کر اُسے پارکنگ کی طرف لے جانے لگا۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ تم ہوٹل میں کیوں آ گئے ہو"۔۔۔ فیاض نے اور زیادہ غُصّے میں کہا۔

"خود ہی تو کہہ رہے ہو بھوکا ہوں۔ اور بھوکوں کے لیے ہی تو ہوٹل بنائے جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔۔۔ اب میرے پاس مزید ایک پیسہ بھی نہیں۔ سمجھے میں جا رہا ہوں"۔۔۔ فیاض نے کار سے نیچے اُتر کر زور سے کار کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تم سے پوچھا ہے کہ تمہارے پاس پیسہ ہے یا نہیں"۔۔۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اب تم نے ہوٹل کا بھاری بل میرے ذمّہ ڈال دینا ہے۔ مجھے پتہ ہے تمہاری فطرت کا"۔۔۔ فیاض نے جھلّائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ہوٹل کے بورڈ پر لکھے ہوئے الفاظ تو پڑھ سکتے ہو۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ تم نے خود ہی کہا تھا کہ وہ ڈیلی گُڈ نیوز کے چیف رپورٹر نے اسی ہوٹل سے تمہیں فون کیا تھا"۔۔۔ عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ ہاں مگر۔۔۔ مگر وہ تو یہاں رہ ہی نہیں رہے۔ وہ روم سروس مینیجر نے نہیں بتایا تھا پھر۔۔۔۔" فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر روم سروس مینیجر کی بات سُن کر خاموشی سے بیٹھ جائیں۔ اگر اس کو تم تفتیش سمجھتے ہو تو پھر پکڑ لیے تم نے بین الاقوامی مُجرم"۔۔۔ عمران نے مُنہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوٹل کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اب فیاض کے سُتے ہوئے چہرے پر بھی رونق عود کر آئی اور وہ بھی تیز تیز قدم اُٹھاتا عمران کے پیچھے چل پڑا۔

SCANNED BY JAMSHED

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

راجرک اور بلیک دونوں میک اَپ میں عمران کے فلیٹ کے سامنے سڑک کی دوسری طرف موجود ایک کیفے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں یہاں بیٹھے ہوئے تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے اور اسی دوران وہ کافی کی کئی پیالیاں پی چکے تھے۔ لیکن ابھی تک انہوں نے عمران کے فلیٹ میں کسی کو آتے یا جاتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔ دو گھنٹے قبل وہ یہاں پہنچے تھے اور پھر کیفے سے ہی فون کرنے پر انہیں فلیٹ میں موجود عمران کے ملازم نے بتایا تھا کہ صاحب موجود نہیں ہیں اور تب سے وہ صاحب کے انتظار میں بیٹھے مسلسل کافی پینے میں مصروف تھے۔

"میرا خیال ہے یہاں کی بجائے ہمیں اس کے فلیٹ میں رہنا چاہئے" ——— بلیک نے کہا۔

"وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ فلیٹ میں آنے سے پہلے فون کرے۔ میں اس پر اس وقت وار کرنا چاہتا ہوں جب وہ پوری

طرح مطمئن ہو" ——— راجرک نے کہا اور بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن چند لمحوں بعد وہ دونوں ہی فلیٹ کے سامنے ایک سپورٹس کار کو رُکتے دیکھ کر چونک پڑے۔ کار میں سے ایک نوجوان باہر آیا اور تیزی سے فلیٹ کے نچلے حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہی ہے عمران۔ مجھے اس کا حلیہ معلوم ہے" ——— راجرک نے کہا اور بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج میں کار کھڑی کی اور گیراج بند کر کے وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر فلیٹ میں غائب ہو گیا۔

"آؤ بلیک" ——— راجرک نے اُٹھتے ہوئے کہا اور بلیک بھی سر ہلاتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ راجرک نے کیفے کے کاؤنٹر پر بل ادا کیا اور پھر وہ دونوں کیفے سے نکل کر سڑک کراس کرتے ہوئے فلیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ چند لمحوں بعد وہ فلیٹ کے بند دروازے پر موجود تھے۔ راجرک نے ہاتھ اُٹھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔

"ہم نے عمران صاحب سے ملنا ہے" ——— راجرک نے دروازے پر نمودار ہونے والے آدمی سے انتہائی مہذب انداز میں کہا۔

"آئیے وہ ابھی ابھی آئے ہیں" ——— اس آدمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں کے اندر آنے پر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر ان سے آگے آگے وہ انہیں سائیڈ پر موجود ایک سادہ سے انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ اور ابھی وہ دونوں صوفوں پر بیٹھنے ہی لگے تھے کہ عمران اندر داخل ہوا۔ اس نے شاید ان کے آنے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کی آوازیں سُن لی تھیں۔ اور وہ دونوں بیٹھتے بیٹھتے ایک بار پھر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام ڈیوڈ ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں جوائے۔ ہمارا تعلق ایکریمیا سے ہے" ——— راجرک نے عمران کی طرف مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ اور بے چارہ اکلوتا نام ہے۔ تشریف رکھیے"۔ عمران نے مُسکراتے ہوتے جواب دیا تو راجرک بے اختیار چونک پڑا۔

"اکلوتا نام کیا مطلب" ——— راجرک نے بے اختیار پوچھا اور عمران مُسکرا دیا۔

"بیچارہ گرگٹ تو خواہ مخواہ رنگ بدلنے کے سلسلے میں بدنام ہے۔ ورنہ جس تیزی سے آپ نام بدلتے ہیں۔ اگر گرگٹ کو معلوم ہو جائے تو وہ یقیناً رنگ بدلنا چھوڑ دے۔ پہلے آپ نے فریڈرک کے نام سے میرے فلیٹ پر فون کیا اور اپنے آپ کو میرا دوست کہہ کر میرے متعلق میرے باورچی سے پوچھا۔ پھر آپ نے کارسن کا نام لے کر سوپر فیاض سے ملاقات کی اور اپنے آپ کو ڈیلی گڈ نیوز کا چیف کرائم رپورٹر بنایا۔ ہوٹل میں آپ کا نام فریڈرک اور آپ کے ساتھی کا نام رانسن تھا۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس آپ کے ساتھی کا نام بلیک ہو گیا۔ اور اب آپ ڈیوڈ ہیں اور یہ جوائے اس لیے میں نے اپنے نام کو اکلوتا کہا ہے۔ وہی علی عمران" ——— عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا اور راجرک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے تھے۔ اُسے قطعی توقع نہ تھی کہ یہ عمران اس قدر ذہین اور شاطر بھی ہو سکتا ہے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ نہ میں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا نہ میں ہوٹل میں رہا۔ اور نہ میں کسی سپرنٹنڈنٹ کے پاس گیا ہوں" ——— راجرک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈیوڈ یا جو بھی آپ کا نام ہو۔ بدقسمتی یا خوش قسمتی جو بھی آپ سمجھ لیں۔ بہر حال آپ میک اَپ کے فن میں ابھی اناڑی ہیں۔ گو میں نے آپ کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ آپ کے چہرے پر میک اَپ ہے۔ لیکن صرف مسئلہ میک اَپ کرنے سے ہی حل نہیں ہوا کرتا۔ آواز اور لہجہ بھی ساتھ ہی بدلنا پڑتا ہے۔ آپ نے جب فریڈرک بن کر مجھے فون کیا تو آپ کی کال یہاں ٹیپ ہو گئی تھی۔ میرا اُصول ہے کہ جب میں فلیٹ سے جاتا ہوں تو میری عدم موجودگی میں جو کال بھی آتی ہے وہ خود بخود ٹیپ ہو جاتی ہے۔ مجھے آتے ہی سلیمان نے بتا دیا تھا کہ میرے دوست فریڈرک کی گریٹ لینڈ سے کال آئی تھی۔ اب چونکہ واقعی گریٹ لینڈ میں میرا ایک دوست فریڈرک رہتا ہی ہے۔ اس لیے میں نے وہ ٹیپ سُنی تو لہجہ اور آواز میرے دوست کی نہ تھی۔ اس دوران آپ کی آواز میرے کانوں میں پڑی۔ اور میں نے فوراً وہ آواز پہچان لی۔ دوسری بات یہ کہ آپ دونوں کے قد و قامت اور جسامت کی تفصیلات ہوٹل فائیو سٹار کے اس ویٹر سے مجھے معلوم ہو چکی ہیں جو آپ کو وہاں سرو کرتا رہا۔ پھر فیاض نے بھی اسی قد و قامت کی تصدیق کر دی۔ اور اب آپ کا قد و قامت اور جسامت بھی وہی ہے۔ اور آخری بات یہ کہ آپ بایاں ہاتھ کام کرتے وقت استعمال کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ویٹر ایسی باتوں کو بہت یاد رکھتے ہیں۔ سوپر فیاض نے بھی تصدیق کی تھی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کہ آپ نے اس سے بائیں ہاتھ سے مصافحہ کیا تھا اور اب آپ نے مجھ سے بھی مصافحے کے لیے بایاں ہاتھ ہی بڑھایا ہے۔ میرے خیال میں اتنی وضاحت آپ کی حیرت دُور کرنے کے لیے کافی ہوگی۔ بہر حال اب آپ فرمائیے کہ آپ وائٹ کالر کے سلسلہ میں کون سی ایسی بات معلوم کرنا چاہتے ہیں جس کے لیے آپ کو اس قدر مشقت کرنی پڑ رہی ہے" —— عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ —— مجھے اعتراف ہے عمران صاحب کہ آپ میری توقع سے بہت زیادہ ذہین اور ہوشیار ہیں۔ بہر حال میں یہاں پاکیشیا میں صرف اس لیے آیا ہوں کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وائٹ کالر کے پاکیشیا میں موجود ایجنٹ سیلنگ کو آپ نے یا سیکرٹ سروس نے گرفتار کیا ہے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور بس" —— راجرک نے کہا۔

"اب آپ کا اصل نام میں بتا دوں" —— عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔ اور راجرک بے اختیار چونک پڑا۔

"اصل نام۔ کیا مطلب" —— راجرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا اصل نام راجرک ہے۔ اور آپ ولنگٹن کے ریڈ سباٹ کیفے کے مالک اور منیجر ہیں اور وائٹ کالر کے تمام گروپوں کو آپ ہی کنٹرول کرتے ہیں" —— عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات آپ نے کیسے کہہ دی" —— راجرک نے اور زیادہ سختی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سیلنگ نے مجھے بتایا تھا۔ اور اس نے آپ کے قد و قامت اور جسامت کی تفصیل بھی بتائی تھی۔ گو وہ تفصیل آپ سے ملتی جلتی تھی لیکن پھر بھی میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی۔ لیکن اب آپ نے سیلنگ کا ذکر کیا تو مجھے یاد آ گیا" —— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ مجھے ملنے والی اطلاع درست ہے کہ سیلنگ کو آپ نے گرفتار کیا ہے۔ کیا میں اس سے مل سکتا ہوں۔ یہ سوچ لیجیے کہ میں سفارت خانے کے ذریعے بھی کسی قیدی سے مل سکتا ہوں" —— راجرک نے کہا۔ اس کے ذہن میں اب واقعی آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ کیونکہ عمران کی ذہانت لمحہ بہ لمحہ خطرناک سے خطرناک تر ہوتی جا رہی تھی۔

"ضرور مل سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے آپ کو بھی سیلنگ کی طرح خود کشی کرنی پڑے گی۔ اس نے جیل کی دیوار سے ٹکریں مار مار کر اپنے آپ کو شدید زخمی کر دیا تھا اور پھر ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی عالم بالا کو روانہ ہو گیا تھا" —— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ تو اس کا مطلب ہے سیلنگ ہلاک ہو چکا ہے —— او۔ کے آپ کا شکریہ اب ہمیں اجازت دیجیے" —— راجرک نے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیں چائے وغیرہ پی کر جائیے۔ آخر آپ میرے مہمان ہیں" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران صاحب۔ جب سیلنگ مر چکا ہے تو اب یہاں وقت ضائع کرنے کا فائدہ" —— راجرک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت عمران اپنی جگہ سے اس طرح کود کر ایک طرف ہٹا جیسے بجلی کی رو بادلوں میں دوڑتی ہے اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریوالور کے دھماکے سے گونج اُٹھا۔ مگر ابھی اس کی بازگشت سے کمرہ گونج ہی رہا تھا کہ راجرک کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ اُسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں کوئی گرم سلاخ گھس گئی ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں بلیک کی چیخ اور دو اور دھماکے پڑے اور پھر اس کا ذہن تاریک ہوتا چلا گیا۔ اس تاریکی میں روشنی کی کرن اچانک نمودار ہوئی اور راجرک نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔ مگر دوسرے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں لوہے کے راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا بیٹھا ہوا تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی تھی۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ کر اِدھر اُدھر دیکھا لیکن وہ اس کمرے میں اکیلا تھا۔ بلیک وہاں موجود نہ تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ اور ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیا وہ عمران کے اُس فلیٹ میں ہے یا کسی اور جگہ کہ سامنے کا بند دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے راجرک بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ دروازے سے ماسٹر کلرز کا جوانا اندر داخل ہو رہا تھا۔

"تمہیں ہوش آ گیا راجرک۔ ماسٹر نے تمہاری بینڈیج کرا دی تھی ورنہ شاید تم اسی بے ہوشی کے دوران ہی عالمِ بالا پہنچ جاتے"۔۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہارے ماسٹر سے کوئی زیادتی نہیں کی۔ لیکن"۔۔۔۔۔ راجرک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے ماسٹر پر فائر کیا تھا۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ ماسٹر اب اس قدر گیا گزرا ہے کہ وہ تم جیسے تھرڈ کلاس بدمعاشوں کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ ماسٹر تمہارے تصور سے بھی عظیم ہے راجرک۔ اور سنو تمہاری میری کسی زمانے میں کافی دوستی رہی ہے۔ اس لیے اس دوستی کے ناطے میں تمہیں صرف اتنا کہوں گا کہ ماسٹر جو کچھ پوچھے تم اس کا صحیح صحیح جواب دے دینا۔ میرا وعدہ کہ تم زندہ سلامت واپس ایکریمیا پہنچ جاؤ گے ورنہ دوسری صورت میں ہو سکتا ہے کہ ماسٹر کے حکم پر مجھے خود اپنے ہاتھوں سے تمہاری ہڈیاں توڑنی پڑیں"۔۔۔۔۔ جوانا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ میں درست جواب دوں گا۔ وہ میرا ساتھی۔ وہ کہاں ہے"۔۔۔۔۔ راجرک نے کہا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس خطرناک ترین آدمی کو واقعی سچ بتا دے گا۔ کیونکہ اُسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس شخص کا بہرحال یہاں مقابلہ نہیں کر سکتا۔

"وہ ختم ہو چکا ہے۔ اُسے بھول جاؤ"۔۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران دروازے میں داخل ہوا۔

"اوہو پرانے دوستوں میں بڑے راز و نیاز ہو رہے ہیں۔ بہت خوب"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے راجرک کو بتا دیا ہے ماسٹر کہ وہ تمہارے سوالوں کے درست جواب دے گا تو اُسے زندہ واپس بھجوا دیا جائے گا اور یہ مان

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

بھی گیا ہے" ـــــ جوانا نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھا کر راجرک کے سامنے رکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا بہت خوب۔ پھر تو واقعی یہ تمہارا دوست کہلانے کا حقدار ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر راجرک میں تم سے صرف ایک سوال پوچھوں گا۔ اور اگر تم نے واقعی درست جواب دے دیا تو جوانا کا وعدہ میرا وعدہ ہوگا" ـــــ عمران نے راجرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پوچھو" ـــــ راجرک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وائٹ کالر کو منشیات میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے" ـــــ عمران نے کہا تو راجرک بے اختیار چونک پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اطمینان کی لہر سی دوڑتی چلی گئی۔ کیونکہ عمران کے اس سوال سے یہ بات ثابت ہو گئی تھی کہ سیلنگ نے اسے وائٹ کالر کا اصل فارمولا نہیں بتایا۔ اور یہی معلوم کرنے کے لیے وہ یہاں آیا تھا۔

"اس سوال کا جواب آپ سیلنگ سے پوچھ سکتے تھے" ـــــ راجرک نے کہا۔

"ضرور پوچھ لیتا لیکن لیبارٹری تجزیہ کی رپورٹ ملنے سے پہلے وہ ختم ہو چکا تھا" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"تو سنو مسٹر علی عمران۔ وائٹ کالر سرے سے منشیات ہے ہی نہیں یہ واقعی سلو پوائزننگ کی ایک مخصوص دوا ہے۔ اور صرف اسے وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جن پر منشیات کے مسلسل استعمال کے بعد تیز سے تیز منشیات اپنا اثر ختم کر دیتی ہے" ـــــ راجرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دوسرے لفظوں میں اس کا دائرہ کار وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں سے منشیات کا دائرہ کار ختم ہوتا ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یونہی سمجھ لو۔ بہر حال یہ منشیات نہیں ہے اور نہ ہی منشیات کے زمرے میں آتی ہے" ـــــ راجرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے تو سپر منشیات کہا جا سکتا ہے۔ تم کہہ رہے ہو کہ یہ منشیات نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں قانون کی بات کر رہا ہوں۔ سمجھنے کو تو کچھ بھی سمجھا جا سکتا ہے" ـــــ راجرک نے جواب دیا۔

"اس دوا کا فارمولا کیا ہے" ـــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"لیبارٹری سے تجزیہ کرا لیا ہے تم نے، انہوں نے فارمولا بتا دیا ہو گا۔ مجھ سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے تمہیں" ـــــ راجرک نے جواب دیا۔

"او کے ـــــ اب یہ بتا دو کہ ایکریمیا میں وائٹ کالر کا چیف کون ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"میں ہوں چیف" ـــــ راجرک نے با اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم واقعی چیف ہو تو پھر کم از کم تمہارا خاتمہ تو ضروری ہے۔ تنظیم کو بعد میں سنبھال لیں گے" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو میری بات سنو۔ اس وقت میں تمہاری قید میں ہوں اور بے بس ہوں۔ تم چاہو تو میرے جسم میں ایک کروڑ گولیاں بھی مار سکتے ہو۔ لیکن

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

بحیثیت چیف آف وائٹ کالرز میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ پاکیشیا میں وائٹ کالر نہ بنائی جائے گی۔ نہ فروخت کی جائے گی اور نہ ہی سپلائی کی جائے گی۔ اگر میری بات پر یقین کر سکتے ہو تو کر لو۔ دوسری صورت میں تمہاری جو مرضی آئے کرو“ ـــــ راجرک نے کہا۔

”ماسٹر۔ راجرک کی اس صفت کی گواہی میں بھی دینے کے لیے تیار ہوں کہ یہ جو وعدہ کرتا ہے ہر صورت میں پورا کرتا ہے“ ـــــ عمران کے بولنے سے پہلے پاس کھڑے جوانا نے کہا۔

”او۔ کے ـــــ ٹھیک ہے اپنے دوست کو کھول دو اور اسے ائیرپورٹ پر سی آف کرنے بھی خود ہی چلے جانا۔ اگر یہ اپنے وعدے پر قائم رہا تو ٹھیک ہے۔ ورنہ ایکریمیا میں بھی اسے تلاش کرنا زیادہ مشکل نہ ہوگا“ عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور راجرک کے حلق سے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا۔

توصیف نے کار اپ لینڈ کے سب سے بڑے ہوٹل کی پارکنگ میں روکی ہی تھی کہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی شہلا جو ایک فیشن میگزین میں موجود تصویریں دیکھنے میں مگن تھی یکلخت چونک پڑی۔

”ارے یہ کون سی جگہ ہے۔ کیا ٹاپ فال کا ماحول بدل گیا ہے“ ـــــ شہلا نے حیرت بھرے انداز میں ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ ہوٹل ٹاپ سٹار ہے۔ اور تم جانتی ہو کہ مجھے فال وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ چاہے ساڑھی کی فال ہو یا مستقبل بتانے والی فال۔ اور جہاں تک سٹار کا تعلق ہے تو ایک بہت بڑے شاعر نے کہا ہے کہ اُسے وہ جوان ـــــ پسند ہیں جو ستاروں پر کمند ڈالتے ہیں۔ یہ شعر یقیناً اس نے میرے لیے کہا ہوگا کیونکہ میں عام ستاروں پر کمند نہیں ڈالتا بلکہ میں نے ٹاپ سٹار پر کمند ڈال رکھی ہے“ ـــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"کمند کہاں ہے کمند اور سنو یہ متروک قسم کے قدیم لفظ میرے سامنے مت بولا کرو۔ غاروں کے زمانے کے لگتے ہو۔ سیدھی طرح کہو کہ ٹاپ سٹار ہوٹل کی پارکنگ ہے یہ۔ خواہ مخواہ گھنٹہ زبان گھمائی ہے تم نے۔ اور سنو پروگرام میں نے بنایا ہے تم نے نہیں بنایا اس لیے چاہے تمہیں پسند ہو یا نہ ہو ٹاپ فال تمہیں چلنا ہی پڑے گا۔ چلو بڑھاؤ گاڑی"۔۔۔۔۔ شہلا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ کمند نظر نہیں آتی۔ اور یہ بھی کچے دھاگے کی بنی ہوتی۔ تم نے سنا نہیں وہ مصرعہ جس میں شاعر کہتا ہے کہ کچے دھاگے سے بندھی آئے گی سرکار میری۔ وہ شاعر بے چارہ تو سرکار کو کچے دھاگے سے کھینچنا چاہتا تھا لیکن میں نے دیکھو کہ ٹاپ سٹار کو کھینچ کر اپنی کار میں لا بٹھایا ہے"۔۔۔۔ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار بیک کرنی شروع کر دی کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ شہلا ضد کی پکی ہے۔ وہ ہر صورت میں اب ٹاپ فال جائے گی۔ ورنہ توصیف کا موڈ آج وہاں نہ جانے کا تھا۔ اس لیے وہ کار ٹاپ سٹار میں لے آیا تھا کہ کسی طرح شہلا کو منا لے گا لیکن شہلا نے جس انداز میں بات کی تھی اس انداز کے بعد اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ خاموشی سے ٹاپ فال کی طرف روانہ ہو جائے۔

"کیا۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ٹاپ سٹار اور کار میں"۔ شہلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ انتہائی مسرت بھرے انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے گلنار ہو گیا تھا اور آنکھیں واقعی ستاروں کی طرح چمکنے لگ گئی تھیں ظاہر ہے وہ توصیف کا مطلب سمجھ گئی تھی کہ توصیف نے ٹاپ سٹار

اُسے کہا ہے۔

"ہونہہ تو تم منگنی کو کچا دھاگہ کہہ رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ چلو اب سیدھے ممی کے پاس۔ میں ابھی اور اسی وقت اس دھاگے کو پکا کرنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔۔ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے پکا دھاگہ تو ٹوٹ سکتا ہے۔ لیکن یہ کچا دھاگہ تو ایسا ہوتا ہے کہ کسی طرح ٹوٹ ہی نہیں سکتا۔ کیا تم چاہتی ہو کہ دھاگہ ٹوٹ جائے"۔۔۔۔۔ توصیف نے کار کو ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ ارادہ ہے۔ تم توڑ کر دیکھو دھاگے کو۔ میں تمہاری گردن نہ توڑ دوں گی"۔۔۔۔۔ شہلا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خود ہی تو دھاگہ توڑنے پر آمادہ ہو۔ اور نام میرا لے رہی ہو"۔۔۔۔۔ توصیف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں توڑنے پر آمادہ ہوں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارے دماغ میں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی"۔۔۔۔۔ شہلا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"گردن توڑنے کی بات تم نے کی ہے ناں"۔۔۔۔۔ توصیف نے کہا۔

"ہاں اور میں نے صرف بات ہی نہیں کی میں ایسا کر بھی سکتی ہوں سمجھے"۔۔۔۔۔ شہلا نے باقاعدہ دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"گردن ٹوٹنے کا بامحاورہ مطلب ہوتا ہے۔ زندگی کا دھاگہ توڑنا۔ اب بولو کون توڑ رہا ہے دھاگہ میں یا تم"۔۔۔۔۔ توصیف نے جواب دیا اور شہلا اس بار بے اختیار ہنس پڑی۔

"سنو۔ منہ سے اچھی بات نکالنی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ جو منہ میں آئے کہہ ڈالا۔ آئندہ یہ خطرناک ٹائپ کے محاورے میرے سامنے بولے تو

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

یں تمہارا منہ نوچ ڈالوں گی۔ اچھی اچھی باتیں کیا کرو"۔۔۔۔ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یا اللہ۔۔۔۔ کچھ نہ کچھ تو ڈال ہی دیا ہوتا۔ تاکہ گزارہ تو ہو جاتا"۔۔۔۔ توصیف نے منہ اوپر کی طرف اٹھاتے ہوئے دعائیہ انداز میں کہا ہی تھا کہ شہلا بے اختیار چیخ پڑی اور توصیف نے تیزی سے سٹیرنگ کو موڑا اور دوسرے لمحے شہلا اس طرح لمبے لمبے سانس لینے لگ گئی جیسے نجانے کتنے میلوں سے مسلسل دوڑتی چلی آ رہی ہو۔

"کیا ہوا تھا تمہیں"۔۔۔۔ توصیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ ٹرک۔۔۔۔ وہ سیدھا کار کی طرف ہی آ رہا تھا"۔۔۔۔ شہلا نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک خوف زدہ دکھائی دے رہی تھی۔

"تو اس میں چیخنے کی کیا بات تھی۔ زیادہ سے زیادہ وہی کام کرتا جو تم مستقبل میں کرنا چاہتی ہو"۔۔۔۔ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ پھر وہی بات۔۔۔۔ خبردار اب اگر تم نے کوئی فضول بات کی۔ ارے ہاں یہ تم کیا کہہ رہے تھے کہ کچھ نہ کچھ ڈال دیا جاتا۔ کیا مطلب تھا تمہارا"۔۔۔۔ شہلا نے چونک کر کہا جیسے اسے اب یاد آئی ہو وہ بات۔

"اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا کہ جس طرح اس نے میری کھوپڑی بھر رکھی ہے۔ اسی طرح وہ تمہاری۔۔۔۔ بہر حال چھوڑو۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت وہی جانے"۔۔۔۔ توصیف نے شہلا کا چہرہ بگڑتے دیکھ کر بات بدلتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے میں احمق ہوں۔ میری کھوپڑی میں دماغ نہیں ہے۔ کیوں یہی مطلب تھا ناں"۔۔۔۔ شہلا نے غصّے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کھوپڑی۔۔۔۔ لاحول ولاقوۃ۔۔۔۔ یہ کیا غیر شستہ سا لفظ بول رہی ہو"۔۔۔۔ توصیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خود کہو تو شستہ ہو جاتا ہے اور میں کہوں تو غیر شستہ۔ اور سنو یہ تم نے میرے لیے غیر کا لفظ کیوں نکالا زبان سے۔ میں غیر ہوں"۔۔۔۔ شہلا کا ذہن کسی اور طرف چل پڑا۔

"پھر وہی ناشستہ لفظ۔۔۔۔ اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کہ آج یہ ٹاپ فال جانے کا موڈ کیسے بن گیا تمہارا۔ کیا وہاں کوئی خاص فنکشن ہے"۔۔۔۔ توصیف نے شاید موضوع بدلنے کے لیے کہا۔

"تو تمہیں معلوم ہی نہیں ہے۔ آخر تم کس دنیا میں رہتے ہو۔ گزشتہ تین دنوں سے وہاں پھولوں کی بین الاقوامی نمائش لگی ہوئی ہے۔ اپ لینڈ تو کیا پوری دنیا سے لوگ اس نمائش کو دیکھنے آ رہے ہیں۔ اور تم پوچھ رہے ہو کہ وہاں کوئی فنکشن ہے۔ بالکل بور ہو تم"۔۔۔۔ شہلا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"بین الاقوامی نمائش اور وہ بھی پھولوں کی۔ واہ پھر تو لطف آ گیا بڑے خوبصورت پھول نظر آئیں گے"۔۔۔۔ توصیف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جب پھولوں کی نمائش ہے تو پھول ہی نظر آئیں گے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اس میں اس قدر خوش ہونے کی کیا بات ہے"۔۔۔۔۔شہلا نے توصیف کو ضرورت سے زیادہ خوش ہوتے دیکھ کر قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"میں تو اس لیے خوش ہو رہا ہوں کہ آج پوری دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ خوبصورت پھول اَپ لینڈ میں موجود ہیں۔ ویسے ہو سکتا ہے کہ واقعی کوئی خوبصورت ترین پھول نظر آجائے"۔۔۔۔۔توصیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو"۔۔۔۔۔شہلا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ پہیلی نہیں ہے۔ فطرت کا شاہکار ہے، تم چلو تو سہی پھر دیکھنا کیسے لوگ اَپ لینڈ کے پھول کی تعریف کرتے ہیں"۔۔۔۔۔توصیف نے کہا۔ اور شہلا کا چہرہ ایک بار پھر گلگوں ہو گیا۔

"ہونہہ تم واقعی بے حد شرارتی ہو۔ ارے اوہ۔۔۔۔۔کیا مطلب تم وہاں غیر ملکی عورتیں دیکھنے جا رہے ہو۔ یہی مطلب ہوا ناں۔ موڑو جلدی کرو موڑو کار۔ بس کوئی ضرورت نہیں نمائش میں جانے کی۔ چلو موڑو"۔ شہلا نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا اور ساتھ ہی اس نے کار موڑنے کی گردان شروع کر دی۔

"ارے ارے کیا ہو گیا۔ فطرت کا حسن دیکھنا کوئی جرم تو نہیں۔ آخر بین الاقوامی نمائش ہے"۔۔۔۔۔توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کہتی ہوں کار موڑو بس۔ خبردار اگر تم وہاں گئے۔ چلو وہیں ٹاپ سٹار ہوٹل چلو"۔۔۔۔۔شہلا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور

توصیف نے مسکراتے ہوئے کار کو مناسب جگہ سے ٹرن دیا اور واپس ہوٹل کی طرف چل پڑا۔

"خواہ مخواہ میرا پٹرول ضائع کر دیا ہے تم نے۔ اگر تم ایسی ہی فضول خرچی کرتی رہیں تو مجھ جیسے غریب آدمی کا کیا ہو گا"۔۔۔۔۔توصیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مروّمت میں دے دوں گی پٹرول کے پیسے۔ مجھے تو خیال ہی نہ رہا تھا کہ تم جیسے ندیدے آدمی کو وہاں نہیں لے جانا چاہیئے۔ تمہارا کیا ہے کسی بھی بوڑھی چڑیل کو دیکھ کر پھسل سکتے ہو"۔۔۔۔۔شہلا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چڑیل کو دیکھ کر پھسلنا ہی زیادہ بہتر ہے۔ ورنہ چڑیل تم جانتی ہو خون پینے کی عادی ہوتی ہے۔ ہونٹوں پر خون صاف نظر آتا ہے"۔۔۔۔۔توصیف نے کن انکھیوں سے شہلا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہونہہ میں سمجھ گئی ہوں۔ تم میری لپ اسٹک پر اس لیے طنز کر رہے ہو تاکہ میں غصے میں آ کر تمہیں وہاں لے جاؤں۔ لیکن اب میں اتنی احمق بھی نہیں ہوں جتنا تم سمجھتے ہو"۔۔۔۔۔شہلا نے خلافِ توقع مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔۔۔۔۔اب تو انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق کو بھی عقل میسّر آنے لگ گئی ہے"۔۔۔۔۔توصیف نے اُسے مزید چھیڑتے ہوئے کہا۔

"تم جو مرضی آئے کہہ دو۔ لیکن اب تم وہاں نہیں جا سکتے۔ یہ میرا فیصلہ ہے"۔۔۔۔۔شہلا نے کہا۔ اور توصیف نے مسکراتے ہوئے کار ایک

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

بار پھر ہوٹل ٹاپ سٹار کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ ہوٹل کے خوبصورت ہال میں داخل ہو رہے تھے۔ جو اس وقت آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ سپروائزر چونکہ توصیف کو اچھی طرح جانتا تھا اس لیے وہ انہیں ایک علیحدہ کونے میں لگی ہوئی میز تک لے آیا۔

"لیمن جوس لے آؤ" ـــــ توصیف نے قریب آتے ہوئے ویٹر سے کہا اور ویٹر خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"ہاں اب بتاؤ تو میں چڑیل لگتی ہوں اور خون پیتی ہوں کیوں" ـــــ شہلا نے ویٹر کے جاتے ہی منہ بنا کر کہا۔

"چڑیل کبھی دیکھی ہے تم نے" ـــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں دیکھوں گی چڑیل ـــــ چڑیل تو جنگلوں اور ویرانوں میں ہوتی ہے" ـــــ شہلا نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے وہ تو پرانے زمانے کی باتیں تھیں۔ آج کل تو چڑیلیں شاندار کوٹھیوں میں رہتی ہیں۔ قیمتی کاروں میں گھومتی ہیں اور جدید ترین ہوٹلوں میں بیٹھ کر بھوتوں سے گپیں ہانکتی ہیں۔ یقین نہ آئے تو بے شک گردن گھما کر دیکھ لو۔ تمہیں یہاں بھی خاصی تعداد میں چڑیلیں اور بھوت نظر آ جائیں گے انسانی روپ میں۔ مگر انسان ـــــ کا خون پینے والے۔ خون آشام" ـــــ توصیف نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور شہلا کے چہرے پر بھی انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دیں۔ ہلکی پھلکی باتیں کرو۔ مجھے ان باتوں سے وحشت ہوتی ہے" ـــــ شہلا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ توصیف اس کی بات کا جواب دیتا۔ ویٹر نے لیمن جوس کے دو بڑے گلاس لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔ اور پھر واپس مڑتے مڑتے وہ رکا جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو۔ لیکن پھر کندھے اچکا کر واپس مڑ گیا۔

"سنو کیا بات ہے ـــــ کیا کہنا چاہتے تھے تم" ـــــ توصیف نے اسے واپس ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب بس ویسے ہی ایک بات یاد آگئی تھی مگر میں نے سوچا کہ میں غریب آدمی ہوں۔ بڑے لوگوں کی باتوں میں دخل دے کر کسی مصیبت کا شکار نہ ہو جاؤں" ـــــ ویٹر نے قدرے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ" ـــــ توصیف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ویٹر حیرت بھری نظروں سے توصیف کو دیکھتے ہوئے واپس مڑ گیا۔

"کیا بات ہے۔ یہ کیا کہنا چاہتا تھا" ـــــ شہلا نے حیران ہو کر توصیف سے پوچھا۔

"میں سمجھ گیا ہوں۔ کسی نے تمہارے حسن کی تعریف کر دی ہوگی۔ اس نے سوچا ہوگا کہ میں متجسس ہو کر پوچھوں گا اور اسے بھاری ٹپ دوں گا" ـــــ توصیف نے جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی ـــــ تم مجھے ٹال رہے ہو۔ اصل بات بتاؤ" ـــــ شہلا نے بگڑے لہجے میں کہا۔

"ارے اور کیسے بتاؤں۔ بتا تو رہا ہوں کہ یہ ویٹر لوگ جان بوجھ کر الٹی سیدھی باتیں کر کے بھاری انعام وصول کرنے کے چکر میں رہتے ہیں" ـــــ توصیف نے کہا اور اس بار شہلا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"تم کہہ رہی تھیں کہ تم نے ممی کو فون کرنا ہے" ـــــ اچانک توصیف نے چونک کر کہا۔

"ارے ہاں میرے تو ذہن میں ہی نہیں رہا۔ ممی کی طبیعت خراب تھی میں نے سوچا تھا کہ پوچھ لیں۔ ایک منٹ میں ابھی آئی" ـــــ شہلا نے چونک کر کہا اور پھر جوس کا خالی گلاس رکھ کر وہ تیزی سے اُٹھی اور فون روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس دوران توصیف نے دُور کھڑے ویٹر کو اشارہ کر کے اپنی طرف بُلایا۔

"یہ لو انعام اور بتاؤ کیا بات تھی" ـــــ توصیف نے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت تھی صاحب۔ آپ تو ایسے ہی ہمیں بھاری بخشش دیتے رہتے ہیں" ـــــ ویٹر نے تکلّف زدہ لہجے میں کہا لیکن نوٹ والا ہاتھ جلدی سے جیب میں ڈال لیا۔

"جلدی بتاؤ ورنہ وہ شہلا آگئی تو پھر مسئلہ بن جائے گا" ـــــ توصیف نے کہا۔

"وائٹ کالر کے سلسلے کی بات ہے۔ آپ ایسا کریں بیگم صاحبہ کو کہیں چھوڑ کر مجھ سے ملیں" ـــــ ویٹر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر میز پر پڑے ہوئے جوس کے خالی گلاس ٹرے میں رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وائٹ کالر کا نام سُن کر توصیف کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات اُبھر آئے۔ وہ جلدی سے اُٹھا اور تیز تیز قدم اُٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جی صاحب" ـــــ کاؤنٹر بوائے نے مُسکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ

توصیف اس ہوٹل میں اکثر آتا جاتا رہتا تھا۔ اس لیے یہاں کا سارا عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا۔

"مس شہلا فون روم سے آئیں تو انہیں بتا دینا کہ مجھے ایک انتہائی ضروری کام کی وجہ سے جانا پڑ گیا ہے" ـــــ توصیف نے کاؤنٹر بوائے سے کہا اور مڑ کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ اس نے مڑتے ہوئے ایک طرف کھڑے اس ویٹر کو بھی اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر دیا۔

ہال سے نکل کر توصیف تیزی سے برآمدے کو کراس کرتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھ گیا جہاں سپیشل رومز بنے ہوئے تھے۔

"کمرہ نمبر آٹھ میں آجائیے جناب" ـــــ اس کے عقب میں آتے ہوئے ویٹر نے کہا اور توصیف مڑے بغیر سر ہلاتے ہوئے کمرہ نمبر آٹھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل گھما کر اُسے دبایا تو دروازہ کھُل گیا اور توصیف اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ واقعی خالی تھا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ویٹر بھی اندر آگیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر مڑ کر توصیف کی طرف بڑھ آیا۔

"صاحب میں اپنی جان خطرے میں ڈال کر آپ کے پیچھے آیا ہوں چونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ شریف آدمی ہیں اس لیے میں نے یہ رسک لے لیا ہے۔ تاکہ آپ کو کم از کم اس خطرے کا علم ہو جائے جو آپ پر موت بن کر منڈلا رہا ہے" ـــــ ویٹر نے بڑے پُراسرار سے لہجے میں کہا۔

"صاف صاف بات کرو کیا کہنا چاہتے ہو" ـــــ توصیف نے خشک لہجے میں کہا۔

"صاحب کل شام کو میری ڈیوٹی دوسری منزل پر تھی۔ میں ایک کمرے کے دروازے کے سامنے سے گزرا تو دروازہ معمولی سا کھُلا ہوا تھا۔ مجھے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اندر سے دو آدمیوں کی باتوں کی آوازیں سنائی دیں۔ ویسے تو ظاہر ہے۔ ہوٹل میں رہنے والے باتیں کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن ایک لفظ قتل میرے کانوں میں پڑا تو میں چونک کر رک گیا۔ ایک آدمی کہہ رہا تھا کہ اس توصیف کو کہیں وائٹ کالر کے اصل فارمولے کا علم نہ ہو گیا ہو۔ اگر ایسا ہو گیا تو وائٹ کالر کے لیے بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ جب کہ دوسرے نے کہا کہ نہیں یہ اگر اسے معلوم ہو جاتا تو اب تک حکومت کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو جاتا۔ میں نے معلوم کر لیا ہے وہ ابھی منشیات کے ہی چکر میں ہیں۔ پھر پہلے آدمی نے کہا کہ کچھ بھی ہو اس توصیف کو ہر حالت میں قتل ہونا چاہیئے۔ ابھی میں نے اتنی ہی بات سنی تھی کہ ایک سائیڈ پر موجود دوسرے کمرے کا دروازہ کھلا اور میں آگے بڑھ گیا۔ پھر جب میں ایک کمرے میں سروس کر کے واپس آیا تو وہ دروازہ لاک ہو چکا تھا۔ وہ دونوں آدمی جا چکے تھے۔ آج آپ کو ہال میں دیکھا تو مجھے یہ بات یاد آ گئی"۔۔۔ ویٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمرے کا نمبر بتاؤ اور وہاں کون رہتا ہے"۔۔۔ توصیف نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جناب درمیان میں نہ آئے۔ میں غریب آدمی ہوں"۔۔۔ ویٹر نے جلدی سے توصیف کے ہاتھ سے نوٹ لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا"۔۔۔ توصیف نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"جناب کمرہ نمبر آٹھ۔ دوسری منزل اور اس کمرے میں مستقل طور

پر ایک مقامی آدمی رہتا ہے آصف نواز۔ وہ اصل میں بڑے مجرموں اور پولیس کے درمیان دلالی کرتا ہے۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے تفصیل کیا بتاؤں"۔۔۔ ویٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ دوسرا آدمی کون تھا"۔۔۔ توصیف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آواز تو مقامی ہی تھی لیکن میں اسے دیکھ نہیں سکا"۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"او۔کے۔ شکریہ۔ اب یہ ساری باتیں بھول جاؤ"۔۔۔ توصیف نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسپیشل روم والے حصے سے نکل کر ایک بار پھر مین ہال کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ہال میں داخل ہو کر اس نے دیکھا تو میز خالی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ شہلا جا چکی تھی۔ وہ تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جناب مس شہلا چلی گئی ہیں۔ میں نے آپ کا پیغام دے دیا تھا"۔ کاؤنٹر لوائے نے توصیف کو دیکھتے ہی کہا۔ اور توصیف سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل پر پہنچ چکا تھا۔ لیکن کمرہ نمبر آٹھ بند تھا۔ توصیف نے ادھر ادھر دیکھا اور راہداری میں کسی کو نہ پا کر اس نے جیب سے بٹوہ نکالا اور اس کی ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی مڑی ہوئی تار نکالی اور دوسرے لمحے اس نے تار دروازے کے لاک میں ڈال کر اسے مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور توصیف نے تار واپس کھینچ کر اسے جیب میں ڈالا اور ہینڈل گھما کر اس نے دروازہ کھولا اور

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اندر داخل ہو گیا۔ دروازے کو اندر سے بند کر کے وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے کمرے میں موجود سامان کی بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور کچھ دیر بعد وہ الماری کے نچلے خانے میں رکھے ہوئے بریف کیس کے ایک خفیہ خانے سے ایک چھوٹی سی ڈائری برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے ڈائری کھولی تو اس میں بے شمار لوگوں کے نام اور ان کے سامنے فون نمبر وغیرہ لکھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں میں زیادہ تعداد حکومت کے اعلیٰ ترین آفیسروں کی تھی۔ ڈائری کے صفحے پلٹتے پلٹتے اچانک ایک صفحہ پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ اس پر ڈاکٹر آرسن کا نام لکھا ہوا تھا اور اس کے گرد سرخ سیاہی سے دائرہ ڈال دیا گیا تھا۔ اس کے نیچے ہیرا سنگھ کا نام تھا اور اس کے گرد بھی سرخ دائرہ تھا اور اس کے نیچے توصیف کا اپنا نام تھا۔ اور اس کے نام کے گرد دائرہ ڈالنے کی بجائے آگے سرخ سیاہی سے کراس ڈالا گیا تھا اور اس سے آگے ایک فون نمبر درج تھا۔ اور فون نمبر کو غور سے دیکھتے ہی توصیف چونک پڑا۔ کیونکہ یہ اس کا ذاتی فون نمبر تھا۔ اسی لمحے اسے دروازے پر کسی کے رکنے کی آواز سنائی دی تو اس نے پھرتی سے ڈائری جیب میں ڈالی اور بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر لٹکے ہوئے پردوں کے پیچھے ہو گیا۔ کیونکہ دروازہ کھل رہا تھا اور اس کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ وہ کسی مناسب جگہ پر چھپ سکتا۔

"ارے یہ کیا یہ الماری اور میرا بریف کیس کیوں کھلا ہوا ہے۔ کیا کسی نے چوری کی ہے" ——— ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی اور توصیف نے پردے کی درز سے دیکھا تو اس کے منہ سے ایک

طویل سانس نکل گیا۔ وہ اس آدمی کو پہچان گیا تھا۔ یہ واقعی آصف نواز تھا اور توصیف اسے اچھی طرح جانتا تھا۔ نام سن کر اسے احساس تو ہوا تھا کہ نام اس کا جانا پہچانا ہے، لیکن فوری طرح اس کے شعور میں اس کی شناخت نہ آسکی تھی لیکن اب اسے دیکھ کر اسے یاد آگیا تھا۔ یہ آصف نواز انٹیلی جنس آفیسر تھا اور چونکہ غیر شادی شدہ تھا اس لیے ہوٹل میں مستقل طور پر رہتا تھا۔ اور اب ویٹر کی بات سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ آصف نواز در پردہ مجرم تنظیموں کا آلہ کار بھی ہے۔ وہ پردہ ہٹا کر باہر آگیا اور اس کے ساتھ ہی وہ آہستہ سے کھانسا تو بریف کیس پر جھکا ہوا آصف نواز یکلخت اچھل کر پلٹا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم ——— تم توصیف ہو یہاں ——— کمرہ تو بند تھا" ——— آصف نواز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تو انٹیلی جنس آفیسر ہو۔ اس لیے تمہیں تو اس بات پر حیرت نہیں ہونی چاہیے تھی کہ بند دروازے کے باوجود آدمی اندر کیسے آسکتا ہے" ——— توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور آصف نواز کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"ہونہہ تو تم اس طرح اندر آئے ہو۔ یہ بریف کیس تم نے کھولا تھا۔ کیوں" ——— آصف نواز کے لہجے میں سختی عود کر آئی تھی اور چہرے پر بھی سختی کا تاثر ابھر آیا تھا۔

"وائٹ کالر تمہیں کتنا معاوضہ دیتی ہے" ——— توصیف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"وائٹ کالر معاوضہ کیا مطلب ——— سنو اس طرح کسی کے رہائشی کمرے میں داخل ہونا جرم ہے۔ سمجھے ——— اس لیے اگر تم جیل جانے سے بچنا چاہتے ہو تو سچ سچ بتا دو کہ یہاں کیوں آئے تھے" ——— آصف نواز نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— پولیس کو بلوالو۔ بلکہ زیادہ بہتر ہے کہ چیف راجندر سنگھ کو فون کر دو۔ تاکہ ان کی موجودگی میں تم سے تفصیل سے باتیں ہو سکیں" ——— توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اسے یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹنا پڑا۔ اور کمرہ ریوالور کے دھماکے سے گونج اٹھا۔ آصف نواز نے واقعی اعلیٰ درجے کی پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا کہ پلک جھپکنے میں اس نے نہ صرف جیب سے ریوالور نکال لیا تھا بلکہ توصیف پر اس کا فائر بھی کر ڈالا تھا۔ مگر اسے دوسرا فائر کرنے کی حسرت ہی رہی اور اس بار وہ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل الماری سے ٹکرایا اور پھر نیچے فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا۔ توصیف نے ایک طرف چھلانگ لگاتے ہوئے اس پر فائر کھول دیا تھا اور گولی اس کے شانے کو توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی۔ توصیف نے جان بوجھ کر اس کے اس شانے پر گولی ماری تھی جس ہاتھ میں اس نے ریوالور پکڑا ہوا تھا تاکہ وہ دوسرا فائر ہی نہ کر سکے اور ہٹ بھی آسانی سے ہو جائے۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا تھا۔ دوسرے لمحے توصیف نے چھلانگ لگائی اور پھر اس کی لاتوں کی دو بھرپور ضربوں نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے آصف نواز کو بیہوشی کے دلدل میں غرق ہو جانے پر مجبور کر دیا۔ توصیف نے بستر کی چادر اٹھائی

اور اسے پھاڑ کر اس نے اس کے زخم پر بینڈیج کرنا شروع کر دیا تاکہ زیادہ خون نہ نکل سکے۔ ہوٹل کے کمرے چونکہ کاروباری لحاظ سے ہی ساؤنڈ پروف انداز کے بنائے گئے تھے۔ اس لیے توصیف کو یہ فکر نہ تھی کہ دوسرے کمروں میں موجود افراد کو اس فائرنگ یا چیخ کا پتہ چل سکے گا۔ زخم پر بینڈیج کرنے کے بعد اس نے بستر کی چادر کو پھاڑ کر بنائی گئی پٹیوں سے آصف نواز کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اسے اٹھا کر اس نے ایک کرسی پر دھکیل دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش سی کر دی اور چند لمحوں بعد آصف نواز چیختا ہوا ہوش میں آ گیا اور بری طرح کراہنے لگا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا اور آنکھیں پھٹی پھٹی سی لگ رہی تھیں۔

"اب بولو کیا معاوضہ ملتا ہے تمہیں وائٹ کالر سے" ——— توصیف نے پوری قوت سے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا۔ تھپڑ اس قدر زوردار تھا کہ آصف نواز کا چہرہ بے اختیار گھوم سا گیا اور اس کے حلق سے خاصی تیز چیخ سی نکل گئی۔

"بولو ورنہ ایک ایک رگ کاٹ دوں گا" ——— توصیف نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک خنجر کھینچ کر ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت واقعی درندگی سی چھائی ہوئی تھی۔

"مم۔ مم میں کسی وائٹ کالر کو نہیں جانتا۔ یقین کرو تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے" ——— آصف نواز نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"سُنو تم نے میرے قتل کی بات کی تھی۔ اور اس بات چیت کا ٹیپ مجھ تک پہنچ گیا تھا۔ کہو تو لفظ بلفظ یہ گفتگو دوہرا دوں۔ اس کے بعد یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری ڈائری بھی میں پڑھ چکا ہوں اور تم نے اس گفتگو میں وائٹ کالر کے فارمولے اور چیف کا بھی ذکر کیا تھا۔ اور ڈائری میں اقوامِ متّحدہ کے ادارے بلیو لائن کے ڈاکٹر آرسن کا نام بھی درج ہے، اور اس کے گرد سُرخ دائرہ بھی لگا ہوا ہے۔ اس طرح وائٹ کالر کا یہاں کا ایجنٹ ہیرا سنگھ کا نام بھی تمہاری ڈائری میں درج ہے اور اس کے گرد بھی سرخ دائرہ موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد میرا نام ہے اور آگے سُرخ کراس ہے۔ اور اس کے بعد میرا فون نمبر درج ہے۔ اس کراس کا مطلب بھی میں سمجھتا ہوں کہ تم نے میرے قتل پر کسی کو تعینات کر دیا ہے۔ اس لیے اب تمہارے انکار کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ تمہارے پاس صرف ایک ہی صورت ہے کہ تم مجھے وائٹ کالر کے اس فارمولے کی پوری تفصیل بتا دو۔ میرا وعدہ کہ میں خاموشی سے یہاں سے چلا جاؤں گا" ـــــــ توصیف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی وعدہ کرتے ہو کہ مجھے کچھ نہ کہو گے" ـــــــ آصف نواز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں بار بار بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں آصف نواز۔ جو کچھ میں نے ایک بار کہہ دیا ہے۔ اُسے کافی سمجھو" ـــــــ توصیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"تو سُنو میں واقعی یہاں وائٹ کالر کے لیے کام کرتا ہوں۔ بلکہ

سچی بات یہ ہے کہ صرف وائٹ کالر ہی نہیں بلکہ اور بھی کئی بڑی بڑی تنظیموں کے لیے کام کرتا ہوں۔ جب وائٹ کالر کا یہاں سیٹ اپ چیف راجندر سنگھ نے ختم کیا تو مجھے بے حد تشویش ہوئی کہ آخر اس کی مخبری کس نے کی ہو گی۔ اور چونکہ میں خود انٹیلی جنس میں ہوں اسلیئے تھوڑی سی انکوائری کے بعد مجھے علم ہو گیا کہ یہ ساری کارروائی تم نے کی ہے۔ ایکریمیا میں وائٹ کالر کے چیف کو ایک مخصوص فریکوئنسی پر کال کر کے تمہارے متعلق تفصیلات بتا دیں چیف کو سب سے زیادہ خطرہ اس بات سے تھا کہ کہیں تمہارے ہاتھ وائٹ کالر کا فارمولا تو نہیں لگ گیا۔ اس لیے اس نے تمہارے قتل کا حکم دے دیا۔ لیکن چونکہ میں بذاتِ خود تو سامنے نہ آ سکتا تھا اس لیے میں نے یہ کام ایک پیشہ ور قاتل فرانسکو کے ذمّے لگا دیا۔ اور اُسے یہ ہدایت کر دی کہ تمہارے قتل کو حادثے کا روپ دے" ـــــــ آصف نواز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وائٹ کالر کا فارمولا کیا ہے۔ جس کے لیے وہ چیف پریشان تھا" ـــــــ توصیف نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کولگن کو معلوم ہو گا۔ وہی وائٹ کالر کا یہاں مین ایجنٹ تھا مگر وہ تو چیف کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے" ـــــــ آصف نواز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو آصف نواز مجھے جتنی نفرت جھُوٹ سے ہے اُتنی اور کسی بات سے بھی نہیں۔ اس لیے میرے سامنے اب ایک لفظ بھی جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرنا۔ سچ سچ بتا دو کہ وہ فارمولا کیا ہے۔ ورنہ....." توصیف نے خنجر کی نوک آصف نواز کی آنکھ کے قریب لے جاتے ہوئے انتہائی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سخت لہجے میں کہا۔

"یقین کرو مجھے فارمولے کا قطعی علم نہیں ہے۔ البتہ میں اتنا جانتا ہوں کہ وائٹ کالر دراصل منشیات نہیں ہے۔ اسے صرف منشیات کے انداز میں ضرور سمگل کیا جاتا ہے لیکن یہ منشیات نہیں ہے۔ البتہ یہ ایک خاص قسم کی معدنیات ہے جو پوری دنیا میں انتہائی نایاب ہے اور کسی کان سے نکالی جاتی ہے اور اس میں یہ خصوصیت ہے کہ اگر اسے ہوا لگ جائے تو یہ ضائع ہو جاتی ہے اس لیے اس میں کوئی مخصوص دوا شامل کی جاتی ہے اور پھر اسے منشیات کے انداز میں ایکریمیا سپلائی کر دیا جاتا ہے۔ مجھے کولگن نے ایک بار بتایا تھا کہ اس کی ایک گرام مقدار کو محفوظ رکھنے کے لیے اس میں ایک ٹن دوا ایک مخصوص فارمولے کے تحت ملانی پڑتی ہے۔ اور پھر ایکریمیا میں اس ایک ٹن مقدار سے مخصوص انداز میں وہ ایک گرام معدنیات علیحدہ کر لی جاتی ہے۔ چونکہ اس کی مقدار دوا ملنے کی وجہ سے انتہائی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی لیے اسے منشیات کے انداز میں سپلائی کیا جاتا تھا۔ اور ایجنٹوں کو بھاری معاوضے دیئے جاتے تھے۔ ویسے سوائے اس کولگن کے باقی سب افراد اسے منشیات کی کوئی قسم ہی سمجھتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ منشیات کی یہ قسم افریقہ میں بے حد مقبول ہے"۔۔۔۔ آصف نواز نے جواب دیتے ہوئے کہا اور توصیف کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"معدنیات ۔۔۔ کون سی معدنیات نام بتاؤ"۔۔۔۔ توصیف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نام کا مجھے علم نہیں اور نہ کولگن نے بتایا تھا اور نہ میں نے پوچھنے کی کوشش کی تھی۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ اپ لینڈ کے ساتھ ساتھ یہ معدنیات

پاکیشیا سے بھی نکال کر اسی انداز میں سپلائی کی جا رہی ہے"۔۔۔۔ آصف نواز نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سے بھی ۔۔۔ ہونہہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں خود اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کر لوں گا"۔۔۔۔ توصیف نے کہا اور خنجر جیب میں رکھ کر اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"کیا کیا مطلب تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ مجھے نہیں مارو گے"۔۔۔۔ آصف نواز نے ریوالور دیکھ کر ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم اپ لینڈ کے غدار ہو، اور غدار کی سزا ہر معاشرے میں موت ہی ہوتی ہے آصف نواز۔ اور دوسری بات یہ کہ میں نے تم سے صرف اتنا وعدہ کیا تھا کہ میں خاموشی سے چلا جاؤں گا۔ اور میں واقعی تمہیں ہلاک کرنے کے بعد خاموشی سے چلا جاؤں گا"۔۔۔۔ توصیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کی نال آصف نواز کی پیشانی پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ آصف نواز نے چیخ مارنے کے لیے منہ کھولا لیکن چیخ اس کے حلق سے نہ نکل سکی۔ اور اس کی کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں بٹ کر فرش پر بکھر گئی۔ توصیف نے ریوالور کی نال سے نکلنے والے دھوئیں کو پھونک مار کر اڑایا اور پھر اسے جیب میں رکھ کر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس نے سب سے پہلے اس فرانسکو کا بندوبست کرنا تھا۔ وہ چونکہ اس کے بارے میں جانتا تھا اس لیے اس کے لیے یہ کوئی مسئلہ نہ تھا۔ اسکے بعد اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس وائٹ کالر کی کچھ مقدار کو وہ باقاعدہ لیبارٹری سے تجزیہ کرائے گا۔ تاکہ اس میں شامل اس معدنیات کا پتہ چلایا جا سکے جس کے لیے اس وائٹ کالر نے اتنا لمبا چوڑا بکھیڑا پال رکھا تھا۔

(ختم شد)

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

سلور ہینڈز

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

کراس مشن

(حصہ دوم)

مصنف: ۔ مظہر کلیم ایم ۔ اے

• ۔ وائٹ کالر تنظیم دراصل کیا سپلائی کرتی تھی ۔ ایک حیرت انگیز انکشاف سلور ہینڈز ــــ ایک ایسی تنظیم جس نے عمران کے ملک میں ایک

• ۔ مادام اساندر ۔ ایک ایسا کردار جو انتہائی منفرد اور دلچسپ کردار ثابت ہوا ۔ کاروبار پر مکمل اجارہ داری حاصل کرنی چاہی ۔ وہ کیسا کاروبار تھا ۔ ؟

• ۔ مادام اساندر ۔ جس نے ذہانت میں عمران کو واضح اور کھلی شکست دے دی ۔ مادام لوسیا ــــ سلور ہینڈز کی ایسی ایجنٹ جس نے عمران اور اس کے

• ۔ وہ لمحہ ۔ جب عمران اور بلیک زیرو دونوں بیک وقت ایک ہی مشن کو حقیقت میں تگنی کا ناچ ناچنے پر مجبور کر دیا ۔

میں اپنی اپنی کامیابی پر اصرار کر رہے تھے ۔ مادام لوسیا ــــ جو نہ صرف مارشل آرٹ کی بے مثال ماہر تھی ۔ بلکہ وہ

• ۔ وہ لمحہ ۔ جب عمران اور بلیک زیرو دونوں پر انکشاف ہوا کہ وہ دونوں ... سے جسم چھلنی کرنے کی بھی ۔ بے حد شوقین تھی اور پھر جو بھی مادام

ہی واضح ناکامی سے دوچار ہو چکے ہیں ۔ ...لے سامنے آیا ۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا ۔

• ۔ توصیف ۔ جس نے عمران اور بلیک زیرو دونوں سے بیک وقت ... مادام لوسیا ــــ جس نے سیکرٹ سروس کی موجودگی میں بیشمار افراد

مقابلہ کیا ــــ اس مقابلے کا انجام کیا ہوا ۔ ؟ ...ں سے بھون ڈالا ۔ مگر سیکرٹ سروس کے ممبران خاموش تماشائی بنے

• ۔ کراس مشن ۔ ایک ایسا مشن جو عمران ، بلیک زیرو اور توصیف تینے ــــ کیوں ــــ ؟

کے درمیان انتہائی سخت ذہنی جنگ ۔ تیز ترین جدوجہد اور برق رفتار ... اور سیکرٹ سروس کے تمام ممبران ایکسٹو کے انکار کے باوجود ایک

ایکشن کا شاندار مقابلہ تھا مگر انجام ۔ ؟ ... فیشن شو دیکھنے پر بضد تھے اور پھر ایکسٹو کے واضح انکار کے باوجود

تیز ٹیمپو پر مبنی ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد کہانی ۔ ...شو دیکھتے رہے ــــ کیا سیکرٹ سروس نے ایکسٹو سے بغاوت کر دی تھی ؟

...سنی خیز اور انتہائی دلچسپ کہانی ۔ سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

...سف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز میں منفرد۔ انوکھا اور دلچسپ ناول

جنّاتی دنیا

سپیشل نمبر

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

• جناتی دنیا — کرۂ ارض پر موجود جنات کی دنیا — جو انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔

جناتی دنیا — ایک ایسی دنیا — جو انسانوں کی دنیا سے یکسر مختلف ہوتی ہے — پُراسرار — لیکن حقیقی دنیا۔

جناتی دنیا — ایک ایسی دنیا — جس میں عمران کو داخل ہونا پڑا اور جب وہ اس انوکھی دنیا میں داخل ہوا تو — ؟ انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی انوکھے واقعات۔

جناتی دنیا — جس میں جنات کے ہزاروں قبیلے رہتے تھے اور ان قبیلوں میں مسلمان بھی تھے اور غیر مسلم بھی۔

سردار اخناش — پاکیشیا میں رہنے والے مسلمان جناتی قبیلے کا سربراہ جس نے اپنے قبیلے کو بچانے کے لئے عمران کی خدمات حاصل کیں — کیوں اور کیسے — ؟

سردار کنٹیلا — ایسے جناتی قبیلے کا سربراہ — جو شیطان کا پیروکار تھا اور وہ مسلمان جناتی قبیلے کو فنا کرنا — یا — غیر مسلم بنانا چاہتا تھا۔

عمران — زندگی میں پہلی بار جس کا جناتی مخلوق سے واسطہ پڑا۔ انتہائی حیرت انگیز۔ انوکھے اور دلچسپ واقعات سے پُر۔

• — شیطان کے پیروکار جنات اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی ایک انتہائی حیرت انگیز۔ خوفناک اور انوکھے انداز کی جدوجہد — ایک ایسی جدوجہد — جس کا ہر لمحہ پُراسرار — خوفناک اور انوکھا ثابت ہوا۔ قطعی مختلف انداز کی نئی اور پُراسرار کہانی۔

• انوکھا۔ دلچسپ اور تحیّر خیز ناول۔ ایک ایسا ناول جس میں قارئین پہلی بار ایک پوشیدہ اور حیرت انگیز حقیقی دنیا سے روشناس ہوں گے۔

ایک ایسی حقیقی دنیا کی کہانی جو اسرار کے دُھندلکوں میں پوشیدہ رہتی ہے اور جسے صرف مظہر کلیم کا قلم ہی صفحہ قرطاس پر اُبھار سکتا ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اسرائیل میں مکمل ہونے والا ایک تہلکہ خیز ایڈونچر

سنیک سرکل

خاص نمبر

مصنف :- مظہر کلیم ایم ۔ اے

سنیک سرکل ـــــ اسرائیل کا وہ خوفناک منصوبہ ۔ جس کے تحت وہ پوری دنیا کو یہودی سلطنت کا روپ دینا چاہتا تھا ۔

سنیک سرکل ـــــ ایک ایسا منصوبہ ۔ جس پر اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں نے اپنے تمام وسائل جھونک دیئے تھے ۔

سپیشل سیل ـــــ اسرائیل میں قائم کردہ ایک ایسا شعبہ جس کے تحت پاکیشیا میں دہشت گردی کا نہ ختم ہونے والے سلسلے کا آغاز کیا جا رہا تھا ۔

سپیشل سیل ـــــ جس کے بارے میں اطلاع ملتے ہی عمران اور پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس دیوانہ وار اسرائیل کی طرف دوڑ پڑی ۔

سپیشل سیل ـــــ جس کے خاتمے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جب اسرائیل میں داخل ہونا چاہا تو ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جال بچھا دیئے گئے اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسرائیل میں داخلے کے لئے ایک ایسے راستے کا انتخاب کر لیا جس کا تصور ہی لرزا دینے والا تھا ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو سکے ۔ یا ۔ ؟

جم مارکر ـــــ اسرائیلی سیکرٹ سروس کا چیف جو اپنی پوری قوت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آگیا ۔

جم مارکر ـــــ جس نے ایک ایسی حرکت کی کہ اللہ تعالیٰ کا قہر اس پر نازل ہوا اور جم مارکر چیخ چیخ کر موت کو پکارنے لگا ۔ مگر موت نے اس کے قریب آنے سے بھی انکار کر دیا ـــــ جم مارکر ـــــ کا انتہائی عبرت ناک انجام ۔ ؟

کرنل ڈیوڈ ـــــ جی ۔ پی ۔ فائیو کا سربراہ ـــــ جس نے اس بار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا حتمی فیصلہ کر رکھا تھا ۔ کیا وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو سکا یا نہیں ۔ ؟

سپیشل سیل ـــــ حکومت اسرائیل کا انتہائی خفیہ پروجیکٹ ـــــ جس کے خاتمے کا اعلان خود حکومت کو کرتے پر مجبور ہونا پڑا ـــــ کیوں ۔ ؟ کیا وہ پاکیشیا دشمنی سے باز آگئے تھے یا ۔ ؟

سنیک سرکل ـــــ اسرائیل کا وہ منصوبہ، جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کیلئے اسرائیل نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل اپنے تمام وسائل جھونک دیئے ۔

• ۔ انتہائی خوفناک اور تیز ترین جان لیوا ایکشن ۔ سانس روک دینے والا بے پناہ سسپنس ۔ انتہائی تیز رفتار ٹمپو ۔ مسلسل اور جان لیوا جدوجہد ۔ یقینی موت کے تیزی سے پھیلتے ہوئے بھیانک سائے ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز میں ایک انتہائی منفرد انداز میں لکھا گیا دلچسپ ناول

فاؤل پلے

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا اور گریٹ لینڈ کے درمیان انتہائی سنسنی خیز کرکٹ میچ کا انعقاد۔
- مجرموں کی تنظیم آرگنائزیشن جس نے پاکیشیا ٹیم کو ہرانے کے لئے سازشوں کا جال پھیلا دیا۔ کیوں؟
- پاکیشیا ٹیم کے معروف ترین کھلاڑیوں نے بغیر کسی وجہ کے کھیلنے سے انکار کر دیا
- پاکیشیا ٹیم کے کھلاڑیوں کے اعصاب مفلوج کر دیئے گئے۔ کیسے اور کیوں؟
- پاکیشیا ٹیم کے کپتان نے عین میچ کے موقعہ پر کھیل سے ریٹائر ہونے کی دھمکی دے دی۔ کیا کپتان مجرموں سے مل گیا تھا۔ یا.....؟
- عمران اور سیکرٹ سروس کا مشن کیا تھا۔ کیا پاکیشیا ٹیم کے کھلاڑیوں کی جگہ انہوں نے لے لی یا......؟
- بین الاقوامی کھیلوں کے پس منظر میں ہونے والی حیرت انگیز اور سنسنی خیز کارروائی جس سے تماشائی ہمیشہ لاعلم رہتے ہیں۔
- انوکھا پس منظر۔ حیرت انگیز کہانی۔ دلچسپ واقعات۔

انتہائی منفرد انداز میں لکھی گئی تحریر

ناشران :- یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com